رکوع نمبر: ١

﴿وقال الذین لا یرجون لقاء نا ﴾لَا یَخَافُونَ الْبَعثَ﴿ لولا ﴾هَلاَّ﴿انزل علینا الملئکۃ ﴾فَکَانُوا رُسُلًا
اِلَیْنَا﴿اونری ربنا ﴾فَیُخبِرُنَا بِاَنَّ محمَّدا رَسولُ اللہِ قَالَ تَعالٰی﴿لقد استکبروا ﴾تَکَبَّرُوا﴿فی﴾شَانِ﴿
انفسھم وعتو ﴾طَغَوا﴿عتوا کبیرا (٢١)﴾بِطَلَبِھِمْ رُؤیَۃَ اللہِ فِی الدنیا وَعَتَوا بِالوَاوِ عَلٰی اَصْلِہٖ بِخِلافِ
عُتِیَّ بِالْاِبدالِ فیْ مَرِیمِ ﴿یوم یرون الملئکۃ ﴾فِی جُملَۃِ الْخَلائِقِ ھُوَ یَومُ الْقِیمۃِ وَنُصبُہ بِاُذکُر مُقَدَّرا
﴿لا بشری یومئذ للمجرمین﴾اَیِ الکافِرِینَ بِخِلافِ المومِنِیْنَ فَلَھمُ الْبُشریٰ بِالجَنۃِ ﴿ویقولون
حجرا محجورا (٢٢)﴾عَلی عَادَتِھم فِی الدُّنیا اِذا اُنْزِلَتْ بِھِمْ شِدَّۃٌ ای عَوذًا مَعاذًا یَسْتَعِیْذُونَ مِنَ
المَلائِکۃِ قال تعالی﴿وقدمنا ﴾عَمِدنَا ﴿الی ماعملوا من عمل ﴾مِنَ الْخَیرِ کَصَدَقۃٍ وَصِلۃِ رَحمٍ وَقِریٰ
ضَیفٍ وَاِغاثَۃِ مَلھُوفٍ فِی الدُنیا ﴿فجعلنہ ھباء منثورا (٢٣)﴾ھُوَ مَا یَری فِی الکُویٰ الَّتِی عَلَیھَا الشَّمسُ
کَالغُبَارِ المُفرقِ اَی مِثلُہٗ فِی عَدَمِ النَّفعِ بہ اِذ لَا ثَوابَ فیہِ لِعَدمِ شَرطِہٖ وَیُجازُونَ علیہِ فی الدنیَا
﴿اصحب الجنۃ یومئذ ﴾یَومَ القِیمۃِ ﴿خیر مستقرا﴾مِنَ الکَافِرِینَ فِی الدنیَا﴿ واحسن
مقیلا (٢٤)﴾مِنْھُم ای مَوضَعَ قَائلَۃٍ فِیھا وَھیَ الْاِستِراحَۃَ نِصفَ النَّھارِ فِی الحَرِّ وَاُخِذَ منْ ذلکَ اِنْقِضاءُ
الحِسابِ فِی نصفِ نَھارٍ کَما وَرَدَ فی حدیثٍ ﴿ویوم تشقق السماء ﴾اَی کُلُّ سَمَاءٍ ﴿ بالغمام﴾ای
مَعَہٗ وَھوَ غَیمٌ اَبْیَضُ﴿ونزل الملئکۃ ﴾مِن کُلِّ سَماءٍ﴿ تنزیلا (٢٥)﴾ھوَ یَومُ القیمۃِ وَنَصبُہٗ بِاُذکُرُ مُقَدَّرًا
وَفی قِراَئۃٍ بِتَشدِیدِ شِینِ تَشَقَّقُ بِاِدْغَامِ التَّاءِ الثَّانِیَۃِ فِی الْاَصلِ فِیھا وَفِی اُخْریٰ نُنْزِلُ بِنُونَینِ الثَّانِیۃِ سَاکِنَۃً
وضَمِّ اللَّامِ وَنَصَبِ الْمَلائِکۃ ﴿الملک یومئذ ن الحق للرحمن ط﴾لَایُشرِکُہٗ فِیہ اَحَدٌ ﴿وکان
﴾الیَومُ﴿یوما علی الکفرین عسیرا (٢٦)﴾بِخِلافِ المُومِنینَ ﴿ ویوم یعض الظالم ﴾المُشرِکُ عُقْبَۃُ
بنُ اَبِی مُعیطٍ کَانَ نَطَقَ بِالشَّھَادَتَینِ ثُمَّ رَجَعَ رِضاءً لِاُبَیِّ بْنِ خَلفٍ ﴿علی یدیہ ﴾نَدَمًا وَتَحَسُّرًا فی یَومِ
الْقِیمۃِ ﴿یقول﴾یَا للتَّنبِیہ ﴿یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا (٢٧)﴾طَرِیقًا اِلی الھُدیٰ﴿یویلتی﴾اَلِفُہٗ
عِوضٌ عَن یَاء الْاِضَافَۃِ ای وَیْلَتِی وَمعْنَاہُ ھَلَکَتِی﴿لیتنی لم اتخذ فلانا﴾ای اُبَیًّا﴿خلیلا (٢٨)لقد اضلنی
عن الذکر﴾اَیِ القُرانِ﴿ بعد اذجاء نی ﴾بِاَن رَدَّنِی عَنِ الایْمانِ بِہٖ قال تعالی ﴿ وکان الشیطن
للانسان﴾الکَافِرِ﴿ خذولا (٢٩)﴾بِاَن یَترُکَہٗ وَیَتَبَرَّءَ منہُ عِندَ الْبَلاءِ﴿ وقال الرسول ﴾مُحمدٌ﴿یرب ان
قومی﴾قُرَیشًا﴿اتخذوا ھذا القران مھجورا (٣٠)﴾مَترُوکًا قال تعالی ﴿ وکذلک﴾ کَما جَعَلنَا لَکَ
عَدُوًّا منْ مُشْرِکِی قَومِکَ﴿ جعلنا لکل نبی﴾قَبلَکَ﴿عدوا من المجرمین ط﴾اَلمُشرِکِیْنَ فَاصْبِر
کَما صَبَرُوْا ﴿وکفی بربک ھادیا ﴾لَکَ﴿ونصیرا (٣١)﴾نَاصِرا لکَ علی اَعْدائِکَ﴿ وقال الذین



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كفروا لولا ﴿هلا﴾ نزل عليه القران جملة واحدة ﴿كالتورىٰةِ والانجيلِ والزبُورِ قال تعالى نَزلناهُ﴾ كذلك ﴿اى مُتفرِّقًا﴾ لنثبت به فوادك ﴿نقوِّي قلبكَ﴾ ورتلنه ترتيلا (۳۲) ﴿اى آتينا بِهٖ شيئًا بعْدَ شيءٍ بتمهُّلٍ وتُؤدةٍ ليتيسَّرَ فهمهُ وحفظهُ﴾ ولا ياتونك بمثل ﴿في ابطالِ امركَ﴾ الا جئنك بالحق ﴿الدَّافعِ لهُ﴾ واحسن تفسيرا (۳۳) ﴿بيانًا هُم﴾ الذين يحشرون على وجوههم ﴿اى يُساقُونَ﴾ الى جهنم اولئك شر مكانا ﴿هُوَ جهنَّمُ﴾ واضل سبيلا (۳۴) ﴿اخطاءُ طريقًا مِنْ غيرِهِمْ وهُوَ كُفْرُهُمْ.

## ﴿ترجمہ﴾

اور بولے وہ جو ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے (یعنی جو دوبارہ جی اٹھنے سے خوف زدہ نہیں) کیوں نہ (لولا بمعنی ھلا ہے) ہم پر فرشتے اتارے (جو ہماری جانب پیغام رسانی کرتے) یا ہم اپنے رب کو دیکھتے (تو ہمیں بتایا جاتا کہ حضرت سیدنا محمد ﷺ واقعی اس کے رسول ہیں) بیشک اپنے جی میں بہت ہی اونچی کھینچی (یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھا) اور بڑی سرکشی پر آئے (دنیا میں رؤیت باری تعالیٰ کا مطالبہ کرکے، یہاں عتوا اپنی اصل پرواؤ کے ساتھ ہے بخلاف سورۂ مریم میں عتی کے، کہ وہاں ابدال ہے) جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے (تمام مخلوق میں سے، اس دن سے مراد قیامت کا دن ہے، یوم کا نصب اذکر مقدر کی بناء پر ہے) وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا (بخلاف مؤمنوں کے کہ ان کے لئے تو جنت کی خوش خبری ہے، اور یہاں مجرموں سے مراد کافر ہیں) اور کہیں گے الٰہی ہم میں ان میں کوئی آڑ کردے رکی ہوئی (دنیا میں اپنی عادت کے مطابق، کہ وہاں جب بھی ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی تو کہنے لگتے: ''ہائے بچاؤ! بچاؤ!'' تو یہاں بھی وہ فرشتوں سے پناہ مانگیں گے.......تو اللہ ﷻ ارشاد فرمائے گا) اور ہم نے قصد فرما کر (قدمنا بمعنی عمدنا ہے) جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے (نیکی کے دنیا میں مثلاً صدقہ، صلہ رحمی، مہمان نوازی اور کسی مظلوم کی فریاد رسی) انہیں باریک باریک غبار، کے بکھرے ہوئے ذرے کردیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں (ھباء منثورا سے مراد وہ باریک ذرات ہیں جو روشن دان کے کسی باریک سوراخ میں دھوپ پڑنے کے وقت نظر آتے ہیں، جیسا کہ غبار کے بکھرے ہوئے ذرے ہوں، یعنی ان کے نیک اعمال نفع نہ دینے میں اس منتشر غبار جیسے ہیں، اس لئے کہ ایمان کی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے ان کے نیک اعمال میں کوئی ثواب نہیں بلکہ وہ دنیا ہی میں اس نیک کام کا بدلہ پاچکے ہیں) جنت والوں کا اس دن (یعنی قیامت کے دن) اچھا ٹھکانا (ہوگا دنیا میں کافروں کے ٹھکانے سے) اور حساب کی دوپہر کے بعد اچھی آرام کی جگہ (ان سے، مقیلا سے مراد ایسی جگہ ہوتی ہے جس میں قیلولہ کیا جاسکے جبکہ قیلولہ سے مراد گرمیوں میں دوپہر کے وقت کا آرام ہے، اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عین دوپہر کو حساب ختم ہوجائے گا جس طرح کہ حدیث پاک میں بھی آیا ہے) اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان (یعنی ہر آسمان) بادلوں سے (بالغمام میں باحرف جر مصاحبت کے لئے ہے، اور اس سے مراد سفید بادل ہیں) اور فرشتے اتارے جائیں گے (ہر آسمان سے) پوری طرح (قیامت کے دن، تنزیلا کا نصب اذکر فعل محذوف کی وجہ سے ہے، ایک قرأت میں تشقق کو ش کی تشدید کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے یعنی دوسری تا حرف اصلی میں مدغم ہے، اور ایک قرأت میں نزل کی بجائے ننزل ہے، یعنی ایک نون کی بجائے دو نون ہیں جبکہ دوسری نون ساکن اور لام مضموم ہے، اس صورت میں الملائکۃ منصوب ہوگا) اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے (جس میں کوئی شریک نہ ہوگا) اور وہ (خاص) دن کافروں پر سخت ہے (بخلاف مؤمنوں کے) اور جس دن ظالم چبا چبالے گا (یہاں ظالم سے مراد



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مشرک عقبہ بن ابی معیط ہے کہ جس نے کلمۂ شہادت پڑھنے کے بعد ابی بن خلف کی رضا کی خاطر مرتد ہونا قبول کرلیا تھا) اپنے ہاتھ (قیامت کے دن حسرت اور شرمساری کی وجہ سے) اور کہے گا کہ (یا حرف تنبیہ ہے) ہائے کسی طرح سے میں نے رسول (یعنی حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ) کے ساتھ راہ لی ہوتی (سبیلا سے مراد ہدایت کی جانب جانے والا راستہ ہے) وائے خرابی میری (یٰوَیْلَتٰا کا الف، یاءِ اضافت کے عوض ہے یعنی یہ اصل میں ویلتی تھا جس کا معنی ہے ہائے میری ہلاکت) ہائے کسی طرح میں نے نہ بنایا ہوتا فلانے کو (یعنی ابی بن خلف کو) دوست......۲...... بیشک اس نے مجھے بہکا دیا نصیحت سے (یعنی قرآنِ کریم سے) میرے پاس آئی ہوئی (اس طرح کہ سرورِ کائنات ﷺ پر ایمان لانے سے اس نے اسے پھیر دیا، پس اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا): ورشیطان آدمی (یعنی کافر) کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے (اس طرح کہ وہ اس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور مصیبت و آزمائش کے وقت اس سے برأت کا اظہار کرتا ہے) اور عرض کی رسول نے (یعنی سرورِ دو عالم حضرت سیدنا محمد ﷺ نے) کہ اے میرے رب! میری قوم (یعنی قریش) نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرایا (مھجورًا بمعنی متروک ہے، تو اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا) اور اسی طرح (جیسا کہ ہم نے آپ ﷺ کی قوم کے مشرکین میں سے دشمن بنائے ہیں) ہم نے ہر نبی کے لیے (آپ ﷺ سے پہلے) دشمن بنا دیے تھے مجرم لوگ (یعنی مشرکین، پس آپ ﷺ بھی اسی طرح صبر کریں جیسا سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام نے صبر کیا تھا) اور تمہارا رب کافی ہے ہدایت کرنے (کو آپ ﷺ کی خاطر) اور مدد دینے کو (آپ ﷺ کی خاطر آپ ﷺ کے دشمنوں کے خلاف) اور کافر بولے کیوں نہ (لولا بمعنی ھلا حرف تنبیہ ہے) قرآن ان پر ایک ساتھ اتار دیا (توریت، انجیل اور زبور کی طرح، تو اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے اسے نازل فرمایا ہے یعنی) ہم نے یونہی بتدریج اسے اتارا ہے (تھوڑا تھوڑا کر کے) کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں (یعنی اسے تقویت دیں......۳......) اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا (یعنی ہم نے آپ ﷺ کو تھوڑا تھوڑا کر کے ایک کے بعد ایک آیت نازل فرما کر عطا کیا تاکہ اس کا سمجھنا اور یاد کرنا آسان ہو) اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے (آپ ﷺ کے دین کو باطل کرنے کے متعلق) مگر ہم لے آئیں گے حق (ان کا رد کرنے کے لئے) اور اس سے بہتر بیان (تفسیرا بمعنی بیانا ہے) وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل (یحشرون بمعنی یساقون ہے) ان کا ٹھکانا سب سے برا (یعنی جہنم ہے) اور وہ سب سے گمراہ راہ (یعنی دوسروں کی نسبت وہ زیادہ غلط راستے پر ہیں جو کہ ان کا کافر ہونا ہے)۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿وقال الذین لا یرجون لقاء نا لولا انزل علینا الملئکۃ او نری ربنا﴾

و: عاطفہ، قال: فعل، الذین لا یرجون لقاء نا: موصول صلہ ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قول، لولا: حرف تحضیض، انزل علینا الملئکۃ: فعل وظرف لغو ونائب الفائل ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، او: عاطفہ، نری ربنا: جملہ فعلیہ معطوف ملکر مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿لقد استکبروا فی انفسھم وعتو عتوا کبیرا﴾

لام: قسمیہ، قد: تحقیقیہ، استکبروا فی انفسھم: فعل بافاعل ظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، عتوا: فعل بافاعل، عتوا کبیرا: مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر قسم محذوف "نقسم" کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿یوم یرون الملئکۃ لا بشری یومئذ للمجرمین ویقولون حجرا محجورا﴾

یوم: مضاف، یرون: فعل بافاعل، الملئکۃ: ذوالحال، لا: نفی جنس، بشری: ذوالحال، یومئذ: ظرف متعلق بمحذوف حال، ملکر اسم،



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے برابر ہونگے، پس جب وہ ساتویں آسمان پر نزول کرے گا تو اسے اپنے وزن کی وجہ سے توڑ ڈالے گا اور اسی طرح زمین پر اس کا نزول ہوگا اور ہر آسمان کے فرشتے بادلوں کے ساتھ شامل ہونگے، جب پہلے آسمان دنیا پر نزول ہوگا تو فرشتوں کی تعداد زمین پر رہنے والوں کے مقابلے میں دس گنا ہوگی، پھر دوسرے آسمان پر فرشتوں کی تعداد بیس گنا ہوگی، اور اسی مناسبت سے قیاس کرلیں، اور اسی طرح جب دنیا کے فرشتوں پر نزول ہوگا تو اہل محشر کو صف باندھے گھیر لیں گے، اور اسی کی مثل دوسرے آسمان کا حال ہوگا کہ ان کی صف پہلے آسمان والوں کی صف کے پیچھے وعلی ھذا القیاس، اور یہ فرشتے اہل محشر کو فرار ہونے سے روکیں گے اور (حساب کتاب کے بغیر) دخول جہنم سے دور کریں گے اور اس کی مثل کلام سورۃ ابراہیم میں ﴿یوم تبدل الارض غیر الارض (ابراھیم:٤٨)﴾ کے تحت گزر چکا ہے۔ بخلاف المومنین: قیامت کا دن کافروں پر دشوار ہوگا جب کہ مومنین پر اس کے برعکس معاملہ ہوگا، جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ: "مومنین کے لئے قیامت کا دن فرض نماز سے بھی کم وقت کا معلوم ہوگا"۔

**کان نطق بالشھادتین:** عقبہ بن ابی معیط نے کھانے کی دعوت کا اہتمام کیا اور سید عالم ﷺ کو بھی دعوت دی، سید عالم ﷺ تشریف لے گئے لیکن فرمایا کہ میں اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤنگا جب تک کہ عقبہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہ دے دے، جب اس نے ایسا ہی کیا تو سید عالم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا، عقبہ ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا، جب ابی بن خلف کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے کہا اے عقبہ! کیا تو نے مذہب بدل لیا؟ عقبہ نے کہا: نہیں! لیکن میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں اس وقت تک تیرے یہاں کھانا نہ کھاؤں گا جب تک کہ تو کلمہ طیبہ کا تلفظ نہ کرے، پس مجھے حیا آئی کہ ایسے ہی کسی شخص کو اپنے گھر سے بغیر کھانا کھلائے باہر کردوں، پس میں نے اس کے کلام کی گواہی دی تو اس نے کھانا کھایا، ابی بن خلف نے کہا کہ میں تجھ سے راضی نہ ہونگا جب تک کہ تو محمد عربی کے چہرے (انور) پر نہ تھوک دے، پس عقبہ نے یونہی کیا، لیکن اس کا تھوک اسی کے چہرے پر گرا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ جل گیا، سید عالم ﷺ نے فرمایا میں تجھے مکہ مکرمہ سے اس وقت تک نہیں نکال سکتا جب تک تیرا سر تلوار سے نہ اڑا دیا جائے، پس بدر کے دن یہ قیدی ہوا اور سید عالم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے قتل کردیا جائے۔ ای القرآن: سے مراد کلمہ شہادت ہے۔

**قال تعالی:** توریت، انجیل وزبور کے یک بارگی نازل ہونے پر ہونے والے تین قسم کے شبہات کو سید عالم ﷺ کی ذات پاک سے دور کرنے کے لئے قرآن کو تدریجا نازل کیا گیا، اول یہ کہ سید عالم ﷺ کے قلب مبارک میں اس پاک کلام کو خوب جما دیا جائے، ثانی یہ کہ ٹھہر ٹھہر کر نزول کی برکت سے حفظ کرنا آسان ہوجائے اور ثالث یہ کہ اس فرمان ﴿ولا یأتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا (الفرقان:٣٣)﴾ کی تائید ہوجائے۔ لتیسیر فھمه وحفظه: یعنی قرآن کو بتدریج اس لئے اتارا کہ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کی امت کو یاد کرنا آسان ہوجائے، اور یہ خاص امت محمدیہ کا خاصہ ہے کسی اور کو نہیں دیا گیا، حدیث قدسی میں ہے: "اے محبوب! میں نے تیری امت کو قوموں میں تقسیم کردیا اور ان کے دلوں کو کشادہ کردیا"۔ بچوں کو قرآن کی تعلیم دینا تدریجی مراحل میں ہو تو ان کے دلوں میں محفوظ بھی رہتا ہے، یاد کرنے میں بھی آسانی رہتی ہے کیونکہ بچہ جب چھوٹی سورۃ دیکھتا ہے تو پوری طاقت سے اسے حفظ کرلیتا ہے چست وتوانا رہتا ہے۔ ای یسحبون: یعنی اللہ عزوجل کی قدرت سے جہنمی زمین پر اپنے سروں اور چہروں کے بل گھسٹتے بھرتے ہوئے ہونگے۔ (الصاوی، ج٤، ص٢٠٧ وغیرہ)

## رکوع نمبر: ۲

﴿ولقد اتینا موسی الکتب﴾ التَّوْرٰىةَ ﴿وجعلنا معه اخاه ھرون وزیرا (٣٥)﴾ مُعِیْنًا ﴿فقلنا اذھبا الی القوم الذین کذبوا بایتنا﴾ اَیِ الْقِبْطِ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَذَهَبَا اِلَیْهِمْ بِالرِّسَالَةِ فَكَذَّبُوْهُمَا ﴿فدمرنھم



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تدمیرا (۳۶)﴾اَهْلَكْنَاهُم اِهْلَاكًا﴿و﴾اذْكُرْ﴿قوم نوح لما كذبوا الرسل﴾بِتَكْذِيبِهِمْ نُوحًا لِطُولِ لُبْثِهِ
فِيهِم فَكَاَنَّهُ رُسلٌ اَو لِاَنَّ تَكْذِيبَهُ تَكْذِيبٌ لِبَاقِي الرُّسلِ لِاشتِرَاكِهِمْ فِي المَجِيءِ بِالتَّوحِيدِ
﴿اغرقنهم﴾جَوَابُ لَمَّا﴿وجعلنهم للناس﴾بَعدَهُم﴿اية﴾عِبرَةً﴿واعتدنا﴾فى
الاخِرَةِ﴿للظلمين﴾الكَافِرِينَ﴿عذابا اليما (۳۷)﴾مُولِمًا سِوىٰ مَا يَحِلُّ بِهِم فِي الدنيَا
﴿و﴾اذْكُر﴿عادا﴾قَومَ هُودٍ﴿وثمودا﴾قومَ صالحٍ﴿واصحب الرس﴾اِسمُ بِئرٍ وَنَبِيُّهُمْ قِيلَ شُعيبٌ
وَقِيلَ غَيرُهُ كانوا قُعُودًا حَولَهَا فَانْهَارَتْ بِهِم وَبِمنَازِلِهِمْ﴿وقرونا﴾اَقوامًا﴿بين ذلك كثيرا (۳۸)﴾اى
بَينَ عَادٍ واَصْحٰبِ الرَّسِ﴿وكلا ضربنا له الامثال﴾فِي اِقَامَةِ الحُجَّةِ عَلَيهِمْ فَلَمْ نُهلِكْهُمْ اِلا بَعدَ
الْاِنْذَارِ﴿وكلا تبرنا تتبيرا (۳۹)﴾اَهْلَكْنَا اِهْلاكًا بِتَكْذِيبِهِم اَنْبِيائَهُم﴿ولقد اتوا﴾مَرُّوا اى كُفارُ
مكةَ﴿على القرية التى امطرت مطر السوء﴾مَصدرُ ساءَ اَى بِالحِجَارةِ وَهِيَ عُظْمٰى قُرى قومِ لوطٍ
فَاهْلَكَ اللهُ اَهلَهَا لِفِعلِهِمُ الفاحِشَةَ﴿افلم يكونوا يرونها بل﴾فِي سَفَرِهِم الى الشَّامِ فَيعْتَبِرُونَ
والْاِستِفهَامُ لِلتَّقْرِيرِ﴿كانوا لا يرجون﴾يَخافُونَ﴿نشورا (۴۰)﴾بَعْثًا فَلا يُومِنُونَ﴿واذا راوك
ان﴾مَا﴿يتخذ ونك الا هزوا﴾مَهزُوًّا بِهٖ يقُولونَ﴿اهذا الذى بعث الله رسولا (۴۱)﴾فِي دَعْوَاهُ
مُحتَقرِينَ لَهٗ عَنِ الرِّسَالَةِ﴿ان﴾مُخَففةٌ مِنَ الثَّقِيلَةِ وَاِسمُهَا مَحذُوفٌ اَى انَّهُ﴿كاد
ليضلنا﴾يُصرِّفُنَا﴿عن الهتنا لولا ان صبرنا عليها﴾لَصَرَّفَنَا عنهَا قال تعالى﴿وسوف يعلمون حين
يرون العذاب﴾عَيانًا فى الاٰخِرةِ﴿من اضل سبيلا (۴۲)﴾اَخطاءُ طَرِيقًا اَهُمْ اَمِ المؤمنونَ﴿ارء
يت﴾اَخْبِرنِى﴿من اتخذ الهه هوه﴾اَى مَهوِيَّهُ قَدمُ المَفعُولَ الثَّانِيَ لِاَنَّهُ اَهَمُّ وجُملَةُ مَنِ اتَّخَذَ مَفعُولٌ
اَوَّلٌ لَرَايْتَ والثانِى﴿افانت تكون عليه وكيلا (۴۳)﴾حَافِظًا تَحفَظُهُ عَنِ اتِّبَاعِ هَوَاهُ لَا﴿ام تحسب ان
اكثرهم يسمعون﴾سَمَاعَ تَفَهُّمٍ﴿او يعقلون﴾مَاتَقُولُ لَهُمْ﴿ان﴾مَا﴿هم الا كالانعام بل هم اضل
سبيلا (۴۴)﴾اَخطَاءُ طَرِيقا مِنها لانَّها تَنقادُ لِمَن يَتعدهَا وهُم لا يُطِيعونَ مَولاهُم المُنعمُ عليهِم.

## ﴿ترجمہ﴾

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی (توریت) اور اس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا (یعنی معاون و مددگار بنایا) تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے ہماری آیتیں جھٹلائیں (یعنی قبطیوں کی طرف جو کہ فرعون اور اس کی قوم تھی، پس وہ دونوں اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر ان کے پاس گئے تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا) پھر ہم نے انہیں تباہ کر کے ہلاک کر دیا۔ اور (یاد کرو) نوح کی قوم کو جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا (حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کو جھٹلا کر، آپ علیہ السلام کے ان میں عرصۂ دراز تک قیام کرنے کے باعث، گویا کہ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کئی رسولوں کے قائم مقام ہیں، یا پھر حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کو جھٹلانا باقی سب رسولوں کو جھٹلانا ہے، اس لئے کہ وہ سب توحید کا پیغام لانے میں مشترک ہیں) ہم نے ان کو ڈبو دیا (اغرقنهم، لما کا جواب ہے) اور انہیں لوگوں کے لیے کر دیا (ان کے بعد) نشانی (عبرت کی) اور ہم نے تیار کر رکھا ہے (آخرت میں) ظالموں (یعنی کافروں) کے لیے دردناک



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عذاب (انتہائی تکلیف دہ، اور یہ عذاب اس عذاب کے علاوہ ہوگا جو دنیا میں انہیں ہوگا) اور (یاد کرو) عاد (یعنی حضرت سیدنا ھود علیہ السلام کی قوم) اور ثمود (یعنی حضرت سیدنا صالح علیہ السلام کی قوم) اور کنوئیں والوں کو (الرّس ......۱...... ایک کنویں کا نام ہے، ان کے نبی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام تھے جبکہ ایک قول کے مطابق ان کے علاوہ کوئی اور نبی تھا، وہ لوگ اس کنویں کے گرد رہائش پذیر تھے، پس انہیں اور ان کے گھروں کو اسی کنویں میں دھنسا دیا گیا) اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں (یعنی قومِ عاد اور کنویں والوں کے درمیان بہت سی اقوام ہیں) اور ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں ......۲...... (ان پر حجت قائم کرنے کے لئے، پس ہم نے انہیں ڈرانے کے بعد ہی ہلاک کیا) اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا (یعنی انہیں مکمل طور پر ہلاک کر دیا ان کے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانے کے سبب) اور ضرور یہ ہو آئے ہیں (یعنی ان کفارِ مکہ کا گزر ہوا ہے) اس بستی پر جس پر برا برساؤ برسا تھا (پتھروں کا، السّوء مصدر ہے ساءَ کا، یہاں بستی سے مراد قومِ لوط کی سب سے بڑی بستی ہے کہ جس میں بسنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے برے کاموں کی وجہ سے ہلاک کر دیا) تو کیا یہ اسے دیکھتے نہ تھے (شام کی طرف سفر کرتے ہوئے تا کہ اس سے عبرت حاصل کرتے، افلم یکونوا میں استفہام تقریری ہے) بلکہ انہیں امید تھی ہی نہیں (یعنی انہیں ڈر اور کوئی خوف نہیں تھا) جی اٹھنے کا (یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا کہ وہ ایمان لے آتے) اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا (یہاں اِن، بمعنی ما نافیہ ہے، اور ھزوا مصدر بمعنی مھزوا بہ مفعول بہ ہے یعنی جس کے ساتھ مذاق کیا جائے، اور کہتے ہیں) کیا یہ ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا (ہے اپنے دعوی کے مطابق، یعنی وہ یہ بات ان کی رسالت کو حقیر جانتے ہوئے کہتے ہیں) قریب تھا کہ یہ ہمیں بہکا دیں (یہاں ان کاد میں ان مخففہ من الثقیلہ ہے جبکہ اس کا اسم محذوف ہے، تقدیرِ کلام یوں ہے کہ انہ کاد اور یضلنا بمعنی یصرفنا ہے یعنی ہمیں پھیر دیں) ہمارے خداؤں سے، اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے (تو یقیناً ہمیں ان سے پھیر دیتے ......۳......، لہذا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن عذاب دیکھیں گے (آخرت میں اپنی آنکھوں سے) کہ کون گمراہ تھا (یعنی غلط راستے پر تھا کیا وہ کفار یا یہ مؤمنین؟) کیا تم نے اسے دیکھا (ذرا مجھے بتائیں تو سہی کہ) جس نے اپنا خدا بنالیا اپنی جی کی خواہش کو (یعنی اپنی خواہشاتِ نفسانیہ کو، مفعول ثانی کو اس کی اہمیت کی وجہ سے مقدم کیا گیا ہے اور رأیت کا مفعول اول من اتّخذ پورا جملہ ہے جبکہ اس کا مفعول ثانی مابعد افانت تکون ہے) تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لوگے (وکیلا بمعنی حافظا ہے، یعنی آپ انہیں ان کی خواہشات کی پیروی سے باز رکھ سکیں گے، نہیں ایسا نہیں ہوسکتا) یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سنتے (ہیں سمجھنے کی خاطر) یا سمجھتے ہیں (جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے ہیں) وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ (یعنی ان چوپاؤں سے بھی بڑھ کر غلط راستے پر ہیں ......۴......، اس لئے کہ وہ جانور تو صرف اس شخص کی پیروی کرتے ہیں جو ان کی پرورش و خبر گیری کرتا ہے لیکن یہ کفار اپنے اس آقا و مولا کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کرتے جو ان پر انعامات فرمانے والا ہے، یہاں بھی اِنْ بمعنی ما نافیہ ہے)۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿ولقد اٰتینا موسی الکتب وجعلنا معه اخاه ھرون وزیرا ۝﴾

و: مستانفہ، لام: قسمیہ، قد: تحقیقیہ، اٰتینا: فعل با فاعل، موسی: مفعول اول، الکتب: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، جعلنا: فعل "نا" ضمیر فاعل، معه: ظرف متعلق بمحذوف حال مقدم، اخاه: مبدل منہ، ھرون: بدل ملکر ذوالحال، ملکر مفعول اول، وزیرا: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر قسم محذوف "نقسم" کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿فقلنا اذھبا الی القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا فدمرنٰھم تدمیرا ۝﴾



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں طویل مدت رہے، جیسا کہ متعدد رسل اتنی مدت میں رہے ہوں، دوسرے یہ کہ قوم نے حضرت نوح علیہ السلام کو ایسے ہی جھٹلایا جیسا کہ دیگر اقوام نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔ مروا: اس جملے سے "اتوا" کے معنی کی جانب اشارہ کیا گیا ہے، مراد شام کی جانب سفر اختیار کرنا ہے۔ وھی عظمی قری قوم لوط: بستی کا نام سدون تھا، کہا جاتا ہے کہ (عذاب سے ہلاک ہونے والی) پانچ بستیاں ہوتی ہیں، ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ "القریة" میں الف لام جنس کا ہے پس اس صورت میں تمام بستیاں شامل ہونگی، کیونکہ سب کی ہلاکت میں دھنس جانا یا پتھروں کی بارش ہونا پایا گیا ہے، ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ ان بستیوں میں سے ایک بستی نجات پاگئی جس کے اعمال بُرے نہ تھے۔ مصدر ساء: اصل کے اعتبار سے، آیت کا معنی یہ ہے کہ اُن پر بُری طرح سے پتھروں کی برسات کی گئی۔

فی دعواہ: قوم نے حضرت لوط علیہ السلام کا مذاق اس لئے اڑایا کہ انہیں ان کی رسالت پر اعتراف حاصل نہ تھا، اسی بناپر انہوں نے مذاق اڑاتے ہوئے نازیبا کلمات کا تلفظ کیا۔ (الصاوی، ج٤،ص ٢١٢ وغیرہ)

## رکوع نمبر: ۳

﴿الم تر﴾تنظر﴿الی﴾فعل﴿ربک کیف مد الظل﴾مِنْ وَقتِ الاسفَارِ اِلی وَقتِ طُلوعِ الشَّمسِ ﴿ولو شاء لجعله ساکنا﴾مُقِیمًا لا یَزُولُ بِطلُوعِ الشَّمسِ﴿ثم جعلنا الشمس علیه﴾ای الظِّلِّ ﴿دلیلا(٤٥)﴾فَلَولَا الشَّمسُ ما عُرِفَ الظِّلُّ ﴿ثم قبضنه﴾اَی الظِّلَّ المَمدُودَ﴿الینا قبضا یسیرا(٤٦)﴾خَفِیًّا بِطُلُوعِ الشَّمسِ﴿ وھو الذی جعل لکم الیل لباسا﴾ ساتِرًا کَاللِّبَاسِ﴿ والنوم سباتا﴾رَاحَةً لِلاَبدانِ بِقَطعِ الاَعمَالِ﴿ وجعل النھارنشورا(٤٧)﴾مَنشُورًا فیهِ لِابتِغَاءِ الرِّزقِ وَغیرِہٖ﴿وھو الذی ارسل الریح﴾وَفِی قِراءَةٍ الرِّیٰحَ﴿ بشرا بین یدی رحمته﴾ای مُتَفرِّقَةً قُدَّامَ المَطَرِ وَفِی قِراءَةٍ بِسُکُونَ الشِّینِ تَخفِیفًا وَفِی قِراءَةٍ بِسُکُونِھا وَفَتحِ النُّونِ مصدر وَفِی اخریٰ بِسکونِھا وَضَمِّ المُوَحَّدَةِ بَدَلَ النُّونِ ای مُبَشِّراتٍ وَمُفرِدًا لِاُولی نشورٌ کَرَسولٍ وَالاخِیرَةُ بَشِیرٌ﴿ وانزلنا من السماء ماء طھورا(٤٨)﴾مُطَهِّرًا﴿لنحی ۷ به بلدة میتا﴾بِالتَّخفِیفِ یَستَوِی فیه المُذَکَّرُ والمؤنثُ ذَکَّرَهٗ بِاعتِبَارِ المَکَانِ﴿ونسقیه﴾اَی المَاءِ﴿مما خلقنا انعاما﴾اِبِلًا وبَقَرًا وَغَنَمًا﴿واناسی کثیرا(٤٩)﴾جَمعُ اِنسَانٍ وَاَصلُهٗ اَنَاسِینَ فَاُبدِلَتِ النُّونُ یَاءً وَاُدغِمَتْ فِیھا الیاءُ او جَمعُ اِنسِیٍّ﴿ ولقد صرفنه﴾اَیِ المَاءَ﴿ بینھم لیذکروا﴾اَصلُهٗ یَتَذَکَّرُوا اُدغِمَتِ التَّاءُ فی الذَّالِ وَفِی قِراءَةٍ لِیذْکُرُوا بِسُکُونِ الذَّالِ وَضَمِّ الکافِ اَیْ نِعمَةَ اللهِ بِهٖ﴿ فابی اکثر الناس الا کفورا(٥٠)﴾جُحُودًا لِلنِّعمَةِ حَیثُ قَالُوا مُطِرنَا بِنَوءِ کَذَا﴿ولوشئنا لبعثنا فی کل قریة نذیرا(٥١)﴾یُخَوِّفُ اَهلَهَا وَلٰکِنْ بَعَثنَاکَ اِلی اَهلِ القُریٰ کُلِّهَا نَذِیرًا لِیَعظُمَ اَجرُکَ﴿فلا تطع الکفرین﴾فِی هَوَاهُم﴿وجاھدھم به﴾اَیِ القُرانِ﴿ جھادا کبیرا(٥٢)﴾وھو الذی مرج البحرین﴾اَرسَلَهُمَا مُتَجَاوِرَینِ ﴿ھذا عذب فرات﴾شَدِیدُ العُذُوبَةِ﴿وھذا ملح اجاج﴾شَدِیدُ المُلُوحَةِ﴿وجعل بینھما برزخا﴾حَاجِزًا لا یَختَلِطُ اَحَدُهُمَا بِالاٰخَرِ﴿ وحجرا محجورا(٥٣)﴾ای سِترًا مَمنُوعًا بِهٖ اِختِلاطُهُمَا﴿ وھو الذی خلق من الماء بشرا﴾مِنَ المَنِیِّ



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اِنسانًا﴿فجعله نسبا﴾ذَا نَسبٍ﴿وصهرا﴾ذا صهر بِاَنْ يَتزوَّجُ ذَكَرًا كَانَ اَو اُنْثٰى طَلَبًا لِلتَّنَاسُلِ﴿ وكان ربك قديرا(۵۴)﴾قَادِرا عَلٰى مَا يَشَاءُ ﴿ويعبدون﴾اَى الْكُفَّارُ﴿من دون الله مالا ينفعهم﴾بِعِبَادَتِهٖ ﴿ولا يضرهم﴾بِتَرْكِهَا وهو الاَصْنَامُ﴿ وكان الكافر على ربه ظهيرا(۵۵)﴾مُعِينًا لِلشَّيْطَانِ بِطَاعَتِهٖ ﴿وما ارسلنك الا مبشرا﴾بِالْجَنَّةِ﴿ونذيرا(۵۶)﴾مُخَوِّفًا مِنَ النَّارِ﴿قل ما اسئلكم عليه﴾اَى على تَبْلِيغ ما اُرْسِلْتُ بِهٖ﴿من اجر الا﴾لٰكِنْ﴿من شاء ان يتخذ الى ربه سبيلا(۵۷)﴾طَرِيقًا بِاِنْفَاقِ مَالٍ فِي مَرْضَاتِهٖ تعالى فَلَا اَمْنَعُهٗ مِنْ ذٰلِكَ﴿ وتوكل على الحى الذى لا يموت وسبح﴾مُتَلَبِّسًا﴿بحمده﴾اى قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ﴿ وكفى به بذنوب عباده خبيرا(۵۸)﴾عَالِمًا تَعَلَّقَ بِهٖ بِذُنُوبِ هُوَ﴿الذى خلق السموت والارض وما بينهما فى ستة ايام﴾مِن اَيَّامِ الدُّنيَا اى فِي قَدْرِهَا لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ شَمْسٌ ولو شَاءَ لَخَلَقَهُنَّ فِي لَمْحَةٍ والعُدُولُ عَنْهُ لِتَعْلِيمِ خَلْقِهٖ التَّثَبُّتُ﴿ثم استوى على العرش﴾هو فى اللُّغةِ سَرِيرِ الْمَلِكِ﴿ الرحمن﴾بَدَلٌ مِنْ ضَمِيرِ اِسْتَوٰى اَى اِسْتِوَاءً يَلِيقُ بِهٖ﴿ فسئل﴾اَيُّهَا الانسانُ﴿به﴾بالرحمنِ﴿خبيرا(۵۹)﴾يُخْبِرُكَ بِصِفَاتِهٖ﴿ واذا قيل لهم﴾لِكُفَّارِ مكة﴿ اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن انسجد لما تامرنا﴾بِالْفَوقَانِيةِ والتحتانيةِ والْاَمِرُ محمدٌ ولا نَعرِفُهُ لا﴿وزادهم﴾هذا القولَ لهم﴿نفورا(۶۰)﴾عَنِ الْاِيمانِ.

## ﴿ترجمہ﴾

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا (ترٰی بمعنی تنظر ہے) اپنے رب (کے کام) کو کہ کیسا پھیلایا سایہ......۱......(غروبِ آفتاب سے لے کر طلوعِ شمس کے وقت تک) اور اگر چاہتا تو اسے ٹھہرایا ہوا کر دیتا (کہ جو آفتاب سے بھی زائل نہ ہوتا، ساکنا بمعنی مقیما ہے) پھر ہم نے سورج کو اس (سائے) پر دلیل کیا (پس اگر سورج نہ ہوتا تو سایہ بھی نہ پہچانا جا سکتا) پھر ہم نے اسے سمیٹا (یعنی اس پھیلے ہوئے سائے کو) اپنی طرف آہستہ آہستہ (یعنی سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ ساتھ تھوڑا تھوڑا کر کے) اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ (یعنی لباس کی طرح ڈھانپنے اور چھپانے والا) کیا اور نیند کو آرام (یعنی کاموں کو چھوڑ کر جسموں کے لئے راحت کا باعث) اور دن بنایا اٹھنے کے لیے (رزق وغیرہ کی تلاش کی خاطر، نشورا بمعنی منشورا فیه یعنی وہ وقت جس میں کسی کام کی خاطر کمر کس لی جائے) اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں (ایک قرأت میں الریاح جمع کی بجائے واحد الریح ہے) اپنی رحمت کے آگے مژدہ سنائی ہوئی (بارش کے آنے سے پہلے بکھری ہوئی، ایک قرأت میں نُشُرًا تخفیفا شین کے سکون کے ساتھ ہے، اور ایک قرأت میں بطورِ مصدر شین کے سکون اور نون کے فتح کے ساتھ ہے یعنی نَشْرًا ہے، ایک قرأت میں شین کے سکون اور نون کی بجائے ب کے ضمہ کے ساتھ ہے یعنی بُشْرًا بمعنی مبشرات خوش خبری دینے والیاں ہے، پہلی قرأت نُشُرًا کا مفرد نشورا ہے جیسا کہ رَسُول مفرد ہے رُسُل کا اور آخری قرأت کے مطابق اس کا مفرد بشیر ہے) اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا (طھور بمعنی مطھر ہے......۲......) تا کہ ہم اس پانی سے زندہ کریں کسی مردہ شہر کو......۳......(میتًا تخفیف کے ساتھ ہے جبکہ بلدۃ میں تذکیر و تانیث برابر و مساوی ہوتی ہے، البتہ میتًا کو مذکر ذکر کرنا مکان کے اعتبار سے ہے) اور اسے پلائیں (پانی) اپنے بنائے ہوئے بہت سے چوپائے



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(مثلاً اونٹ، گائے اور بھیڑ بکریوں کو) اور آدمیوں کو (اناسیّ اصل میں انسان کی جمع ہے جبکہ اصل میں یہ اناسین تھا، نون کو یا سے بدل کر یا میں ادغام کر دیا گیا ہے یا پھر یہ انسی کی جمع ہے) اور بیشک ہم نے ان میں پھیرے رکھے (پانی کے) کہ وہ دھیان کریں (یذّکّروا اصل میں یتذکروا تھا، تا مدغم ہے ذال میں، ایک قرأت میں ذال کے سکون اور کاف کے ضمہ کے ساتھ لیذکروا ہے یعنی اس لئے کہ وہ بارش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کریں) تو بہت لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا (یعنی نعمتِ خداوندی سے انکار کرنا، اس اعتبار سے کہ وہ کہا کرتے تھے: "ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے") اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈر سنانے والا بھیجتے (جو ان بستی والوں کو ڈراتا، لیکن ہم نے آپ ﷺ کو تمام بستیوں کے باشندوں کی جانب نذیر بنا کر بھیجا ہے تا کہ آپ ﷺ کو اجر عظیم عطا فرمایا جائے) تو کافروں کا کہا نہ مان (ان کی خواہشات میں) اور اس (قرآن) سے ان پر جہاد کر بڑا جہاد، اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کیے دو سمندر (یعنی انہیں ایک دوسرے کا پڑوسی بنا کر جاری کیا) یہ میٹھا ہے نہایت شیریں (عذب فرات بمعنی شدید العذوبۃ ہے یعنی حد درجہ میٹھا) اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ (ملح اجاج بمعنی شدید الملوحۃ یعنی حد درجہ نمکین ہے) اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا (برزخاً بمعنی حاجزاً ہے یعنی ایک ایسی آڑ رکھی جو ان میں سے ایک کو دوسرے سے خلط ملط نہیں ہونے دیتی) اور روکی ہوئی آڑ (یعنی ایسا پردہ کہ جس کے ذریعے ان کا آپس میں ملنا ممنوع ہے......۴......) اور وہی ہے جس نے پانی سے بنایا آدمی (یعنی نطفہ سے انسان) پھر اس کے رشتے (یعنی رشتے دار) اور سسرال مقرر کی (یعنی سسرال والے، اس طرح کہ چاہے مرد ہو یا عورت آگے نسل بڑھانے کے لئے شادی کریں......۵......) اور تمہارا رب قدرت والا ہے (یعنی ہر اس کام کے کرنے پر قادر ہے جسے چاہتا ہے) اور پوجتے ہیں (کفار) اللہ کے سوا ایسوں کو جو ان کا کچھ نہ کریں بھلا (ان کی عبادت کر کے اور) برا (عبادت چھوڑنے کی وجہ سے، من دون اللہ سے مراد بت ہیں) اور کافر اپنے رب کے مقابل شیطان کو مدد دیتا ہے (یعنی شیطان کی پیروی کرنے کی بناء پر اس کا مددگار ہے) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی (جنت کی) اور ڈر سناتا (یعنی آگ سے ڈرانے والا) تم فرماؤ میں تم سے اس پر (یعنی اس تبلیغ پر کہ جس کی خاطر مجھے بھیجا گیا ہے) کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر (الا بمعنی لکن ہے) جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے (یعنی اللہ عزوجل کی رضا کے لئے مال خرچ کرنے کا راستہ اختیار کرے تو میں اس کو نہیں روکتا) اور بھروسہ کرو اس زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا اور اسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو (یعنی اس کی تسبیح وتحمید ملا کر کیا کرو) اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں پر خبردار (خبیرا بمعنی عالما ہے، اور بذنوب جار مجرور خبیرا کے متعلق ہے) جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے (جو مقدار میں دنیاوی دنوں کے برابر تھے اس لئے کہ اس وقت سورج نہ تھا، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ایک لمحہ میں بھی ان سب اشیاء کو پیدا فرما سکتا تھا لیکن ایسا نہ کرنا محض مخلوق کو ثابت قدمی وجلد بازی نہ کرنے کی تعلیم دینا ہے) پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے (عرش لغت میں شاہی تخت کو کہتے ہیں) وہ بڑی مہر والا (الرحمن، استوی کی ضمیر ھو ذوالحال کا بدل ہے یعنی اس نے استواء فرمایا جیسا اس کے شایانِ شان ہے......۶......) تو پوچھ (اے انسان!) اس (رحمٰن) کی تعریف کسی جاننے والے سے (جو تمہیں اس کی صفات کی خبر دے) اور جب ان (کفارِ مکہ) سے کہا جائے رحمٰن کو سجدہ کرو......۷......، کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے، کیا ہم سجدہ کرلیں جسے تم کہو (حالانکہ ہم اس رحمٰن کو جانتے تک نہیں لہذا ہم ایسا نہیں کریں گے، تامرنا کو تا اور یا کے ساتھ دونوں طرح پڑھا گیا ہے، جبکہ یہاں حکم دینے والی ہستی سرورِ دو عالم نورِ مجسم ﷺ کی ہے) اور اس حکم نے انہیں (یعنی اس قول نے انہیں) اور زیادہ کر دیا بدکنے والا (یعنی نفرت کرنے والا ایمان سے)۔

## ﴿ترکیب﴾



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ای قل سبحان اللہ والحمدللہ : اللہ عزوجل کی تسبیح "سبحان اللہ" کا معنی ہے کہ اللہ کو ہر نقص سے پاک مانا جائے، اور "الحمدللہ" کے معنی تمام کمالات کا مرکز اللہ عزوجل کو مانا جائے، پس یہ دونوں جملے جوامع الکلم کہلاتے ہیں جو کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے ہیں۔اور یہ جملے باقیات الصالحات اور جنت کے (خوشبودار) پودے ہیں جو جنت میں بھی "لا الہ الا اللہ واللہ" کے ساتھ باقی رہیں گے۔اور یہ جملے جنت میں باقی رہنے والے اس لئے ہیں کہ انہیں یقین اور معرفت کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، پس تینوں کلمات کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ کو تمام نقائص سے پاک مانا جائے، تمام کمالات کا متصف مانا جائے، اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ کبریائی اور عظمت میں منفرد ہے اور مذکورہ مقام پر "سبحان اللہ اور الحمدللہ" پر اختصار اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ بعد کے کلمے "لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر" کو لازم کرتے ہیں۔بذنوب: لفظ بذنوب کو فاصلے کی رعایت کے لئے لایا گیا ہے، معنی یہ ہے کہ اللہ عزوجل ہر وقت بندوں کو جزا دینے پر قادر ہے لیکن اللہ عزوجل بندوں کے گناہوں کی جانب نظر نہیں فرماتا اور ان کی طاعتوں کی جانب دیکھتا ہے۔ بلکہ اس کی حکمت کا معاملہ یہ ہے کہ اس کی بارگاہ میں اعمال خیر و شر پیش کئے جاتے ہیں۔

التثبت: بغیر عجلت کے امور مجھ تک پیش کئے جاتے ہیں، وارد ہوتا ہے: "جلد بازی شیطان کی جانب سے ہوا کرتی ہے"۔اس حدیث سے علماء نے چند مسائل اخذ کئے ہیں جس میں جلد بازی کا اہتمام کیا جانا چاہیے مثلاً مہمان نوازی کرنا، باکرہ کا نکاح کرنا، میت کی تدفین کرنا، نماز اول وقت میں ادا کرنا، دَین کی ادائیگی کرنا، مسافر کے لئے قضائے حاجت کے بعد جلدی سفر اختیار کرنا، گناہوں سے توبہ کرنا۔ای استواء یلیق بہ: اس جملے میں سلف کے فرامین کی جانب اشارہ ہے، اور یہ دور پانچ سو سال پہلے تھا، اور خلف کا مذہب تفاسیر میں یوں ہے کہ استواء بمعنی الاستیلاء و تصرف ہے۔ (الصاوی، ج٤، ص٢١٤ وغیرہ)

رکوع نمبر: ۴

قال تعالی ﴿تبرک﴾ تَعظَمَ ﴿الذی جعل فی السماء بروجا﴾ اِثْنٰی عَشَرَ الْحَمَل، والثَورِ، والْجوزَا، السَّرطانَ، والْاَسَد، والسُنبُلَةَ، والمِیزانَ والعَقربَ، والقُوسَ والجَدِیَّ، والدَّلوَ، والحُوتَ وهی مَنازِلَ الکَواکِبَ السَّبعَةِ السَّیَّارةِ المَریخَ ولَهُ الحَمَلُ والعَقْربُ والزُهرَةُ ولها الثَورُ والمِیْزانُ وَعَطارِدُ وَلَهُ الْجوزَاءُ السُنبلَةَ والْقَمَرُ ولهُ السَرطانُ الشَّمسُ ولهُ الاَسَدُ والمُشْتَری ولَهُ القَوسُ والحُوتُ وزُحَلٌ ولَهُ الجَدیُ والدَّلوُ ﴿وجعل فیها﴾ اَیْضًا ﴿سرجا﴾ هُو الشَّمسُ ﴿وقمرا منیرا (٦١)﴾ وَفِی قِرائَةِ سُرُجا بالجمعِ ای نَیِّراتٍ وَخُصَّ القَمَرُ مِنهَا بِالذِّکرِ لِنَوعِ فضِیلَةٍ ﴿وهو الذی جعل الیل والنهار﴾ ای یَخْلِفُ کُلٌّ مِنْهُمَا الْاٰخِرُ ﴿خلفة لمن اراد ان یذکر﴾ بالتَّشْدِیدِ والتَّخْفِیفِ کما تَقَدَّمَ ما فَاتَهُ فی احدِهِما مِن خَیرٍ فَیَفْعَلُهُ فی الاٰخَرِ ﴿اواراد شکورا (٦٢)﴾ اَی شُکرًا لِنِعمَةِ رَبِّهٖ علیه فِیهِما ﴿وعباد الرحمن﴾ مُبْتَداءٌ وَما بَعْدَهٗ صِفاتٌ لَهٗ اِلی اولئکَ یُجْزَونَ غَیرَ المُعْتَرِضِ فیهِ ﴿الذین یمشون علی الارض هونا﴾ ای بِسَکِینَةٍ و تَواضُعٍ ﴿واذا خاطبهم الجهلون﴾ بِما یُکرَهُونَهٗ ﴿قالوا سلما (٦٣)﴾ ای قَولا یَسْلِمونَ فیهِ مِنَ الْاِثْمِ ﴿والذین یبیتون لربهم سجدا﴾ جَمعُ سَاجِدٍ ﴿وقیاما (٦٤)﴾ بِمعنٰی قَائِمِینَ اَی یُصَلُّونَ بِاللیلِ ﴿والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها کان غراما (٦٥)﴾ اَی لازِمًا ﴿انها ساءت﴾ بِئسَتْ ﴿مستقرا ومقاما (٦٦)﴾ هِیَ اَی مَوضِعُ اِستِقرارٍ وَاِقامَةٍ ﴿والذین اذا انفقوا﴾ عَلی عِیَالِهِمْ ﴿لم



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يسرفوا ولم يقتروا﴾ بِفَتحِ اَوّلِہٖ وضَمِّہٖ اى يَضِيقُوا ﴿وكان﴾ اِنفَاقُهُم ﴿بين ذلك﴾ الْاِسرافِ
والاقْتَارِ ﴿قواما ﴿٦٧﴾﴾ وَسْطا ﴿والذين لا يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التى حرم
الله﴾ قَتلها ﴿الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك﴾ اى واحِدا منَ الثَّلٰثَةِ ﴿يلق اثاما ﴿٦٨﴾﴾ اى
عُقوبَةً ﴿يضعف﴾ وَفِى قرائةٍ يُضَعَّفُ بِالتَّشْدِيدِ ﴿له العذاب يوم القيمة ويخلد فيه﴾ بِجَزمِ الفِعلينِ بَدلا
وَبِرَفْعِهِما اِسْتِينَافًا ﴿مهانا ﴿٦٩﴾﴾ حَالٌ ﴿الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا﴾ مِنهُم ﴿فاولئك يبدل
الله سياتهم﴾ المَذكُورَةِ ﴿حسنت﴾ فِى الْاخِرةِ ﴿وكان الله غفورا رحيما ﴿٧٠﴾﴾ اىْ لَم يَزَل مُتَّصِفًا
بِذلكَ ﴿ومن تاب﴾ مِن ذُنوبِہٖ غيرَ من ذُكِرَ ﴿وعمل صالحا فانه يتوب الى الله متابا ﴿٧١﴾﴾ اَى يَرجِعُ اِلَيهِ
رُجوعًا فَيُجازِيهِ خَيرا ﴿والذين لا يشهدون الزور﴾ اى الْكِذبَ والْبَاطِلَ ﴿واذا مروا باللغو﴾ مِنَ الْكلامِ
القَبِيحِ وَغَيرِہٖ ﴿مروا كراما ﴿٧٢﴾﴾ مُعرِضِينَ عَنهُ ﴿والذين اذا ذكروا﴾ وُعِظُوا ﴿بايت ربهم﴾ اى
القُرانِ ﴿لم يخروا﴾ يَسقُطُوا ﴿عليها صما وعميانا ﴿٧٣﴾﴾ بَل خَرُّوا سامِعِينَ نَاظِرِينَ مُنتَفِعِينَ ﴿والذين
يقولون ربنا هب لنا من ازواجنا وذريتنا﴾ بِالجَمعِ والْاِفرادِ ﴿قرة اعين﴾ لَنا بِانْ نَراهُمْ مُطِيعِينَ
لَكَ ﴿واجعلنا للمتقين اماما ﴿٧٤﴾﴾ فى الْخَيرِ ﴿اولئك يجزون الغرفة﴾ الدَّرجَةَ فِى الجنَّةِ ﴿بما
صبروا﴾ على طَاعةِ اللهِ ﴿ويلقون﴾ بِالتَّشْدِيدِ والتَخفيفِ مع فَتحِ الياءِ ﴿فيها﴾ فى الغُرفَةِ ﴿تحية وسلما
﴿٧٥﴾﴾ مِنَ المَلائِكةِ ﴿خلدين فيها حسنت مستقرا ومقاما ﴿٧٦﴾﴾ مَوضَعُ اِقَامَةٍ لهُم واُولٰئكَ وما بَعدَہٗ
خَبر عِبادُ الرحمنِ المُبتَداءِ ﴿قل﴾ يَا مُحمدُ لِاهلِ مكةَ ﴿ما﴾ نافيةٌ ﴿يعبؤا﴾ يَكْتَرِثُ ﴿بكم ربى لولا
دعاؤكم﴾ اِياهُ فى الشِدائِدِ فَيكْشِفُها ﴿فقد﴾ اى فَكيفَ يَعبَؤبِكُم وَقَد ﴿كذبتم﴾ الرَّسولَ
والقرانَ ﴿فسوف يكون﴾ العَذابُ ﴿لزاما ﴿٧٧﴾﴾ مُلازِمًا لَكُم فى الْاخرةِ بَعدَ مَا يَحِلُّ بِكم فِى الدُّنيَا فَقُتِلَ
مِنهُم يَومَ بَدرٍ سبْعونَ وجوابُ لولا دَلَّ عليهِ مَا قَبلُهَا.

## ﴿ترجمہ﴾

بڑی برکت والا (عظمت والا) ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے......۱...... (جو کہ بارہ ہیں یعنی (۱)......حمل (۲)......ثور (۳)...... جوزا (۴)......سرطان (۵)...... اسد (۶)......سنبلہ (۷)...... میزان (۸)......عقرب (۹)......قوس (۱۰)...... جدی (۱۱)......دلواور (۱۲)......حوت۔ یہ سات گردش کرنے والے ستاروں کی منزلیں ہیں: (۱)......مریخ کی منزل حمل اور عقرب ہے۔ (۲)......زہرہ کی منزل ثور اور میزان ہے۔ (۳)......عطارد کی منزل جوزاء اور سنبلہ ہے۔ (۴)......قمر کی منزل سرطان ہے۔ (۵)...... شمس کی اور (۶)...... مشتری کی قوس اور حوت ہے۔ اور (۷)......زحل کی منزل جدی اور دلو ہے) اور ان میں (یعنی آسمان میں) چراغ (یعنی سورج) رکھا اور چمکتا چاند (ایک قرأت میں سراجا کو سُرجا جمع بھی پڑھا گیا ہے یعنی چمکتے ستارے جبکہ ان تمام ستاروں میں سے خاص طور پر چاند کا تذکرہ بقیہ ستاروں پر فضیلت کی وجہ سے ہے) اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی (یعنی دن رات میں سے ہر ایک دوسرے کے بعد آتا ہے) اس کے لیے جو دھیان کرنا چاہے (یذکر کے ذال کو تشدید اور تخفیف دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے، یعنی دن اور رات دونوں میں سے کسی ایک میں کوئی بھلائی کا کام نہ کیا جا سکے تو دوسرے وقت میں



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے بجالایا جائے) یا شکر کا ارادہ کرے (اپنے رب کی نعمت کا جو اس پر ان دونوں اوقات میں ہوتی ہے) اور رحمٰن کے وہ بندے (عباد
الرحمن مبتدا ہے جبکہ اس کے مابعد آیات اولٰئک یجزون تک جملہ معترضہ کے علاوہ سب جملے اس کی صفات ہیں) کہ زمین پر
آہستہ چلتے ہیں (اطمینان اور عجز وانکساری کے ساتھ) اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں (جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں) تو کہتے
ہیں بس سلام (یعنی ایسی بات کہتے ہیں جس میں وہ گناہ سے بچ جاتے ہیں) اور وہ جو راتیں کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے
(سُجَّدًا جمع ہے ساجد کی) اور قیام میں (قیاما بمعنی قائمین ہے یعنی رات کو نماز پڑھتے ہیں......۲......) اور وہ جو عرض کرتے ہیں
اے ہمارے رب! ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب، بیشک اس کا عذاب گلے کا غل ہے (یعنی ایسا پھندہ ہے جو اترنے والا نہیں بلکہ اسی کا
ہی ایک لازمی حصہ بن جانے والا ہے) بیشک وہ بہت ہی بری (ساءت بمعنی بئست ہے) ٹھہرنے کی (یعنی اقامت ورہائش
اختیار کرنے کی) جگہ ہے، اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں (اپنے اہل وعیال پر) نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں (لم یقتروا میں یا
پر فتح اور ضمہ دونوں صحیح ہیں، اور یہ یضیقوا کے معنی میں ہے) اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں......۳......(قواما بمعنی وسطا
ہے) اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو ناحق نہیں مارتے جس کی اللہ نے حرمت رکھی (یعنی کسی جان
کو ناحق قتل نہیں کرتے) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے (یعنی مذکورہ تینوں کاموں میں سے کوئی ایک بھی) وہ سزا پائے گا
(اثاما بمعنی عقوبۃ ہے) بڑھایا جائے گا (یضعف ایک قرأت میں تشدید کے ساتھ یضعّف ہے) اس پر عذاب قیامت کے دن اور
ہمیشہ اس میں رہے گا (یضاعف اور یخلد دونوں بدل ہوں تو مجزوم ہوں گے اور جملہ مستانفہ ہوں تو مرفوع ہوں گے) ذلت سے
(مہانًا بھی حال ہے) مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے (ان میں سے) تو اللہ ایسوں کی برائیوں کو (جو مذکور ہوئیں)
بھلائیوں سے بدل دے گا (آخرت میں......۴......) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (یعنی اللہ تعالیٰ ان صفات سے متصف ہے) اور جو
توبہ کرے (اپنے گناہوں سے، اس سے مراد وہ شخص نہیں کہ جس کا ابھی تذکرہ ہوا ہے) اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا
جیسی چاہیے تھی (یعنی جو بارگاہِ ربوبیت ﷻ کی جانب رجوع کرتا ہے تو وہ اسے اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے) اور جو جھوٹی گواہی نہیں
دیتے......۵......(الزور بمعنی الکذب و الباطل ہے) اور جب گزرتے ہیں بیہودہ (کسی کام پر یعنی برے کلام اور مجلس وغیرہ) پر،
گزر جاتے ہیں اپنی عزت سنبھالے (یعنی ان سے اعراض کرتے ہوئے) اور وہ کہ جب کہ انہیں یاد دلائی جائیں (ذکروا بمعنی
وعظوا ہے، یعنی انہیں نصیحت کی جائیں) ان کے رب کی آیتیں (قرآنِ کریم کی) تو نہیں گرتے (یخرّوا بمعنی یسقطوا ہے)
ان پر بہرے اندھے ہو کر (بلکہ کانوں سے سنتے ہوئے، آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اور ان سے نفع اٹھاتے ہوئے ان پر عمل کرتے ہیں)
اور وہ جو عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور اولاد سے (ذریتنا جمع بھی پڑھا گیا ہے اور مفرد بھی)
آنکھوں کی ٹھنڈک (ہمارے لئے، اس طرح کہ ہم انہیں تیرا مطیع وفرمانبردار دیکھیں) اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا (بھلائی کے
کاموں میں) ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا (الغرفۃ سے مراد جنت کا ایک اعلیٰ درجہ ہے) بدلہ ان کے صبر کا (اللہ
تعالیٰ کی اطاعت پر) اور ان کی پیشوائی ہوگی (یلقون یا کے فتح کے ساتھ ساتھ تشدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھا گیا ہے) وہاں (جنت
میں) مجرے اور سلام کے ساتھ (فرشتوں کی جانب سے) ہمیشہ اس میں رہیں گے، کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ (ہے یعنی ان
کے رہائش اختیار کرنے کی جگہ ہے، جبکہ اولٰئک اور اس کا مابعد عباد الرحمن مبتدا کی خبر ہے) تم فرماؤ (اے سرورِ دوعالم محمد مصطفیٰ
ﷺ! مکہ والوں کو) نہیں (ما نافیہ ہے) تمہاری کچھ قدر (یعبؤ بمعنی یکترث ہے) میرے رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو
(مصائب میں کہ وہ انہیں دور فرمادے) تو (یعنی وہ کیسے تمہاری پرواہ کرے حالانکہ) تم نے تو جھٹلایا (ہے رسول خدا ﷺ اور قرآن



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کریم کو) تو اب ہوگا وہ (عذاب) کہ لپٹ رہے گا (یعنی لازم رہے گا آخرت میں بھی بعد اس کے کہ دنیا میں بھی تم پر نازل رہا، پس ان میں سے بدر کے دن ستر (۷۰) کافر مارے گئے، لولا کے جواب پر اس کا ماقبل دلالت کر رہا ہے)۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿تبرک الذی جعل فی السماء بروجا وجعل فیها سرٰجا وقمرا منیرا o﴾

تبرک: فعل، الذی: موصول، جعل فی السماء بروجا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، جعل فیها: فعل بافاعل ظرف لغو، سراجا: معطوف علیہ، و: عاطفہ، قمرا منیرا: معطوف، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وهو الذی جعل الیل والنهار خلفة لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا o﴾

و: عاطفہ، هو: مبتدا، الذی: موصول، جعل: فعل بافاعل، الیل والنهار: مفعول اول، خلفة: موصوف، ل: جار، من: موصولہ، اراد ان یذکر: جملہ فعلیہ معطوف علیہ، او: عاطفہ، اراد شکورا: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر صفت، ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجهلون قالوا سلما o﴾

و: مستانفہ، عباد الرحمن: مبتدا، الذین: موصول، یمشون: فعل واؤ ضمیر ذوالحال، هونا: حال، ملکر فاعل، علی الارض: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ، و: عاطفہ، اذا: ظرفیہ شرطیہ مفعول فیہ مقدم، خاطبهم الجهلون: فعل ومفعول فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، قالوا سلما: جملہ فعلیہ جواب شرط، ملکر شرطیہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿والذین یبیتون لربهم سجدا وقیاما o﴾

و: عاطفہ، الذین: موصول، یبیتون: فعل ناقص یا اسم، لربهم سجدا: شبہ جملہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، قیاما: معطوف، ملکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر ماقبل "الذین یمشون" پر معطوف ہے۔

﴿والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها کان غراما o﴾

و: عاطفہ، الذین: موصول، یقولون: قول، ربنا: نداء، اصرف عنا عذاب جهنم: فعل امر بافاعل وظرف لغو، ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر ماقبل "الذین یمشون" پر معطوف ہے، ان عذابها: حرف مشبہ واسم، کان غراما: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ تعلیلیہ مستانفہ۔

﴿انها ساء ت مستقرا ومقاما o﴾

انها: حرف مشبہ واسم، ساء ت: فعل هی ضمیر، مستقرا: معطوف علیہ، و: عاطفہ، مقاما: معطوف، ملکر تمیز، ملکر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مبتدا محذوف "هی" کیلئے خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما o﴾

و: عاطفہ، الذین: موصول، اذا: ظرفیہ شرطیہ مفعول فیہ مقدم، انفقوا: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، لم یسرفوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، لم یقتروا: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جواب شرط، ملکر شرطیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، کان: فعل ناقص "هو" ضمیر مستتر راجع بسوئے "الانفاق" اسم، بین ذلک: ظرف متعلق بمحذوف حال مقدم، قواما: ذوالحال، ملکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

# سورة الشعراء مكية الا (والشعراء ......الخ)، فمدنی وهی مائتان وسبع وعشرون آية

سورۃ الشعراء کی ہے، سوائے ﴿والشعراء ......الخ﴾ جو کہ مدنی ہے، اس میں دوسوستائیس آیات ہیں

## تعارف سورة الشعراء

اس سورت میں گیارہ رکوع، ۲۲۷ آیات، ۱۲۷۹ کلمات، ۵۵۴۰ حروف ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ طٰہٰ کے بعد سورۃ الواقعہ اور اس کے بعد سورۃ الشعراء نازل ہوئی۔ بعض علماء کے نزدیک اس سورت کی چار آیتیں جو کہ ﴿والشعراء یتبعھم ......الخ﴾ سے شروع ہوتی ہیں مدنی ہیں۔ سید عالم ﷺ دن بھر اپنی قوم کو دین اسلام کی دعوت دیتے، ان کے شکوک وشبہات کا جواب دیتے، قرآن پڑھ پڑھ کر سناتے اور جب رات کی تاریکی ہر سو پھیل جاتی تو یاد الٰہی میں منہمک ہوجاتے، ساری ساری رات قیام ورکوع وسجود میں گزار دیتے۔ بس زندگی یونہی گزر رہی تھی لیکن دوسری جانب کفار نابکار کی سخت دلی اور ہٹ دھرمی نے دل بے کینہ کو پرملال کردیا تھا، خاطر مبارک پرغم ودکھ رہتا تھا، اللہ ﷻ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کی خاطر داری اور تسکین کا سامان کرنے میں کسر نہ چھوڑی، چنانچہ سات جلیل القدر انبیائے سابقین کی قوموں کے حالات کو بڑے شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا تاکہ خاطر مبارک کو تسلی ہو کہ نا ماننے والوں کا انجام کچھ اچھا نہیں ہوا کرتا، ساتھ ہی کفار مشرکین کو بھی نافرمان قوموں کے انجام کا علم ہو اور جن کے مقدر میں ہدایت لکھی ہے وہ ان واقعات سے درس عبرت حاصل کرے۔ اس سورت میں کافروں کو یہ بھی بیان کردیا گیا کہ جس قرآن کو یہ لوگ اللہ ﷻ کا پاک کلام ماننے سے انکاری ہیں انہیں جان لینا چاہیے کہ یہ کلام وہ نہیں جو کسی کو مال دے کر کسی کی شان میں لکھوالیا جائے بلکہ اسے لے کر جبرائیل امین علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں جو اللہ ﷻ کے مقرب معصوم فرشتے ہیں، اور یہ اُسی قدر لے کر نازل ہوتے ہیں جتنا اللہ ﷻ کی رضا ہوتی ہے۔ کسی شاعر کے کلام میں کمی ہوسکتی ہے لیکن کلام الٰہی ﷻ میں کوئی سقم نہیں ہے بلکہ جابجا انہیں مقابلے کا چیلنج کردیا گیا ہے کہ انہیں تردد ہو تو اس کی مثل کلام لاسکتے ہیں لیکن قیام قیامت تک کوئی کافر مشرک اس کی مثل تو کیا لاسکے گا، مقابلہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

رکوع نمبر: ۵

بسم الله الرحمن الرحيم اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا

﴿طسم (۱)﴾ اَللّٰہُ اَعلَمُ بِمُرادِہٖ بِذٰلِکَ ﴿ تلک ﴾ ای ھٰذِہِ الْاٰیاتُ ﴿ ایت الکتب ﴾ القُراٰنِ الْاِضافَۃُ بِمَعْنٰی مِنْ ﴿ المبین (۲) ﴾ اَلْمُظْھِرُ الحَقِّ مِنَ البَاطِلِ ﴿ لعلک ﴾ یا مُحَمَّدُ ﴿ باخع نفسک ﴾ قَاتِلُھَا غما مِنِ اجْلِ ﴿ الا یکونوا ﴾ ای اھْلُ مَکَّۃَ ﴿ مومنین (۳) ﴾ وَلَعَلَّ ھنا لِلاِشْفَاقِ اَیْ اَشْفِقْ علیھَا بِتَخْفِیفِ ھٰذَا الغَمِّ ﴿ ان نشا ننزل علیھم من السماء ایۃ فظلت ﴾ بِمَعْنَی الْمُضَارِعِ اَیْ تَدُومُ ﴿ اعناقھم لھا خاضعین (۴) ﴾ فَیُؤمِنُونَ وَلَمَّا وُصِفَتِ الْاَعناقُ بِالْخُضُوعِ الَّذِیْ ھُوَ لِاَرْبَابِھا جُمِعَتِ الصِّفَۃُ مِنْہُ جَمْعَ العُقَلاءِ ﴿ وما یاتیھم من ذکر ﴾ قُراٰنٍ ﴿ من الرحمن محدث ﴾ صِفَۃٌ کَاشِفَۃٌ ﴿ الا کانوا عنہ معرضین (۵) فقد کذبوا ﴾ بہ ﴿ فسیاتیھم انبوا ﴾ عَوَاقِبُ ﴿ ما کانوا بہ یستھزء ون (۶) اولم یروا ﴾ یَنْظُرُوا ﴿ الی



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الارض کم انبتنا فیھا ﴾ای کثیرا﴿ من کل زوج کریم(۷)﴾ نوعٍ حَسَنٍ﴿ ان فی ذلک لایۃ ﴾دَلَالَۃٌ علی کَمَالِ قُدرتِہٖ تعالی ﴿ وما کان اکثرھم مومنین(۸)﴾فی عِلمِ اللہِ و کانَ قالَ سِیبُویہِ زَائِدَۃٌ﴿ وان ربک لھو العزیز﴾ذُو العِزَّۃِ یَنتَقِمُ مِنَ الکَافِرِینَ﴿ الرحیم(۹)﴾یَرحَمُ المُومِنِینَ.

## ﴿ترجمہ﴾

طسم (اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے......۱......) یہ (تلک بمعنی ھذہ ہے) آیتیں ہیں کتاب کی (یعنی قرآنِ کریم کی، جبکہ آیات کی الکتاب کی جانب اضافت بمعنی مِن ہے) روشن (یعنی حق کو باطل سے الگ کرنے والی) کہیں تم (اے سرورِ کائنات وجانِ کائنات ﷺ!) اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے غم میں (یعنی اپنے آپ کو اس غم میں ہلکان کرنے والے ہیں......۲......) کہ وہ (یعنی کفارِ مکہ) ایمان نہیں لائے (لعلّ یہاں اشفاق کے لئے ہے یعنی اس غم کی تخفیف کر کے اپنی نفس پر شفقت فرمائیں) اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتاریں کہ رہ جائیں (ظلّت فعل ماضی بمعنی تدوم فعل مضارع ہے) ان کے اونچے اونچے اس کے حضور جھکے (پس وہ ایمان لے آتے، اعناق کو مضارع کے ساتھ متصف کرنے کا سبب اس کا انسانوں کی صفت ہونا ہے، اس جمع میں ذوی العقول کے معنی کی رعایت بھی کی گئی ہے) اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی نئی نصیحت (یعنی قرآنِ کریم میں سے) رحمٰن کی طرف سے (یعنی کوئی واضح حکم) مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ تو بیشک انہوں نے جھٹلایا (قرآنِ کریم کو) تو اب ان پر آیا چاہتی ہیں خبریں (سزائیں) ان کے ٹھٹھے کی......۳...... کیا انہوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے (زیادہ) عزت والے جوڑے اگائے (یعنی عمدہ انواع) بیشک اس میں ضرور نشانی ہے (جو اس کے کمالِ قدرت پر کرتی ہے) اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں (اللہ تعالیٰ کے علم میں، ماکان اکثرھم میں کان سیبویہ کے نزدیک زائدہ ہے) اور بیشک تمہارا رب ضرور وہی عزت والا (یعنی غلبے والا ہے، کافروں سے انتقام لیتا ہے) مہربان ہے (جو مؤمنوں پر رحم فرماتا ہے)

## ﴿ترکیب﴾

﴿طسم o تلک ایتُ الکتب المبین﴾

طسم: ھذہ مبتدا محذوف کیلئے خبر، ملکر جملہ اسمیہ، تلک: مبتدا، ایت: مضاف، الکتب المبین: مضاف الیہ ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین﴾

لعلک: حرف مشبہ و اسم، باخع: اسم فاعل با فاعل، نفسک: مفعول، ان: مصدریہ، لا: نافیہ، یکونوا مومنین: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر "خیفۃ" مصدر محذوف کیلئے مضاف الیہ ملکر مرکب امنائی مفعول لہ، ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ان نشا ننزل علیھم من السماء ایۃ فظلت اعناقھم لھا خاضعین o﴾

ان: شرطیہ، نشا: فعل با فاعل "ایمانھم" مفعول محذوف، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ننزل علیھم: فعل با فاعل ظرف لغو، من السماء: ظرف مستقر حال مقدم، ایۃ ذوالحال، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، ف: عاطفہ، ظلت فعل ناقص، اعناقھم: اسم، لھا خاضعین: شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وما یاتیھم من ذکر من الرحمن محدث الا کانوا عنہ معرضین o﴾



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خطبے کے وقت دوسروں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آنے کا شوق ایسا کہ دین کے بہت بڑے خیر خواہ ہیں، اگر یہ حضرت آگے نہ آئیں تو نماز ہی قائم نہ ہو سکے اور دوسروں کے لئے سخت دشواری کا سامنا۔ الامان والحفیظ۔

**اغراض:**

المظهر الحق من الباطل: اس جملے سے اس جانب اشارہ ہے کہ المبین بمعنی اظهر ہے، اور یہ بھی درست ہے کہ بمعنی ظهر لیا جائے، یعنی اللہ عزوجل کا اعجاز ظاہر و باہر ہے۔ ولعل هنا للاشفاق: "لعل" ، ترجی کا صیغہ امر کے معنی میں ہے، یعنی اپنی ذات پر رحم کیجئے اور مومنین پر مہربانی فرمائیں۔ ذو العزة: مراد ہیبت وجلال ہے۔ یرحم المومنين: مومنین پر رحم فرماتا ہے۔

ولما وصفت الاعناق بالخضوع: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ "الاعناق" کو عقلاء کے ساتھ جمع کرکے بیان کیا گیا؟ میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ "الخضوع" کو "الاعناق" کی طرف اس لئے منسوب کیا جاتا ہے کہ عقلاء ہی کی یہ صفت ہوا کرتی ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ﴿رایتهم لی ساجدین﴾، ﴿قالتا اتینا طائعین﴾، پس ظاہر کا تقاضا یہی ہے کہ "خاضعة" کہا جائے، مراد گردن کا جھکانا ہے، اور کبھی گردن بغیر سوچے سمجھے بھی جھکائی جاتی ہے اور اسی کے مدمقابل دیگر اقوال بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ عواقب: کو الانباء سے تعبیر کیا، اس لئے کہ قرآن میں عقوبتوں کا ذکر ہے، یعنی ہم جس طرح انہیں عذاب دینے پر قادر ہیں بالکل اسی طرح ان سے ماقبل بھی عذاب دینے پر قادر ہوئے ہیں۔

ینتقم من الکافرین: یعنی اللہ عزوجل کی عزت وشان یہ ہے کہ وہ بندوں پر اپنا قہر وغلبہ مسلط کرتا ہے۔ (الصاوی، ج٤، ص ٢٢٤ وغیرہ)

### رکوع نمبر: ٦

﴿و﴾اذْكُر يَامُحمدُ لِقَومِكَ﴿ اذ نادی ربک موسی﴾لَيلَةَ رَاى النارَ والشَجرَةَ﴿ ان﴾اَى بِاَنْ﴿ائت القوم الظلمین(١٠)﴾رَسولا ﴿قوم فرعون﴾مَعهُ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ بِالكُفرِ بِاللهِ وَبَنِی اسرائِيلَ بِاسْتِعبَادِهِمْ ﴿الا﴾الهَمْزَةُ لِلاستِفهامِ الانكارِيِّ﴿ يتقون(١١)﴾اللهَ بِطاعَتِهٖ فَيُوَحِدُونَهُ ﴿قال﴾موسی﴿رب انی اخاف ان یکذبون(١٢) ویضیق صدری﴾مِنْ تَكذِيبِهِمْ﴿ ولا ینطلق لسانی﴾بِاَداءِ الرِسالَةِ لِلْعُقْدَةِ التِی فِيهِ﴿ فارسل الی﴾اَخِیْ﴿هرون(١٣)﴾مَعِیَ﴿ولهم علی ذنب﴾بِقَتلِ القِبْطِیِّ منهُمْ﴿ فاخاف ان یقتلون(١٤)﴾بِهٖ﴿قال﴾تعالی﴿ كلا﴾اَى لَا يَقتُلُونَكَ ﴿فاذهبا﴾اَی اَنْتَ وَاَخُوكَ فَفِيهِ تَغْلِيبُ الحَاضِرِ علىٰ الغَائِبِ﴿ بایتنا انامعکم مستمعون(١٥)﴾مَا تَقُولُونَ وَمَا يُقَالُ لَكُمْ اَجرِيًا مجرىٰ الجَماعَةِ﴿فاتیا فرعون فقولا انا﴾اَى كُلًّا مِنَّا﴿ رسول رب العلمین(١٦)﴾اِلَيكَ﴿ان﴾اَى بِاَنْ﴿ارسل معنا﴾اِلَى الشَّامِ﴿بنی اسراء یل(١٧)﴾فَاَتَيَاهُ فَقَالَا لَهُ مَا ذُكِرَ﴿ قال﴾فِرعَونُ لِموسىٰ﴿ الم نربک فینا﴾فِی مَنَازِلِنا﴿ ولیدا﴾صَغِيرا قَرِيبا مِنَ الْوِلَادَةِ بَعدَ فِطَامِهٖ﴿ ولبثت فینا من عمرک سنین(١٨)﴾ثَلاثِينَ سَنَةً يَلبِسُ مِن مَلَابِسِ فِرعَونَ وَيَركَبُ مِن مَراكِبِهٖ وكَانَ يُسَمّٰى اِبْنُهٗ﴿ وفعلت فعلتک التی فعلت﴾هِیَ قَتلُهُ القِبطِیِّ﴿ وانت من الکفرین(١٩)﴾الجَاحِدِينَ لِنِعمَتِى عَلَيكَ بِالتَّربِيَةِ وعَدَمِ الْاِسْتِعبَادِ﴿قال﴾موسىٰ﴿فعلتها اذا﴾اَی حِينَئِذٍ﴿وانا من الضالین(٢٠)﴾عَمَّا آتَانِیَ اللهُ بَعدَها



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِنَ العِلْمِ والرِّسالۃِ ﴿ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکما﴾ عِلمًا ﴿وجعلنی من المرسلین (۲۱) وتلک نعمۃ تمنها علی﴾ اَصلُہٗ تَمُنُّ بِهَا ﴿ان عبدت بنی اسراء یل (۲۲)﴾ بَیانًا لِتِلکَ النِّعمَۃَ ای اتَّخذتَهم عَبِیدا وَلَمْ تَستَعبِدنِی لَانِعمَۃِ لکَ بِذلکَ لِظُلمِکَ بِا ستِعبَادِهِمْ وَقَدَّرَ بَعضُهم اَوَّلَ الکلامِ هَمزۃُ استفهامِ للانکارِ ﴿قال فرعون﴾ لِموسٰی ﴿وما رب العلمین (۲۳)﴾ الذیٔ قُلتَ اِنکَ رَسولُہٗ ای اَیُّ شَیءٍ هَو وَلَمَّا لم یَکنْ سَبیلُ لِلخَلقِ الی مَعرِفَتِہٖ حقِیقَتِہٖ تعالی و اِنَّما یَعرِفُونَہٗ بِصِفَاتِہٖ اَجابَ موسی علیہِ الصلوۃُ والسلامُ بِبَعضِهَا ﴿قال رب السموت والارض وما بینهما﴾ اَی خَالِقُ ذلکَ ﴿ان کنتم موقنین (۲۴)﴾ بِانَّہٗ تعالی خالقُہٗ فَامِنُوا بہ وَحْدَہ ﴿قال﴾ فِرعونُ ﴿لمن حوله﴾ مِن اَشرَافِ قَومِہٖ ﴿الا تستمعون (۲۵)﴾ جَوابَہٗ الذی لَمْ یُطَابِقِ السُّوالَ ﴿قال﴾ موسی ﴿ربکم ورب ابائکم الاولین (۲۶)﴾ وهذا واِنْ کانَ داخلا فیما قَبلَہٗ یَغِیظُ فِرعونُ ولذِلکَ ﴿قال ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون (۲۷) قال﴾ موسی ﴿رب المشرق والمغرب وما بینهما ان کنتم تعقلون (۲۸)﴾ اِنہٗ کذلکَ فَامِنوا بہٖ وَحْدہٗ ﴿قال﴾ فرعونُ لموسی ﴿لئن اتخذت الها غیری لاجعلنک من المسجونین (۲۹)﴾ کانَ سِجنُہٗ شَدیدًا یُحْبِسُ الشخصَ فی مَکانٍ تَحتَ الارْضِ وحْدہٗ لا یُبصُرُ ولا یَسمَعُ فیہِ اَحَدا ﴿قال﴾ له موسی ﴿اولو﴾ اَی اَتَفعَلُ ذِلکَ ولَوْ ﴿جئتک بشیء مبین (۳۰)﴾ ای بُرهانٍ بَینٍ علی رِسالَتِیْ ﴿قال﴾ فرعونُ لہٗ ﴿فات به ان کنت من الصدقین (۳۱)﴾ فیہِ ﴿فالقی عصاه فاذا هی ثعبان مبین (۳۲)﴾ حَیَّۃٌ عَظِیمۃٌ ﴿ونزع یده﴾ اَخرَجَهَا منْ جَیْبِہٖ ﴿فاذا هی بیضاء﴾ ذاتَ شُعاعٍ ﴿للنظرین (۳۳)﴾ خلافَ ما کانتْ علیہِ مِنَ الاُدمۃِ.

## ﴿ترجمہ﴾

اور یاد کرو (اے میرے محبوب ﷺ! اپنی قوم کے سامنے) جب تمہارے رب نے موسیٰ کو ندا فرمائی (اس رات جب انہوں نے آگ اور درخت کو دیکھا) کہ ظالم لوگوں کے پاس جا (رسول بن کر) جو فرعون کی قوم ہے (مع فرعون کے، کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کر کے اپنی جانوں پر اور بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا کر ان پر ظلم کیا ہے) کیا وہ نہ (اَلَا میں همزہ استفہام انکاری کے لئے ہے) ڈریں گے (اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالا کر کہ اسے وحدہٗ لاشریک مانیں) عرض کی (حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے) کہ اے میرے رب! میں ڈرتا ہوں کہ مجھے جھٹلائیں گے۔ اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے (ان کے مجھے جھٹلانے کی وجہ سے) اور میری زبان نہیں چلتی (پیغامِ رسالت کی ادائیگی میں لکنت کے سبب) تو تو (میرے بھائی) ہارون کو بھی رسول کر (میرے ساتھ......۱......) اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے (ان میں سے ایک قبطی کو قتل کرنے کا......۲......) تو میں ڈرتا ہوں کہیں مجھے قتل کر دیں (اس قتل کے سبب) فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) یوں نہیں (یعنی وہ تمہیں قتل نہیں کریں گے) تم دونوں جاؤ (یعنی تم اور تمہارا بھائی، فاذھبا میں حاضر کو غائب پر غلبہ دیا گیا ہے) میری آیتیں لے کر، ہم تمہارے ساتھ سنتے ہیں (جو تم کہتے ہو اور جو تمہیں کہا جائے گا، دو کے لئے معکم جمع کی ضمیر لانے سے مراد ان کا ایک جماعت کے قائم مقام ہونا ہے) تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں (میں سے ہر ایک) اس کے رسول ہیں (تیری طرف) جو رب



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے سارے جہاں کا۔ کہ تو ہمارے ساتھ چھوڑ دے (شام جانے کے لئے) بنی اسرائیل کو (پس وہ دونوں فرعون کے پاس آئے اور اس سے وہی کچھ کہا جس کا تذکرہ ہوا ہے) بولا (فرعون حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے) کیا ہم نے تمہیں نہ پالا اپنے یہاں (یعنی اپنے گھروں میں) بچپن میں (ولیدا سے مراد دودھ پلانے کی مدت کے بعد کا دور ہے) اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی برس گزارے (یعنی تیس سال تک آپ علیہ السلام فرعون کے مہیا کئے ہوئے لباس زیب تن کرتے رہے اور اسی کے جانوروں کی سواری کیا کرتے اور فرعون خود آپ علیہ السلام کو اپنا بیٹا کہا کرتا تھا) اور تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا (یعنی قبطی کا قتل) اور تم ناشکر تھے (یعنی میری ان نعمتوں کا انکار کرنے والے تھے جو میں نے تجھ پر کیں مثلاً تربیت کی اور غلام نہ بنایا......۳......) فرمایا (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے) میں نے وہ کام کیا جب کہ (یعنی جس وقت) مجھے راہ کی خبر نہ تھی......۴...... (یعنی ان اشیاء سے پہلے جو بعد میں اللہ عزوجل نے مجھے عطا فرمائیں یعنی علم اور رسالت) تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جب کہ تم سے ڈرا تو میرے رب نے مجھے حکم (یعنی علم) عطا فرمایا اور مجھے پیغمبروں سے کیا......۵......۔ اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے (تَمُنُّھا کی اصل تَمُنُّ بِھا ہے) کہ تو نے غلام بنا کر رکھے بنی اسرائیل (یہ جملہ ماقبل تلک النعمۃ کا بیان ہے، کہ تو نے ان کو غلام بنایا اور مجھے نہ بنایا تو یہ تیری نعمت تو نہ ہوئی بلکہ ان کو غلام بنانا تیرا ظلم ہے، اور بعض نے ابتدائے کلام میں ہمزہ استفہام انکاری کو مقدر مانا ہے) فرعون بولا (حضرت موسیٰ سیدنا علیہ السلام سے) اور سارے جہان کا رب کیا ہے؟ (یعنی تم نے یہ جو کہا ہے کہ تو اس کا رسول ہے تو وہ ہستی کیسی ہے؟ حالانکہ اب تک لوگوں کو اس کی حقیقت کا عرفان حاصل نہیں، بلکہ وہ تو اسے صرف اس کی صفات سے پہچانتے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے جواب میں چند ایک صفات باری تعالیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا) موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے (یعنی ان سب کا خالق ہے) اگر تمہیں یقین ہو (کہ وہی ان سب اشیاء کا خالق ہے تو اس کی وحدانیت پر ایمان لے آؤ) بولا (فرعون) اپنے آس پاس والوں سے (یعنی اپنی قوم کے سرداروں سے) کیا تم غور سے سنتے نہیں (اس کے جواب کو کہ جو سوال کے مطابق نہیں) موسیٰ نے فرمایا رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا (اس جواب میں ان اوصاف کے ساتھ ساتھ اگرچہ ماقبل اوصاف بھی شامل تھے لیکن اس بات نے فرعون کو غضب ناک کر دیا اور اسی لئے) بولا تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ضرور عقل نہیں رکھتے......۶......۔ موسیٰ نے فرمایا رب پورب اور پچھم کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں عقل ہو (کہ وہ اسی طرح ہے تو اس کی وحدانیت پر ایمان لے آؤ) بولا (فرعون حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے) اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو خدا ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں قید کر دوں گا (اس کی قید بہت سخت تھی کہ جب وہ کسی شخص کو قید کرتا تو زمین کے اندر کسی جگہ اسے تنہا بند کر دیتا کہ وہ نہ تو کسی کو دیکھ سکتا اور نہ ہی کسی کی کوئی بات سن سکتا) فرمایا (حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے) کیا اگرچہ (یعنی کیا تو پھر بھی ایسا ہی کرے گا اگرچہ) میں تیرے پاس کوئی روشن چیز لاؤں (کہ جو میری رسالت پر واضح دلیل ہو) کہا (فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے) تو لاؤ اگر سچے ہو (اپنے اس دعویٰ میں) تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جبھی وہ صریح اژدہا ہو گیا (یعنی ایک بہت بڑا سانپ بن گیا) اور اپنا ہاتھ نکالا (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے گریبان سے اپنا ہاتھ باہر نکالا) تو جبھی وہ جگمگانے لگا (کہ جس سے شعاعیں نکل رہی تھیں......۷......) دیکھنے والوں کی نگاہ میں (یعنی اپنی اصلیت کے برعکس جس کی رنگت گندمی تھی)۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿واذ نادی ربک موسی ان ائت القوم الظلمین٥﴾

و: مستانفہ، اذ: مضاف، نادی ربک موسی: فعل با فاعل ومفعول، ان: مصدریہ، ائت: فعل امر با فاعل، القوم



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رکوع نمبر:۷

﴿قال﴾فرعونُ﴿للملا حوله ان هذا لسحر عليم (۳۴)﴾فَائِقٌ فِي عِلمِ السِّحرِ﴿يريد ان يخرجكم من ارضكم بسحره صلے ق فماذا تامرون (۳۵) قالوا ارجه واخاه﴾اَخِّر اَمرَهُما ﴿وابعث فى المدائن حشرين(۳۶)﴾جَامِعِينَ﴿ياتوك بكل سحار عليم (۳۷)﴾يَفضُلُ موسٰى فِي عِلمِ السِّحرِ﴿فجمع السحرة لميقات يوم معلوم(۳۸)﴾وَهُوَ وَقتُ الضُّحٰى مِن يومِ الزِّينَةِ﴿وقيل للناس هل انتم مجتمعون (۳۹) لعلنا نتبع السحرة ان كانوا هم الغلبين(۴۰)﴾الاِستِفهَامُ لِلحَثِّ على الاِجتِماعِ والتَّرَجِّي عَلٰى تَقدِيرِ غَلَبَتِهِم لِيَستَمِرُّ عَلٰى دِينِهِم فَلا يَتَّبِعُوا موسٰى ﴿فلما جاء السحرة قالوا لفرعون ائن ﴾بِتَحقِيقِ الهَمزَتَينِ وَتَسهِيلِ الثَّانِيَةِ وإدخالِ الفٍ بَينَهُما عَلَى الوَجهَينِ ﴿لنا لاجرا ان كنا نحن الغلبين (۴۱)قال نعم وانكم اذا﴾حِينَئِذٍ﴿لمن المقربين (۴۲)قال لهم موسى ﴾بَعدَ مَا قَالوا لَهُ إِمَّا اَن تُلقِيَ وإِمَّا اَن نَكونَ نَحنُ المُلقِينَ﴿القوا ما انتم ملقون(۴۳)﴾فَالاَمرُ منهُ لِلاِذنِ بِتَقدِيمِ اِلقَائِهِم تَوَسُّلا بِهِ اِلٰى اِظهَارِ الحَقِّ﴿فالقوا حبالهم وعصيهم وقالوا بعزة فرعون انا لنحن الغلبون(۴۴) فالقى موسى عصاه فاذا هى تلقف﴾بِحذفِ اِحدَى التَّائينِ مِنَ الاَصلِ تَبتَلِعُ﴿ما يافكون (۴۵)﴾يُقَلِّبونَهُ بِتَموِيهِهِم فَيَتَخَيَّلُونَ حِبالَهُم وَعَصِيَّهُم اَنها حَيَاتٌ تَسعٰى﴿ فالقى السحرة سجدين (۴۶)قالوا امنا برب العلمين (۴۷)رب موسى وهرون (۴۸)﴾لِعِلمِهِم بِاَنَّ ما شَاهَدُوهُ مِنَ العَصا لا يَتَاتّٰى بِالسِّحرِ﴿قال ﴾فِرعَونُ﴿ امنتم﴾بِتَحقِيقِ الهَمزَتَينِ وَ اِبدالِ الثَّانِيَةِ اَلِفًا﴿له﴾لِموسٰى﴿ قبل ان اذن ﴾اِنَّا﴿لكم ج انه لكبيركم الذى علمكم السحر ج﴾فَعَلَّمَكُم شَيئًا مِنهُ وَغَلَبَكُم بِاٰخَرَ﴿ فلسوف تعلمون ط﴾مَا يَنَالُكُم مِنِّي﴿لاقطعن ايديكم وارجلكم من خلاف﴾اَى يَدَ كُلِّ واحِدٍ اليُمنٰى وَرِجلَهُ اليُسرٰى ﴿ولاصلبنكم اجمعين (۴۹)قالوا لا ضير﴾لا ضَرَرَ عَلَينَا فِي ذٰلِكَ﴿ انا الى ربنا﴾بَعدَ مَوتِنَا بِاَيِّ وَجهٍ كانَ﴿منقلبون(۵۰)﴾رَاجِعُونَ فِي الاٰخِرَةِ﴿انا نطمع﴾نَرجُوا﴿ان يغفر لنا ربنا خطيناان﴾اَى بِاَن﴿كنا اول المومنين (۵۱)﴾فِي زَمانِنا.

## ﴿ترجمہ﴾

بولا (فرعون) اپنے گرد کے سرداروں سے کہ بیشک یہ دانا جادوگر......ا...... ہیں (یعنی جادو کے علم میں فوقیت رکھنے والے ہیں) چاہتے ہیں، کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے جادو کے زور سے، تب تمہارا کیا مشورہ ہے۔ وہ بولے انہیں اوران کے بھائی کو ٹھہرائے رہو (یعنی ان کا معاملہ مؤخر کردو) اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو (حاشرین بمعنی جامعین ہے) کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو (جو جادو کے علم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت رکھتا ہو) تو جمع کیے گئے جادوگر ایک مقرر دن کے وعدہ پر (یعنی عید کے دن چاشت کے وقت) اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہوگئے۔ شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب آئیں (هل انتم میں استفہام دراصل لوگوں کو جمع ہونے کے لئے اکسانے اور آمادہ کرنے کی خاطر ہے اور لعلّ امید دلانے کی خاطر ہے کہ ان کے غالب آنے کی صورت میں وہ اپنے دین پر قائم رہیں گے تا کہ وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع نہ کریں) پھر جب جادوگر



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آئے فرعون سے بولے کیا (ائــن میں دونوں ہمزے تحقیق اور دوسرا تسہیل کے ساتھ ہے اور ان دونوں صورتوں میں ان کے درمیان الف کو داخل کرنا بھی جائز ہے) ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے۔ بولا ہاں اور اس وقت تم میرے مقرب ہو جاؤ گے۔ موسیٰ نے ان سے فرمایا (جب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہا کہ پہلے آپ ڈالیں گے......۲...... یا ہم ڈالیں تو اس کے بعد آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا) ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے (القوا امر کا صیغہ ان جادوگروں کو اپنا جادو پہلے دکھانے کی اجازت دینے کے لئے ہے تا کہ اس کے ذریعے حق کا اظہار ہو سکے) تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم! بیشک ہماری ہی جیت ہے، تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ نگلنے لگا (تـلـقـف بمعنی تبتلع میں ایک تا حذف ہے) ان کی بناوٹوں کو (یعنی انہوں نے فریب کاری اور ملمع سازی کر کے اپنی لاٹھیوں اور رسیوں کو چلتے پھرتے سانپوں میں تبدیل کر دیا تھا) اب سجدہ میں گرے۔ جادوگر بولے ہم ایمان لائے......۳......اس پر جو سارے جہان کا رب ہے جو موسیٰ اور ہارون......۴......کا رب ہے (اپنے اس علم کی وجہ سے کہ جو انہوں نے عصائے موسوی سے مشاہدہ کیا ہے وہ جادو کا کرشمہ نہیں ہو سکتا) فرعون بولا کیا تم ایمان لائے (ء انتـــم میں ایک قرأت دونوں ہمزوں کی تحقیق کے ساتھ ہے اور ایک قرأت دوسرے ہمزہ کو الف سے بدلنے کے ساتھ ہے) اس پر (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر) قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں، بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا (یعنی اس نے تمہیں تھوڑا سا جادو سکھایا اور پھر بقیہ جادو کے ساتھ تم پر غالب آگیا) تو اب جاننا چاہتے ہو (اس تکلیف کو جو میری طرف سے تمہیں پہنچے گی) مجھے قسم ہے! بیشک میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا (یعنی ہر ایک کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں) اور تم سب کو سولی دوں گا۔ وہ بولے کچھ نقصان نہیں (یعنی اس معاملے میں ہمیں کوئی نقصان نہیں) ہم اپنے رب کی طرف (اپنی موت کے بعد چاہے وہ جس صورت میں بھی ہو) پلٹنے والے ہیں (یعنی آخرت میں اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں) ہمیں طمع ہے (امید ہے) کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے......۵......اس پر کہ سب سے پہلے ایمان لائے (اپنے زمانہ میں)۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿قال للملا حوله ان هذا لسحر علیمo﴾

قـــال: قول، لام، جار، الـــمـلا: ذوالحال، حـــولـــه: ظرف متعلق بمحذوف حال، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر قول، ان هذا: حرف مشبہ واسم، لام: تاکیدیہ، سحر علیم: خبر ان، ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿یرید ان یخرجکم من ارضکم بسحرہ فماذا تامرونo﴾

یرید: فعل بافاعل، ان: مصدریہ، یخرجکم من ارضکم: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو، بسحرہ: ظرف لغو ثانی، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل "سحر" کیلئے صفت واقع ہے، ف: عاطفہ، ماذا: استفہامیہ مفعول بہ مقدم، تامرون: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قالوا ارجه واخاه وابعث فی المدائن حشرینo﴾

قـــالـوا: قول، ارجـــه: فعل امر بافاعل، "ہ" ضمیر معطوف علیہ، و: عاطفہ، اخـــاه: معطوف، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و: عاطفہ، ابعث: فعل امر بافاعل، فی المدائن: ظرف لغو، حشرین: "شرط" محذوف کیلئے صفت، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿یاتوک بکل سحار علیمo﴾



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

## رکوع نمبر: ۸

﴿واوحينا الى موسى﴾بَعدَ سِنِينَ اَقَامَهَا بَينَهُم يَدعُوهُم بِآيَاتِ اللهِ اِلَى الحقِّ فَلَم يَزِيدُوا اِلا عُتُوًّا﴿ان اسر بعبادى﴾بَنِى اِسرائِيلَ وَفِى قِراءَةٍ بِكَسرِ النُّونِ وَوَصلِ هَمزَةِ اَسرِ مِن سَرىٰ لُغَةٌ فِى اَسرىٰ اَى سِربِهِم لَيلًا الى البَحرِ﴿انكم متبعون (۵۲)﴾يَتبَعُكُم فِرعونُ وَجُنودُهُ فَيَلِجُونَ وَرائَكُمُ البَحرَ فَاُنجِيكُم وَاُغرِقُهُم ﴿فارسل فرعون﴾حِينَ اُخبِرَ بِسَيرِهِم﴿فى المدائن﴾قِيلَ كانَ لَهُ اَلفُ مَدِينَةٍ وَاِثنَا عَشرَةَ اَلفِ قَرِيَةٍ﴿حشرين (۵۳)﴾جَامِعِينَ الجَيشَ قَائِلًا﴿ان هولاء لشرذمة﴾طَائِفَةٌ﴿قليلون (۵۴)﴾قِيلَ كَانُوا سِتَّمِائَةِ اَلفٍ وَسَبعِينَ اَلفًا وَمُقَدَّمَةُ جَيشِهِ سَبعَمِائَةِ اَلفٍ فَقَلَّلَهُم بِالنَّظَرِ اِلَى كَثرَةِ جَيشِهِ﴿وانهم لنا لغائظون (۵۵)﴾فَاعِلُونَ مَا يُغِيظُنَا﴿ وانا لجميع حذرون (۵۶)﴾مُتَيَقِّظُونَ وَفِى قِراءَةٍ حَاذِرُونَ مُستَعِدُّونَ قَالَ تَعالىٰ﴿ فاخرجنهم ﴾اَى فِرعَونَ وَجُنُودَهُ مِن مِصرَ لِيَلحَقُوا موسىٰ وَ قَومَهُ﴿ من جنت﴾بَسَاتِينَ كَانَت جَانِبَيِ النِّيلِ ﴿ وعيون (۵۷)﴾اَنهَارٍ جَارِيَةٍ فِى الدُّورِ مِنَ النِّيلِ﴿ وكنوز﴾اَموَالٍ ظَاهِرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ وَسُمِّيَت كُنُوزًا لِاَنَّهُ لَم يُعطَ حَقُّ اللهِ تَعالىٰ مِنهَا﴿ ومقام كريم (۵۸)﴾مَجلِسٍ حَسَنٍ لِلاُمَرَاءِ وَالوُزَرَاءِ يَحِفُّهُ اَتبَاعُهُم ﴿كذلك ط﴾اَى اِخرَاجُنَا كَمَا وَصَفنَا﴿ واورثنها بنى اسرائيل (۵۹)﴾بَعدَ اِغرَاقِ فِرعَونَ وَقَومِهِ﴿فاتبعوهم ﴾لَحِقُوهُم ﴿ مشرقين (۶۰)﴾وَقتَ شُرُوقِ الشَّمسِ ﴿ فلما تراء الجمعن ﴾اَى رَاىٰ كُلٌّ مِنهُمَا الآخَرَ﴿ قال اصحب موسى انا لمدركون (۶۱)﴾يُدرِكُنَا جَمعُ فِرعَونَ وَلا طَاقَةَ لَنَا بِهِ﴿ قال﴾موسىٰ﴿ كلا ج﴾اَى لَن يُدرِكُونَا﴿ان معى ربى﴾بِنَصرِهِ ﴿ سيهدين (۶۲)﴾طَرِيقَ النَّجَاةِ قَالَ تَعالىٰ﴿ فاوحينا الى موسى ان اضرب بعصاك البحر ط﴾فَضَرَبَهُ﴿ فانفلق﴾اِنشَقَّ اِثنَى عَشَرَ فِرقًا﴿ فكان كل فرق كالطود العظيم (۶۳)﴾الجَبَلِ الضَّخمِ بَينَهُمَا مَسَالِكُ سَلَكُوهَا لَم يَبتَلَّ مِنهَا سَرجُ الرَّاكِبِ وَلا لِبدُهُ﴿ وازلفنا﴾قَرَّبنَا﴿ ثم ﴾هُنَالِكَ﴿ الاخرين (۶۴)﴾فِرعَونَ وَقَومَهُ حَتّىٰ سَلَكُوا مَسَالِكَهُم ﴿ وانجينا موسى ومن معه اجمعين (۶۵)﴾بِاِخرَاجِهِم مِنَ البَحرِ عَلىٰ هَيئَتِهِ المَذكُورَةِ﴿ ثم اغرقنا الاخرين (۶۶)﴾ فِرعَونَ وَقَومَهُ بِاِطبَاقِ البَحرِ عَلَيهِم لَمَّا تَمَّ دُخُولُهُمُ البَحرَ وَخُرُوجُ بَنِى اِسرَائِيلَ مِنهُ﴿ان فى ذلك ﴾اَى اِغرَاقِ فِرعَونَ وَقَومِهِ﴿لاية ط﴾عِبرَةً لِمَن بَعدَهُم﴿ وما كان اكثرهم مومنين (۶۷)﴾بِاللهِ لَم يُومِن مِنهُم غَيرَ آسِيَةَ اِمرَاَةِ فِرعَونَ وَحَزقِيلَ مُؤمِنُ آلِ فِرعَونَ وَمَريَمُ بِنتُ نَا موسى الَّتِى دَلَّت عَلىٰ عِظَامِ يُوسُفَ عليه السلامُ﴿وان ربك لهو العزيز﴾فَانتَقَمَ مِنَ الكَافِرِينَ بِاِغرَاقِهِم ﴿الرحيم (۶۸)﴾بِالمُؤمِنِينَ فَاَنجَاهُم مِنَ الغَرَقِ.

## ﴿ترجمہ﴾

اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی (کئی سال ان میں مقیم رہنے کے بعد کہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے حق کی جانب دعوت دیتے رہے لیکن اس سے ان کی سرکشی ہی میں مزید اضافہ ہوا) کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے نکل (یعنی بنی اسرائیل کو، ایک قراءت میں



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اَنْ اَسْرِ نون کے کسرہ اور اَسْرِ کے ہمزہ وصل کے ساتھ اَنِ اسْرِ ہے، اسرِ اصل میں سری یسری سے مشتق ہے جس کا معنی ہے کہ راتوں رات ان کو سمندر کی جانب لے جاؤ) بیشک تمہارا پیچھا ہونا ہے (یعنی فرعون اور اس کا لشکر تمہارا پیچھا کرے گا، پس وہ تمہارے پیچھے سمندر پر آملیں گے تو میں تمہیں نجات دے کر ان کو غرق کردوں گا) اب فرعون نے بھیجے (جب اس کو ان کے چلے جانے کی خبر ہوئی) شہروں میں (ایک قول کے مطابق اس کے شہروں کی تعداد ایک ہزار اور دیہاتوں کی تعداد بارہ ہزار تھی) جمع کرنے والے (حشرین بمعنی جامعین ہے یعنی یہ کہتے ہوئے لشکر کٹھا کرنے والے) کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں (شرذمة ......١ بمعنی طائفة ہے، منقول ہے کہ فرعون کے لشکر کی تعداد چھ لاکھ اور ستر ہزار تھی جبکہ مقدمۃ الجیش صرف سات لاکھ افراد پر مشتمل تھا، اپنے لشکر کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے بنی اسرائیل کی تعداد کو تھوڑا گمان کیا) اور بیشک ہم سب کا دل جلاتے ہیں (یعنی ایسے کام کرتے ہیں جو ہمیں غضب ناک کردیتے ہیں) اور بیشک ہم سب چوکنے ہیں (یعنی غافل نہیں بلکہ بیدار مغز ہیں، ایک قرأت میں حذرون ......٢ کی بجائے حاذرون ہے یعنی تیار اور چاک وچوبند ہے، پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تو ہم نے انہیں باہر نکالا (یعنی فرعون اور اس کے لشکر کو شہر سے، تاکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کو جا پکڑیں) باغوں (سے، جو کہ دریائے نیل کے دونوں جانب تھے) اور چشموں (سے، یعنی ان نہروں سے جو دریائے نیل سے ان کے گھروں میں جاری تھیں) اور خزانوں (سے، یعنی ان کے ظاہری اموال اور سونا و چاندی سے، اسے کنوز کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان خزانوں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کیا گیا تھا) اور عمدہ مکانوں سے (یعنی اچھی محفل سے کہ جہاں امراء و وزراء کی محفلیں سجتی تھیں ......٣) ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی ہم نے ان کو اسی طرح نکالا جیسا کہ بیان کیا ہے) اور ان کا وارث کردیا بنی اسرائیل کو (یعنی فرعون اور اس کی قوم کے غرق ہونے کے بعد) تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا (یعنی انہیں جالے) دن نکلے (طلوعِ شمس کے وقت) پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا (یعنی جب ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھ لیا تو) موسیٰ والوں نے کہا ہم کو انہوں نے آلیا (یعنی ہمیں فرعون کے لشکر نے پکڑ لیا ہے اب ہمارے پاس اس سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں) موسیٰ نے فرمایا یوں نہیں (یعنی وہ ہمیں ہرگز نہ پکڑ سکیں گے) بیشک میرا رب (یعنی اس کی مدد) میرے ساتھ ہے، وہ مجھے اب راہ دیتا ہے (یعنی نجات کا راستہ) تو (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار (پس اس نے مارا) تو جبھی دریا پھٹ گیا (بارہ حصوں میں ......٤) تو ہر حصہ ہوگیا جیسے بڑا پہاڑ (الطود العظیم بمعنی الجبل الضخم ہے، یعنی ایک ایسا بڑا پہاڑ کہ جس کے درمیان راستے تھے اور وہ اس میں اس حال میں چلتے رہے کہ نہ تو کسی سوار کی زین تر ہوئی اور نہ ہی نمدہ گیلا ہوا) اور وہاں (ثم بمعنی ھناک ہے) قریب لائے (ازلفنا بمعنی قربنا ہے) ہم دوسروں کو (فرعون اور اس کی قوم کو، یہاں تک کہ وہ بھی ان راستوں پر چلیں) اور ہم نے بچالیا موسیٰ اور اس کے سب ساتھ والوں کو (اس دریا سے بحفاظت نکال کر) پھر دوسروں کو ڈبو دیا (یعنی فرعون اور اس کی قوم کو، ان پر دریا کے ملانے کی وجہ سے کہ جب وہ سب دریا میں داخل ہو گئے اور بنی اسرائیل نکل گئے) بیشک اس میں (یعنی فرعون اور اس کی قوم کے غرق ہونے میں) ضرور نشانی ہے ......٥ (بعد والوں کے لئے عبرت ہے) اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے (یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے نہ تھے، سوائے فرعون کی بیوی حضرت بی بی آسیہ، حضرت حزقیل کہ جنہیں آلِ فرعون کا مؤمن بھی کہا جاتا ہے اور مریم بنت ناقوس کے کہ جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی لحدِ اقدس کا نشان بتایا تھا) اور بیشک تمہارا رب وہی عزت والا (ہے کہ جس نے کافروں کو غرق کرکے ان سے انتقام لیا اور) مہربان ہے (مؤمنین پر کہ انہیں غرق ہونے سے نجات دی)۔

## ﴿ترکیب﴾



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی ضمانت لینے کے بعد انہیں اس بارے میں آگاہ کیا، حضرت یوسف علیہ السلام دریائے نیل کے اردگرد کہیں دفن فرماتے، پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبر مبارک کھود کر حضرت یوسف علیہ السلام کے لاشے مبارک کو لیا اور شام کی جانب روانہ ہوئے۔(الصاوی، ج٤، ص٢٣٠ وغیرہ)

## رکوع نمبر: ٩

﴿واتل علیهم﴾ای کُفَّارُ مکةَ ﴿نبا﴾خَبَرَ﴿ابراهیم(٦٩)﴾وَيُبْدَلُ مِنهُ﴿اذ قال لابیه وقومه ما
تعبدون(٧٠)قالوا نعبد اصناما﴾صَرَّحُوا بِالفِعلِ لِيَعْطِفُوا علیهِ ﴿فنظل لها عکفین(٧١)﴾ای نُقِیمُ نَهارا
علی عِبادَتِهَا زَادُوهُ فِی الجَوابِ اِفْتِخَارا بِهٖ﴿قال هل یسمعونکم اذ﴾حِینَ﴿ تدعون(٧٢) او ینفعونکم
﴾اِنْ عَبَدْتُمُوهُمْ ﴿ او یضرون(٧٣)﴾ کَم اِن لَم تَعبُدُوهُمْ﴿قالوا بل وجدنا اباء نا کذلک یفعلون
(٧٤)﴾ای مِثْلَ فِعلِنا﴿قال افرء یتم ما کنتم تعبدون(٧٥) انتم واباؤکم الاقدمون(٧٦)ط فانهم عدو لی
﴾لا اَعْبُدُهم﴿الا﴾لکِنْ﴿ رب العلمین (٧٧)﴾فَاِنِّی اَعْبُدُهٗ﴿الذی خلقنی فهو یهدین(٧٨)﴾اِلی الدِّیْنِ﴿
والذی هو یطعمنی ویسقین(٧٩) واذا مرضت فهو یشفین(٨٠)والذی یمیتنی ثم یحیین(٨١)والذی اطمع
﴾اَرجُوا﴿ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین(٨٢)﴾اَیِ الجَزاءِ﴿رب هب لی حکما﴾عِلْمًا﴿ والحقنی
بالصلحین(٨٣)﴾اَیِ النَّبِیِّینَ﴿واجعل لی لسان صدقٍ﴾ثَنَاءً حَسَنًا﴿ فی الاخرین(٨٤)﴾الَّذِینَ یَاْتُونَ
بَعدِیْ اِلی یومِ القِیمةِ﴿ واجعلنی من ورثة جنة النعیم(٨٥)لا﴾ای مِمَّنْ یُعطَاهَا﴿واغفر لابی انه کان من
الضالین(٨٦)لا﴾بِاَن تَتُوبَ علیهِ فَتَغفِرَلَهٗ وَهٰذا قَبلَ اَنْ یَّتَبَیَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوُّاللهِ کَما ذُکِرَ فی سُورةِ بَراءَةِ﴿ولا
تخزنی﴾تُفْضَحنِی ﴿یوم یبعثون(٨٧)﴾ای النَّاسُ قَالَ تعالی فِیهِ﴿یوم لا ینفع مال ولا بنون(٨٨)﴾اَحَدًا﴿
الا﴾لکِنْ﴿ من اتی الله بقلب سلیم(٨٩)﴾مِنَ الشِّرکِ والنِّفاقِ وَهُوَ قَلبُ المُومِنِ فَاِنَّهٗ یَنفَعُهٗ ذٰلِکَ
﴿وازلفت الجنة﴾قُرِّبَتْ﴿للمتقین(٩٠)﴾فَیَرَونَهَا﴿وبرزت الجحیم﴾اُظْهِرَتْ﴿ للغوین
(٩١)﴾الْکَافِرِینَ﴿ وقیل لهم اینما کنتم تعبدون(٩٢)من دون الله﴾ای غَیرِهٖ مِنَ الْاَصْنَامِ﴿ هل
ینصرونکم﴾بِدَفعِ العَذابِ عَنکُم﴿ او ینتصرون(٩٣)﴾بِدَفْعِهٖ عَنْ اَنْفُسِهِم لَا﴿ فکبکبوا﴾اُلْقُوا﴿ فیها
هم الغاون(٩٤) وجنود ابلیس﴾اَتْبَاعُهٗ وَمَنْ اَطَاعَهٗ مِن الجِنِّ والانسِ﴿اجمعون(٩٥)قالوا﴾ای الغَاوُنَ﴿
وهم فیها یختصمون(٩٦)﴾مَعَ مَعْبُودِیْهِم﴿تالله ان﴾مُخَفَّفَةٌ مِنَ الثَّقِیْلَةِ وَاِسمُهَا مَحذُوفٌ ای اِنَّهٗ﴿کنا
لفی ضلل مبین(٩٧)﴾بَیِّنٍ﴿ اذ﴾حیثُ﴿نسویکم برب العلمین(٩٨)﴾فِی العِبادَةِ﴿ وما اضلنا﴾عَنِ
الهُدٰی ﴿الا المجرمون(٩٩)﴾اَیِ الشَّیَاطِینُ اَو اَوَّلُونَ الَّذِینَ اِقْتَدَیْنَا بِهِمْ﴿ فما لنا من شافعین
(١٠٠)﴾ کَما لِلْمومِنِینَ مِنَ المَلائِکَةِ والنَّبِیِّیْنَ وَالمُومِنِینَ﴿ولا صدیق حمیم(١٠١)﴾ای یَهِمُّهٗ اَمرُنا﴿ فلو
ان لنا کرة﴾رَجْعَةً الی الدُّنیا﴿ فنکون من المومنین(١٠٢)﴾لَوْهٰنَا لِلتَّمَنِّی وَنَکُون جَوابُهٗ﴿ان فی ذلک
﴾المَذْکُورِ مِنَ قِصَّةِ اِبْرَاهِیمَ وَقَومِهٖ﴿لاٰیة ط وما کان اکثرهم مومنین(١٠٣)وان ربک لهو العزیز
الرحیم(١٠٤)﴾۔



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

## ﴿ترجمہ﴾

اوران پر پڑھو (یعنی کفار مکہ پر) خبر ابراہیم ......۱......کی (اذ قال لابیہ بدل ہے ابراھیم سے) جب اس نے اپنے باپ ......۲......اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو؟ بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں (یعنی انہوں نے اپنے اس فعل کو صراحتا اس لئے بیان کیا تا کہ وہ مابعد قول یعنی فنظل لھا عاکفین کا اس پر عطف کرسکیں) پھران کے سامنے آسن مارے رہتے ہیں (یعنی سارا دن ان کی عبادت پر قائم رہتے ہیں، انہوں نے یہ قول جواب میں زیادتی کرتے ہوئے بطور فخر کہا تھا) فرمایا کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم پکارو (اذ ظرفیہ بمعنی حین ہے) یا تمہارا کرتے ہیں کچھ بھلا (اگر تم ان کی عبادت کرو اور) برا (اگر تم ان کی عبادت نہ کرو) بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا (جس طرح ہم کرتے ہیں) فرمایا تو کیا تم دیکھتے ہو یہ جنہیں پوج رہے ہو، تم اور تمہارے اگلے باپ دادا، بیشک وہ سب میرے دشمن ہیں (میں ان کی عبادت نہیں کروں گا......۳......) مگر پروردگار عالم (کی، یعنی میں تو صرف اسی کی عبادت کروں گا کہ) وہ جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے راہ دے گا (دین حق کی جانب جانے والی) اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے، اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا......۴......اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے (اطمع بمعنی ارجو ہے) کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا......۵......(یعنی حساب وجزاء کے دن) اے میرے رب! مجھے حکم (یعنی علم) عطا کر اور مجھے ان سے ملا دے جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں (یعنی انبیاء کرام علیہم السلام) اور میری سچی ناموری رکھ (یعنی اچھی تعریف) پچھلوں میں (جو کہ میرے بعد قیامت تک آئیں گے) اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں (یعنی ان لوگوں میں سے جو ان باغات کے مستحق ہیں) اور میرے باپ کو بخش دے بیشک وہ گمراہ (ہے اس طرح کہ تو اسے توبہ کی توفیق عطا فرما دے، یہ دعا اس وقت تھی جب اس کی اللہ تعالی سے دشمنی ظاہر نہ ہوئی تھی جیسا کہ سورہ توبہ میں ذکر ہو چکا ہے) اور مجھے رسوا (یعنی شرمسار) نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے (یعنی تمام لوگ، جس دن کے متعلق اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ) جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے (کسی ایک کے بھی) مگر (الا بمعنی لکن ہے) وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر......۶......(شرک ونفاق سے پاک اور اس سے مراد مؤمن کا دل ہے کہ اس دن وہ صرف اسے ہی نفع دے گا) اور قریب لائی جائے گی (اُزلِفَت بمعنی قُرِّبَت ہے) جنت پرہیزگاروں کے لیے (پس وہ اس کو دیکھیں گے) اور ظاہر کی جائے گی (بُرِّزَت بمعنی اُظهِرَت ہے) دوزخ گمراہوں (یعنی کفار) کے لئے، اور ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے؟ اللہ کے سوا (یعنی بُت) کیا وہ تمہاری مدد کریں گے؟ (کہ تم سے عذاب دور کر دیں) یا بدلہ لیں گے؟ (کہ اپنا بچاؤ ہی کرلیں، وہ ہرگز ایسا نہ کرسکیں گے) تو اوندھا دیے گئے (کُبکِبُوا بمعنی اُلقُوا ہے یعنی ڈال دیئے گئے) جہنم میں وہ اور سب گمراہ، اور ابلیس کے لشکر (یعنی اس کے پیروکار اور جن وانس میں سے ہر وہ کہ جس نے اس کی پیروی واتباع کی ہوگی......۷......) سارے۔ کہیں گے (گمراہ وسرکش لوگ) اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوں گے (اپنے معبودوں کے ساتھ) خدا کی قسم! بیشک (انْ مخففه من الثقیله ہے اور اس کا اسم محذوف ہے یعنی انّهٗ تھا) ہم کھلی گمراہی میں تھے (مُبِین بمعنی بَیّن ہے) جبکہ (یعنی اس طرح کہ) انہیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے (عبادت میں) اور ہمیں نہ بہکایا (ہدایت سے) مگر مجرموں نے (یعنی شیاطین نے یا پھر ہمارے پہلے پیشواؤں نے کہ جن کی ہم نے اقتداء کی) تو اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں (جس طرح کہ ایمان والوں کے سفارشی ہیں یعنی فرشتے، نبی اور مؤمنین) اور نہ کوئی غم خوار دوست (کہ جس کو ہماری حالت غمزدہ ہی کر دے) تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا (یعنی دنیا کی طرف لوٹنا ہوتا) کہ ہم مسلمان ہو جاتے......۸......(لو یہاں تمنی کے لئے ہے اور نکون اس کا جواب ہے) بیشک اس میں (حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کے قصہ میں) ضرور نشانی ہے، اور ان



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں بہت ایمان والے نہ تھے، اور بیشک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿واتل علیھم نبا ابرھیم اذ قال لابیہ وقومہ ما تعبدون٥﴾

و: عاطفہ، اتل علیھم: فعل امر با فاعل وظرف لغو، نبا ابرھیم: مبدل منہ، اذ: مضاف، قال لابیہ وقومہ: قول، ما: استفہامیہ مفعول مقدم، تعبدون: فعل با فاعل، ملکر جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر مضاف الیہ، ملکر بدل، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قالوا نعبد اصناما فنظل لھا عکفین٥﴾

قالوا: قول، نعبد: فعل با فاعل، اصناما: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، ف: عاطفہ، نظل: فعل ناقص با اسم، لھا عکفین: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قال ھل یسمعونکم اذ تدعون٥ او ینفعونکم او یضرون٥﴾

قال: قول، ھل: حرف استفہام، یسمعونکم: فعل با فاعل ومفعول، اذ: مضاف، تدعون: جملہ فعلیہ مضاف الیہ، ملکر ظرف ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، او: عاطفہ، ینفعونکم: جملہ فعلیہ معطوف، او: عاطفہ، یضرون: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قالوا بل وجدنا اباء نا کذلک یفعلون٥﴾

قالوا: قول، بل: عاطفہ، وجدنا: فعل با فاعل، اباء نا: مفعول اول، کذلک: ظرف مستقر "فعلا" مصدر محذوف کیلئے مفعول مطلق مقدم، یفعلون: فعل با فاعل، ملکر جملہ فعلیہ مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قال افرء یتم ما کنتم تعبدون٥ انتم واباؤکم الاقدمون٥﴾

قال: قول، ھمزہ: حرف استفہام، ف: عاطفہ، رأ یتم: بمعنی اخبرونی، فعل با فاعل ومفعول، ما: موصولہ، کنتم: فعل ناقص با اسم، تعبدون: فعل وواؤ ضمیر مؤکد، انتم: تاکید ملکر معطوف علیہ، واباؤکم الاقدمون: مرکب توصیفی معطوف، ملکر فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فانھم عدولی الا رب العلمین٥﴾

ف: عاطفہ تعلیلیہ، انھم: حرف مشبہ "ھم" مستثنی منہ، الا: حرف استثناء، رب العلمین: مستثنی، ملکر اسم، عدولی: شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿الذی خلقنی فھو یھدین٥﴾

الذی: موصول، خلقنی: جملہ فعلیہ صلہ ملکر مبتدا محذوف "ھذا" کیلئے خبر، ملکر جملہ اسمیہ، ف: مستانفہ، ھو: مبتدا، یھدین: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿والذی ھو یطعمنی ویسقین٥ واذا مرضت فھو یشفین٥﴾

و: عاطفہ، الذی: موصول، ھو: مبتدا، یطعمنی: جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، یسقین: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، ملکر ماقبل "الذی خلقنی" پر معطوف ہے، و: عاطفہ: اذا: ظرفیہ شرطیہ مفعول فیہ مقدم، مرضت: فعل با فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ف: جزائیہ، ھو: مبتدا، یشفین: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿والذی یمیتنی ثم یحیین٥﴾

و: عاطفہ، الذی: موصول، یمیتنی: جملہ فعلیہ معطوف علیہ، ثم: عاطفہ، یحیین: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر ماقبل "الذی



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فطلب المومن: کیونکہ مومن مال کو خیر کے امور میں خرچ کر کے نفع اٹھاتا ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کی دعا سے فائدہ اٹھاتا ہے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے: "جب ابن آدم مرجاتا ہے تو سوائے تین اعمال کے اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: (۱)......صدقہ جاریہ، (۲)......نفع بخش علم، (۳)......نیک اولاد۔

ای القوا: یعنی دوسری مرتبہ، اس لئے "الکبکبة" "الکب" کی تکرار کے لئے لائے ہیں، مراد چہرے کے بل ڈال دینا ہے، جیسا کہ آگ میں ڈال دینا، اور دوبارہ آگ میں ڈال دینے سے مراد یہ ہے کہ آگ کی تہہ میں کسی کو گاڑ دینا کہ وہیں استقرار پکڑ جائے۔

او اولونا: سے مراد یہ ہے کہ وہ ہم پر سبقت کرنے والے ہیں۔

من الملائکة والنبیین: کثیر مومنین کی شفاعت ہوگی، جیسا کہ حدیث میں ہے: "قیامت کے دن ہر مومن کی شفاعت ہوگی"۔

بتکذیبهم له: اس ایک اعتراض کا جواب دینا مقصود ہے، اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ قوم نے فقط حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا لہٰذا واحد کا صیغہ استعمال ہونا چاہیے لیکن جمع کا صیغہ استعمال ہوا، اس کی کیا وجہ ہے؟ میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ جس طرح انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی، (ان کی ذریت) باقی حضرات انبیائے کرام کی تکذیب کرے گی، پس حقیقت پر محمول کرتے ہوئے جمع کا صیغہ لائے ہیں۔ وتانیث الفعل: سے مراد مسند الیہ ہوتا ہے۔ (الصاوی، ج۴، ص ۲۳۳ وغیرہ)

رکوع نمبر: ۱۰

﴿ کذبت قوم نوح ن المرسلین (۱۰۵) ﴾بتکذیبهم له لِاشْتِراکِهِمْ فِی الْمَجِیءِ بِالتَّوحِیدِ اَو لِاَنَّهُ لِطُولِ لُبْثِهِ فِیهِم کَاَنَّهُ رُسُلٌ وَتَانِیثُ قَومٌ بِاعْتِبَارِ مَعنَاهُ وَتَذْکِیرُهُ بِاعْتِبَارِ لَفْظِهِ ﴿ اذ قال لهم اخوهم ﴾نَسَبًا﴿ نوح الا تتقون (۱۰۶) ﴾اللهَ﴿انی لکم رسول امین (۱۰۷) ﴾عَلٰی تَبْلِیغِ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ﴿ فاتقوا الله واطیعون (۱۰۸) ﴾فِیمَا آمُرُکُم بِهِ مِنْ تَوحِیدِ اللهِ وَطَاعَتِهِ﴿ وما اسئلکم علیه ﴾عَلٰی تَبْلِیغِهِ﴿ من اجر ط ان ﴾مَا﴿ اجری ﴾اَیْ ثَوَابِی﴿ الا علی رب العلمین (۱۰۹) فاتقوا الله واطیعون (۱۱۰) ﴾کَرَّرَهُ تَاکِیدًا﴿ قالوا انومن ﴾نُصَدِّقُ﴿ لک ﴾لِقَولِکَ﴿ واتبعک ﴾وَفِی قِرَائَةٍ واَتْبَاعُکَ جَمْعُ تَابِعٍ مُبْتَدَاٌ﴿ الارذلون (۱۱۱) ﴾السُّفْلَةُ کَالحَاکَةِ وَالْاَسَاکِفَةِ﴿ قال وما علمی ﴾اَیْ عِلْمُ لِیْ﴿ بما کانوا یعملون (۱۱۲) ان ﴾مَا﴿ حسابهم الا علی ربی ﴾فَیُجَازِیْهِمْ﴿ لو تشعرون (۱۱۳) ﴾تَعلَمُونَ ذٰلِکَ مَا عَبْتُمُوهُمْ﴿ وما انا بطارد المومنین (۱۱۴) ج ان ﴾مَا﴿ انا الا نذیر مبین ط (۱۱۵) ﴾بَیِّنُ الْاِنْذَارِ﴿ قالوا لئن لم تنته ینوح ﴾عَمَّا تَقُولُ لَنَا﴿ لتکونن من المرجومین ط (۱۱۶) ﴾بِالْحِجَارَةِ اَو بِالشَّتْمِ﴿ قال ﴾نُوحُ﴿ رب ان قومی کذبون صلے (۱۱۷) فافتح بینی وبینهم فتحا ﴾اَیْ اُحْکُمْ﴿ ونجنی ومن معی من المومنین (۱۱۸) ﴾قال تعالٰی﴿ فانجینه ومن معه فی الفلک المشحون (۱۱۹) ﴾المَملُوءِ مِنَ النَّاسِ وَالحَیَوانِ وَالطَّیْرِ﴿ ثم اغرقنا بعد ﴾اَیْ بَعْدَ اِنْجَائِهِمْ﴿ البقین ط (۱۲۰) ﴾مِنْ قَومِهِ﴿ ان فی ذلک لاٰیة ط وما کان اکثرهم مومنین (۱۲۱) وان ربک لهو العزیز الرحیم (۱۲۲) ﴾.

﴿ترجمہ﴾



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نوح ......۱...... کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا (اس لئے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلانا تمام کو جھٹلانا ہے، کیونکہ توحید کا پیغام لانے میں سب شریک ہیں یا اس لئے کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں کافی عرصہ ٹھہرے رہے گویا کہ انہوں نے بہت سے رسول دیکھے، قوم کا مؤنث ذکر کرنا معنی کے اعتبار سے ہے اور اس کا ذکر کرنا لفظ کے اعتبار سے ہے) جبکہ ان سے ان کے ہم قوم (یہاں اخوھم ......۲...... سے مراد ان کا نسبی بھائی یعنی ہم قوم ہے) نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں؟ (اللہ تعالیٰ سے) بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں (اس پیغام کے پہنچانے پر کہ جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے) تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو (ان کاموں میں کہ جن کا میں تمہیں حکم دوں یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی اطاعت کرنے کا) اور میں اس پر (یعنی اپنی تبلیغ پر) تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا......۳...... میرا اجر (یعنی ثواب) تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں (یعنی ہم تیری بات کی تصدیق کریں) اور تمہارے ساتھ (اتبعک ایک قرأت میں اتباعک ہے، جو تابع کی جمع ہے اور مبتدا واقع ہو رہا ہے) کمینے ہوئے ہیں ......۴...... (الارذلون سے مراد السفلۃ یعنی گھٹیا و کم حیثیت لوگ ہیں جیسا کہ جولاہے اور موچی) فرمایا مجھے کیا خبر (یعنی مجھے کیا علم کہ) ان کے کام کیا ہیں۔ ان کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے (کہ وہی ان کو بدلہ دے گا) اگر تمہیں حس ہو (یعنی اس بات کو جانتے ہوتے تو تم ان پر عیب نہ لگاتے) اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں، میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا (یعنی واضح خطرات سے آگاہ کرنے والا) بولے اے نوح! اگر تم باز نہ آئے (اپنی ان باتوں سے جو تم ہمیں کہتے ہو) تو ضرور سنگسار کیے جاؤ گے (پتھروں کے ساتھ یا سب وشتم کے ساتھ) عرض کی (حضرت نوح علیہ السلام نے) اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلایا، تو مجھ میں اور ان میں پورا فیصلہ کر دے (افتح بمعنی احکم ہے) اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دے۔ (پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تو ہم نے بچا لیا اسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں ......۵...... (یعنی جو لوگوں، حیوانوں اور پرندوں سے بھری ہوئی تھی) پھر اس کے بعد ہم نے ڈبو دیا (یعنی انہیں نجات دینے کے بعد) باقیوں کو (یعنی ان کی قوم کے باقی ماندہ لوگوں کو) بیشک اس میں ضرور نشانی ہے، اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿کذبت قوم نوح المرسلین اذ قال لھم اخوھم نوح الا تتقون﴾

کذبت: فعل، قوم نوح: فاعل، المرسلین: مفعول، اذ: مضاف، قال لھم: فعل وظرف لغو، اخوھم: مبدل، منہ، نوح: بدل، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قول، ھمزہ: حرف استفہام، لا تتقون: فعل نفی با فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ ہوکر مضاف الیہ، ملکر ظرف، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿انی لکم رسول امین ○ فاتقوا اللہ واطیعون○﴾

انی: حرف مشبہ واسم، لکم: ظرف لغو مقدم، رسول: مصدر با ھو ضمیر نائب الفاعل ملکر شبہ جملہ ہوکر موصوف، امین: صفت، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ، ف: فصیحیہ، اتقوا اللہ: فعل امر با فاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، اطیعون: فعل امر با فاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر شرط محذوف "اذا کان الامر کذلک" کی جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العلمین○﴾

و: عاطفہ، ما اسئلکم: فعل نفی با فاعل ومفعول، علیہ: ظرف مستقر حال مقدم، من: زائد، اجر: ذوالحال ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ، ان: نافیہ، اجری: مبتدا، الا: اداۃ حصر، علی رب العلمین: ظرف مستقر خبر ملکر جملہ اسمیہ۔



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بچپن میں مرجائے یا مشرکین کے بچے انتقال کر جائیں، تو وہ سید عالم ﷺ کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔

(الصاوی، ج٤، ص٢٣٦ وغیرہ)

## رکوع نمبر: ۱۱

﴿ کذبت عاد ن المرسلین صلے ج (۱۲۳) اذ قال لهم اخوهم هود الا تتقون (۱۲۴) انی لکم رسول امین (۱۲۵) فاتقوا الله واطیعون (۱۲۶) وما اسئلکم علیه من اجر ج ان اجری الا علی رب العلمین ط (۱۲۷) اتبنون بکل ریع ﴾مَكَانٍ مُرتَفِعٍ﴿ ایة ﴾بِنَاءً علمًا لِلْمَارَّةِ﴿ تعبثون (۱۲۸) ﴾بِمَنْ يَمُرُّ بِكُمْ وَتَسخَرُونَ مِنهُمْ والجُملَةُ حَالٌ مِنْ ضَمِيرِ تَبْنُونَ﴿ وتتخذون مصانع ﴾لِلْمَاءِ تَحتَ الارضِ﴿ لعلکم ﴾كَأَنَّكُمْ﴿ تخلدون (۱۲۹) ﴾فِيهَا لَا تَمُوتُونَ﴿ واذا بطشتم ﴾بِضَربٍ او قَتلٍ﴿ بطشتم جبارين (۱۳۰) ﴾مِنْ غَيرِ رَأْفَةٍ﴿ فاتقوا الله ﴾فِي ذٰلِكَ﴿ واطیعون (۱۳۱) ﴾فيما أمَرتُكُمْ بِهِ﴿ واتقوا الذی امدکم ﴾انعمَ عليكُمْ﴿ بما تعلمون (۱۳۲) امدکم بانعام وبنین (۱۳۳) وجنت ﴾بَساتينٍ﴿ وعیون (۱۳۴) ﴾أنهارٍ﴿ انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم (۱۳۵) ﴾فِي الدُّنيَا وَالْأخِرَةِ إنْ عَصَيْتُمُونِي﴿ قالوا سواء علینا ﴾مُستَوٍ عِندَنَا﴿ اوعظت ام لم تکن من الواعظین (۱۳۶) ﴾اصلًا أي لَا نَرعَوِي لِوَعظِكَ﴿ ان ﴾ما﴿ هذا ﴾الذي خَوَّفْتَنَا بِهِ﴿ الا خلق الاولين (۱۳۷) ﴾إختِلَاقُهُمْ وَكَذِبُهُمْ وَفِي قِرَاءَةٍ بِضَمِّ الخَاءِ واللَّامِ أي مَا هٰذَا الَّذِي نَحنُ عَلَيهِ مِنْ أنْ لَا بَعثَ إلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ أي طَبِيعَتُهُمْ وَعَادَتُهُمْ﴿ وما نحن بمعذبين (۱۳۸) فکذبوه ﴾بِالعَذَابِ﴿ فاهلکنهم ط ﴾فِي الدُّنيَا بِالرِّيحِ﴿ ان فی ذلک لاية ط وما کان اکثرهم مومنین (۱۳۹) وان ربک لهو العزیز الرحیم (۱۴۰)﴾۔

## ﴿ترجمہ﴾

عاد......۱......نے رسولوں کو جھٹلایا، جبکہ ان سے ان کے ہم قوم ہود......۲......نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں، بیشک میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں، تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو، اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب، کیا بناتے ہو ہر بلندی پر (ریع بمعنی مکان مرتفع ہے یعنی بلند جگہ) ایک نشان (یعنی گزرنے والوں کے لئے بطورِ علامت ایک عمارت) راہ گیروں سے ہنسنے کو (یعنی جو بھی تمہارے پاس سے گزرے اس کا مذاق اڑاتے ہو، تعبثون جملہ فعلیہ تبنون کی ضمیر سے حال واقع ہو رہا ہے) اور چنتے ہو مضبوط محل......۳......(زیرِ زمین پانی کے) اس امید پر (گویا کہ) کہ تم ہمیشہ رہو گے (ان میں کہ تمہیں موت ہی نہیں آئے گی) اور جب کسی پر گرفت کرتے ہو (مارنے یا قتل کرنے کے ساتھ) تو بڑی بیدردی سے گرفت کرتے ہو......۴......(نرمی کئے بغیر) تو اللہ سے ڈرو (اس معاملے میں) اور میرا حکم مانو (جو میں تمہیں دوں) اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری مدد کی (یعنی تم پر انعام فرمایا) ان چیزوں سے کہ تمہیں معلوم ہیں، تمہاری مدد کی چوپایوں اور بیٹوں، اور باغوں اور چشموں (یعنی نہروں) سے، بیشک مجھے تم پر ڈر ہے ایک بڑے دن کے عذاب کا (دنیا اور آخرت میں اگر تم نے میری بات نہ مانی) بولے ہمیں برابر ہے (سواء علینا بمعنی مُستوٍ عندنا ہے یعنی ہمارے نزدیک برابر ہے) چاہے تم نصیحت کرو یا ناصحوں میں نہ ہو (قطعی طور پر ہمیں آپ کی نصیحت



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کی کوئی پرواہ نہیں) یہ تو نہیں (جس کے ذریعے آپ ہمیں ڈرا رہے ہیں) مگر وہی اگلوں کی ریت (یعنی ان کی من گھڑت کہانیاں اور ان کی جھوٹی باتیں، ایک قرأت میں خلق خا اور لام کے ضمہ کے ساتھ ہے، اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ ہم جس عقیدے پر ہیں وہ یہ ہے کہ ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا سوائے ان باتوں کے جو پہلے لوگوں کی طبیعت اور ان کی عادت ہے) اور ہمیں عذاب ہونا نہیں۔ تو انہوں نے اسے جھٹلایا (یعنی عذاب کو) تو ہم نے انہیں ہلاک کیا (دنیا میں آندھی کے ساتھ......۵......) بیشک اس میں ضرور نشانی ہے، اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے، اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿کذبت عاد المرسلین ہ اذ قال لھم اخوھم ھود الا تتقون ہ﴾

کذبت عاد المرسلین: فعل و فاعل مفعول، اذ: مضاف، قال لھم: فعل و ظرف لغو، اخوھم: مبدل منہ، ھود: بدل، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر قول، الا تتقون: جملہ فعلیہ مقولہ ملکر جملہ قولیہ مضاف الیہ، ملکر ظرف، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿انی لکم رسول امین ہ فاتقوا اللہ واطیعون ہ﴾

انی: حرف مشبہ و اسم، لکم: ظرف مستقر حال مقدم، رسول امین: مرکب توصیفی ذوالحال، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ، فاتقوا اللہ واطیعون: اس آیت کی ترکیب آیت نمبر ۱۰۸ میں گزری۔

﴿وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العلمین ہ﴾.

اسکی ترکیب ماقبل آیت نمبر ۱۰۹، میں گزری۔

﴿اتبنون بکل ریع ایۃ تعبثون ہ وتتخذون مصانع لعلکم تخلدون ہ﴾.

ھمزہ: حرف استفہام، تبنون: فعل واؤ ضمیر ذوالحال، تعبثون: جملہ فعلیہ حال، ملکر فاعل، بکل ریع: ظرف لغو، ایۃ: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، تتخذون: فعل واؤ ضمیر ذوالحال، لعلکم تخلدون: جملہ اسمیہ حال، ملکر فاعل، مصانع: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جملہ فعلیہ معطوف۔

﴿واذا بطشتم بطشتم جبارین ہ فاتقوا اللہ واطیعون ہ﴾

و: عاطفہ، اذا: ظرفیہ شرطیہ مفعول فیہ مقدم، بطشتم: فعل با فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، بطشتم: فعل، تم: ضمیر ذوالحال، جبارین: حال، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ جزا، ملکر جملہ شرطیہ، فاتقوا اللہ واطیعون: اسکی ترکیب ماقبل آیت نمبر: ۱۰۸، میں گزری۔

﴿واتقوا الذی امدکم بما تعلمون ہ امدکم بانعام وبنین ہ وجنت وعیون ہ﴾

و: عاطفہ، اتقوا: فعل امر با فاعل، الذی: موصول، امدکم: فعل با فاعل و مفعول، بما تعلمون: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مبدل منہ، امدکم: فعل با فاعل و مفعول، ب: جار انعام: معطوف علیہ، و: عاطفہ، بنین: معطوف اول، و: عاطفہ، جنت: معطوف ثانی، و عیون: معطوف ثالث، ملکر مجرور ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ بدل ملکر صلہ، ملکر مفعول ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم ہ﴾.

انی: حرف مشبہ و اسم، اخاف علیکم: فعل با فاعل و ظرف لغو، عذاب یوم عظیم: مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قالوا سواء علینا اوعظت ام لم تکن من الواعظین ہ﴾



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فی ذلک: یعنی ماقبل مذکور تینوں امور (بلند عمارتیں، تہہ خانے بنانا اور لوگوں کو ظلم وزیادتی سے مارنا) کا بیان ہے۔
ای لا نرعوی لوعظک: یعنی ہم آپ علیہ السلام کے وعظ ونصیحت کی وجہ سے باز نہ رہیں گے اور نہ ہی عار محسوس کریں گے۔
ای طبیعتھم وعادتھم: یعنی ہم سے پہلے لوگوں کی عادت ہو گزری، کہ وہ اپنی زندگی عیش وعشرت کے ساتھ بسر کرتے پھر مرجاتے، اور وہ بعث بعد الموت وحساب کو نہ مانتے تھے۔ وفی الاخرۃ: ہمیشہ آگ میں رہنا ہے۔
بالریح: یعنی سرسراہٹ والی ہوائیں، ایسی ہوائیں جس میں سخت سردی کی لہر پائی جائے اور آواز بھی ہو لیکن بارش نہ ہو، یہ ہوائیں سات راتیں اور آٹھ دن ہوتی رہیں، ان ہواؤں کی ابتداء آٹھ شوال المکرم، بروز بدھ صبح کے وقت میں ہوئی اور شام تک جاری رہیں، عنقریب اس کی کیفیات سورۃ الحاقۃ میں بیان کی جائیں گی۔ (الصاوی، ج٤، ص ۲۳۸ وغیرہ)

## رکوع نمبر: ۱۲

﴿ کذبت ثمود المرسلین صلے ج (۱۴۱) اذ قال لھم اخوھم صلح الا تتقون (۱۴۲) انی لکم رسول امین (۱۴۳) فاتقوا اللہ واطیعون (۱۴۴) وما اسئلکم علیہ من اجر ج ان ﴿ما﴾ اجری الا علی رب العلمین (۱۴۵) اتترکون فی ما ھھنا ﴿مِنَ الْخَیرِ﴾ امنین (۱۴۶) فی جنت وعیون (۱۴۷) وزروع ونخل طلعھا ھضیم (۱۴۸) ﴿لَطِیفٌ لَیِّنٌ﴾ وتنحتون من الجبال بیوتا فرھین ج (۱۴۹) ﴿بَطِرِیْنَ وَفِی قِرائۃٍ فَارِھِیْنَ حَاذِقِیْنَ﴾ فاتقوا اللہ واطیعون (۱۵۰) ﴿فِیمَا اٰمُرُکُم بِہٖ﴾ ولا تطیعوا امر المسرفین (۱۵۱) الذین یفسدون فی الارض ﴿بِالْمَعَاصِیْ﴾ ولا یصلحون (۱۵۲) ﴿بِطَاعَۃِ اللّٰہِ تَعالٰی﴾ قالوا انما انت من المسحرین (۱۵۳) ﴿الَّذِینَ سُحِرُوا کَثِیرا حتی غَلَبَ علی عَقلِھِمْ﴾ ما انت ﴿اَیضًا﴾ الا بشر مثلنا صلے ج فات بایۃ ان کنت من الصدقین (۱۵۴) ﴿فِی رِسَالَتِکَ﴾ قال ھذہ ناقۃ لھا شرب ﴿نَصِیبٌ مِنَ الماءِ﴾ ولکم شرب یوم معلوم (۱۵۵) ولا تمسوھا بسوء فیاخذکم عذاب یوم عظیم (۱۵۶) ﴿بِعَظْمِ العَذَابِ﴾ فعقروھا ﴿اَی عَقَرَھا بَعْضُھُم بِرِضَاھِمْ﴾ فاصبحوا ندمین (۱۵۷) ﴿علٰی عَقْرِھا﴾ فاخذھم العذاب ﴿اَلْمَوْعُودُ بِہٖ فَھَلَکُوا﴾ ان فی ذلک لایۃ ط وما کان اکثرھم مؤمنین (۱۵۸) وان ربک لھو العزیز الرحیم (۱۵۹) ﴾.

## ﴿ترجمہ﴾

ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، جب کہ اُن سے اُن کے ہم قوم صالح ...... نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانتدار رسول ہوں، تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو، اور میں تم سے کچھ اس پر اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی (ان بمعنی ما ہے) پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے، کیا تم یہاں کی نعمتوں میں (یعنی بھلائیوں میں) چین سے چھوڑ دیئے جاؤ گے، باغوں اور چشموں، اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم نازک (ھضیم بمعنی لطیف لیّن ہے) اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے (فخریہ انداز میں اتراتے ہوئے، ایک قرأت میں فرھین کی بجائے فارھین ہے یعنی ماہرانہ انداز میں) تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو (جو میں تمہیں دوں) اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو، وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں (گناہوں کا ارتکاب کرکے) اور بناؤ نہیں کرتے (اللہ عزوجل کی اطاعت بجالا کر) بولے تم پر تو جادو ہوا ہے (یعنی تم تو ان لوگوں میں سے ہو کہ جن پر بہت زیادہ جادو کیا گیا ہو



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یہاں تک کہ ان کی عقل مغلوب ہوگئی ہو) تم (بھی) تو ہمیں جیسے آدمی ہو، تو کوئی نشانی لاؤ ...... ۲...... اگر سچے ہو (اپنی رسالت میں) فرمایا یہ ناقہ ...... ۳...... ہے ایک دن اس کے پینے کی باری (یعنی پانی کا ایک حصہ) اور ایک معین دن تمہاری باری، اور اسے برائی کے ساتھ نہ چھوؤ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آ لے گا ...... ۴...... اس پر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں (یعنی ان میں سے چند ایک افراد نے دوسروں کی رضامندی سے اس ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں) پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے (اس کی کونچیں کاٹنے پر) تو انہیں عذاب نے آ لیا (کہ جس کا وعدہ کیا گیا تھا پس اس نے انہیں ہلاک کر دیا) بیشک اس میں ضرور نشانی ہے، اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے، اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿کذبت ثمود المرسلین o اذ قال لھم اخوھم صلح الا تتقون o﴾.

کذبت ثمود المرسلین: فعل وفاعل ومفعول، اذ: مضاف، قال لھم اخو ھم صلح: جملہ فعلیہ ہوکر قول، ھمزہ: حرف استفہام، لا تتقون: جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر جملہ قولیہ مضاف الیہ ملکر ظرف، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿انی لکم رسول امین o فاتقوا اللہ واطیعون o وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العلمین o﴾.

انی لکم رسول امین: اسکی ترکیب نمبر ۱۲۵ میں گزری، فاتقوا اللہ واطیعون: اسکی ترکیب ماقبل آیت ۱۰۸ میں گزری، وما اسئلکم: ...... الخ: اسکی ترکیب ماقبل آیت نمبر ۱۰۹ میں گزری۔

﴿اتترکون فی ما ھھنا امنین o فی جنت وعیون o وزروع ونخل طلعھا ھضیم o﴾

ھمزہ: حرف استفہام، تترکون: فعل مجہول وضمیر ذوالحال، امنین: حال، ملکر نائب الفاعل، فی: جار، ما موصولہ، ھا للتنبیہ، ھنا: اسم اشارہ ظرف متعلق بمحذوف صلہ، ملکر مجرور، ملکر مبدل منہ، فی: جار، جنت: معطوف علیہ، و: عاطفہ، عیون: معطوف اول، و: عاطفہ، زروع: معطوف ثانی، و: عاطفہ، نخل موصوف، طلعھا: مبتدا، ھضیم: خبر، ملکر جملہ اسمیہ صفت، ملکر معطوف ثالث، ملکر مجرور، ملکر بدل، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وتنحتون من الجبال بیوتا فرھین o فاتقوا اللہ واطیعون o﴾.

و: عاطفہ، تنحتون: فعل واؤ ضمیر ذوالحال، فرھین: حال، ملکر فاعل، من الجبال: ظرف لغو، بیوتا: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل "تترکون" پر معطوف ہے، فاتقوا اللہ واطیعون: اسکی ترکیب آیت ۱۰۸ میں گزر چکی ہے۔

﴿ولا تطیعوا امر المسرفین o الذین یفسدون فی الارض ولا یصلحون o﴾

و: عاطفہ، لا تطیعوا: فعل نہی بافاعل، امر: مضاف، المسرفین: موصوف، الذین: موصول، یفسدون فی الارض: جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، لا یصلحون: جملہ فعلیہ معطوف ملکر صلہ، ملکر صفت، ملکر مضاف الیہ، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قالوا انما انت من المسحرین o ما انت الا بشر مثلنا﴾.

قالوا: قول، انما: حرف مشبہ وما کافہ، انت: مبتدا، من المسحرین: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ، ما: نافیہ، انت: مبتدا، الا: اداۃ حصر، بشر مثلنا: مرکب توصیفی خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فات بایۃ ان کنت من الصدقین o﴾.

ف: فصیحیہ، ات بایۃ: فعل امر بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ شرط محذوف، "ان کنت صادقا" کیلئے جزا، ملکر جملہ



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کردیا کہ اس کا بیٹا ابھی پیدا ہی نہیں ہوا اور دسواں قتل ہونے والا ارزق احمر تھا، پس ارزق احمر جلد جوان ہوا، جب تو آدمی جن کے بیٹے ذبح ہوئے تھے اس کو دیکھتے تو کہتے کہ اگر ہمارے بیٹے بھی زندہ ہوتے تو اسی کی طرح جوان ہوتے۔ اور نو افراد (جن کے بیٹے ذبح ہوئے تھے) حضرت صالح علیہ السلام پر غضبناک ہونے لگے، کہ (العیاذ باللہ) حضرت صالح علیہ السلام ان کے قتل کے سبب بنے ہیں، پس وہ ان سے تعصب برتنے لگے، انہوں نے بدلہ لینے کے لئے طے کیا کہ ہم سفر پر نکلیں گے اور ہمارے ساتھ دیگر لوگ بھی ہونگے، جب اسی سفر کے دوران حضرت صالح علیہ السلام نماز پڑھنے کے لئے مسجد کو جائیں گے تو ہم موقع دیکھ کر انہیں قتل کردیں گے اور پھر صاف مکر جائیں گے۔ پس حضرت صالح علیہ السلام بستی کے بجائے مسجد میں آرام فرما ہوئے، پس جب صبح ہوئی ان کے پاس آکر وعظ فرمایا، پس جب لوگ غار میں داخل ہوئے تو غار (کی دیواریں ان پر) گر پڑیں اور وہ (خود ہی) قتل ہوگئے، پس بعض وہ لوگ جنہیں ان افراد کے ناپاک عزائم کی خبر دی دیکھا تو بستی میں جمع ہوئے اور حضرت صالح علیہ السلام نے انہیں ان کے بیٹوں کے قتل کے بارے میں حقیقت حال بیان فرمادی، پس (اب) لوگ ناقہ کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوئے۔ (الصاوی، ج٤، ص ٢٣٩ وغیرہ)

## رکوع نمبر: ١٣

﴿کذبت قوم لوط نِ المرسلین صلے ج (١٦٠) اذ قال لهم اخوهم لوط الا تتقون (١٦١) انی لکم رسول امین (١٦٢) فاتقوا الله واطیعون ج (١٦٣) وما اسئلکم علیه من اجر ج ان ﴾مَا﴿ اجری الا علی رب العلمین (١٦٤) اتاتون الذکران من العلمین (١٦٥) ﴾اَی النَّاسَ﴿ وتذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم ط ﴾اَی اَقْبَالِهِنَّ﴿ بل انتم قوم عدون (١٦٦) ﴾ مُتَجَاوِزُوْنَ الْحَلَالَ اِلَی الْحَرَامِ﴿ قالوا لئن لم تنته یلوط ﴾عَن اِنْكَارِكَ عَلَيْنَا﴿ لتکونن من المخرجین (١٦٧) ﴾مِنْ بَلْدَتِنَا﴿ قال انی لعملکم من القالین (١٦٨) ﴾الْمُغْضِيْنَ﴿ رب نجنی واهلی مما یعملون (١٦٩) ﴾اَی مِنْ عَذَابِهٖ﴿ فنجینه واهله اجمعین (١٧٠) الا عجوزا ﴾اِمْرَاتَهٗ﴿ فی الغبرین (١٧١) ﴾الْبَاقِيْنَ اَهْلَكْنَاهَا﴿ ثم دمرنا الاخرین (١٧٢) ﴾اَهْلَكْنَاهُمْ﴿ وامطرنا علیهم مطرا ج ﴾حِجَارَةً مِنْ جُمْلَةِ الْاِهْلَاكِ﴿ فساء مطر المنذرین (١٧٣) ﴾مَطَرُهُمْ﴿ ان فی ذلک لاية ط وما کان اکثرهم مومنین (١٧٤) وان ربک لهو العزیز الرحیم (١٧٥)﴾.

## ﴿ترجمہ﴾

لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، جب کہ ان سے ان کے ہم قوم لوط نے فرمایا کیا تم نہیں ڈرتے، بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانتدار رسول ہوں، تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو، اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے، کیا مخلوق (یعنی انسانوں) میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو، اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے رب نے بنائیں جوروئیں (یعنی عورتوں کی اگلی شرم گاہیں) بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو (یعنی حلال وحرام کو ملانے والے ہو) بولے اے لوط! اگر تم باز نہ آئے (ہمارے اعمال پر ناپسندیدگی کا اظہار کرنے سے) تو ضرور نکال دیے جاؤ گے (ہمارے شہر سے) فرمایا (حضرت لوط علیہ السلام نے) میں تمہارے کام سے بیزار ہوں (یعنی سخت نفرت کرتا ہوں) اے میرے رب! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام (کے عذاب) سے بچا، تو ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی، مگر ایک بڑھیا کہ (جو ان کی زوجہ تھیں) پیچھے رہ گئی (الغابرین بمعنی



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الباقین ہے، پس ہم نے اسے ہلاک کردیا) پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کردیا (دمّرنا بمعنی اَھلَکنَا ہے) اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا (یعنی پتھروں کی بارش کی کہ وہ سب ہلاک ہوگئے) تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا، بیشک اس میں ضرور نشانی ہے، اوران میں بہت مسلمان نہ تھے، اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿کذبت قوم لوط المرسلین o اذقال لھم اخوھم لوط الا تتقون o﴾.

کذبت قوم لوط المرسلین : فعل وفاعل ومفعول، اذ: مضاف، قال لھم اخوھم لوط: جملہ فعلیہ ہوکر قول، ھمزہ: حرف استفہام، لاتتقون: جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر مضاف الیہ، ملکر ظرف، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿انی لکم رسول امین o فاتقوا اللہ واطیعون o وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العلمین o﴾.

انی لکم ......الخ پہلی آیت کی ترکیب ماقبل آیت نمبر ۱۲۵، دوسری آیت کی ترکیب ماقبل آیت نمبر ۱۰۸، وتیسری آیت کی ترکیب آیت نمبر ۱۰۹، میں گزری۔

﴿اتاتون الذکران من العلمین o وتذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم﴾.

ھمزہ: حرف استفہام، تاتون: فعل بافاعل، الذکران: ذوالحال، من العلمین: ظرف مستقر حال، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، تذرون: فعل بافاعل، ما: موصولہ، خلق لکم ربکم من ازواجکم: جملہ فعلیہ صلہ ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر ماقبل "اسئلکم" میں "کم" ضمیر سے حال ہے۔

﴿بل انتم قوم عدون o قالوا لئن لم تنتہ یلوط لتکونن من المخرجین o﴾.

بل: عاطفہ، انتم: مبتدا، قوم عدون: مرکب توصیفی خبر، ملکر جملہ اسمیہ، قالوا: قول، لام: قسمیہ، ان: شرطیہ، لم تنتہ: فعل نفی بافاعل، ملکر شرط، لام: قسمیہ، تکونن من المخرجین: جملہ فعلیہ جواب قسم قائم مقام جواب شرط، ملکر قسم محذوف "نقسم" کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ ہوکر مقصود بالنداء، یلوط: نداء، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قال انی لعملکم من القالین o﴾.

قال: قول، انی: حرف مشبہ واسم، لعملکم: ظرف لغو مقدم، القالین: اسم فاعل بافاعل، ملکر شبہ جملہ ہوکر مجرور، من: جار، مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿رب نجنی واھلی مما یعملون o فنجینہ واھلہ اجمعین o الا عجوزا فی الغبرین o﴾.

رب : نداء، نج: امر بافاعل، ن: وقایہ، ی: ضمیر معطوف علیہ، و: عاطفہ، اھلی: معطوف، ملکر مفعول، مما یعملون: ظرف لغو، ملکر جملہ مقصود بالنداء، ملکر جملہ ندائیہ، ہوکر ماقبل "قال" کیلئے مقولہ ثانی، ملکر جملہ قولیہ۔ ف: عاطفہ، نجینا: فعل بافاعل، ہ: ضمیر معطوف علیہ، و: عاطفہ: اھلہ: مؤکد، اجمعین: تاکید، ملکر مستثنیٰ منہ، الا: حرف استثناء، عجوزا: موصوف، فی الغبرین: ظرف مستقر صفت، ملکر مستثنیٰ، ملکر معطوف، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ثم دمرنا الاخرین o وامطرنا علیھم مطرا فساء مطر المنذرین o﴾.

ثم: عاطفہ، دمرنا: فعل بافاعل، الاخرین: مفعول ملکر جملہ فعلیہ، و: عاطفہ، امطرنا علیھم مطرا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول بہ، ملکر جملہ فعلیہ، ف: عاطفہ، ساء: فعل ذم، مطر المنذرین: فاعل، ملکر جملہ فعلیہ مبتدا محذوف "مطرھم" کیلئے خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رکوع نمبر: ۱۴

﴿ کذب اصحب لئیکة ﴾وَفِي قِرائَةٍ بِحذفِ الهَمزَةِ وإلقَاءِ حَرَكَتِها علَى اللّامِ وَفَتحِ الهَاءِ هِي غَيضَةُ شَجرٍ قُربَ مَديَنَ﴿المرسلين صلے ج(۱۷۶)اذ قال لهم شعيب ﴾لَم يَقُل اَخُوهُم لِاَنَّهُ لَم يَكُن مِنهُم ﴿الا تتقون ج(۱۷۷)انى لكم رسول امين (۱۷۸) فاتقوا الله واطيعون (۱۷۹) وما اسئلكم عليه من اجر ج ان ﴾مَا﴿ اجرى الا على رب العلمين (۱۸۰)اوفوا الكيل ﴾اَتِمُّوهُ﴿ولا تكونوا من المخسرين (۱۸۱)﴾النَّاقِصِينَ﴿وزنوا بالقسطاس المستقيم (۱۸۲)﴾المِيزَانِ الاَسوِيَ﴿ ولا تبخسوا الناس اشياء هم ﴾لَا تَنقُصُوهُم مِن حَقِّهِم شَيئًا﴿ ولا تعثوا فى الارض مفسدين (۱۸۳)﴾بِالقَتلِ وَغَيرِهِ مِن عِثِيَ بِكَسرِ المُثَلَّثَةِ اَفسَدَ وَمُفسِدِينَ حَالٌ مُؤَكِّدَةٌ لِمَعنى عَامِلِهَا تَعثَوا ﴿واتقوا الذى خلقكم والجبلة ﴾الخَلِيقَةَ﴿ الاولين (۱۸۴) قالوا انما انت من المسحرين (۱۸۵) وما انت الا بشر مثلنا وان﴾مُخَفَّفَةٌ مِنَ الثَّقِيلَةِ وإسمُهَا مَحذُوفٌ اَى اِنَّهُ﴿نظنك لمن الكذبين (۱۸۶) فاسقط علينا كسفا ﴾بِسُكُونِ السِّينِ وَفَتحِهَا قِطعَةً﴿من السماء ان كنت من الصدقين (۱۸۷)﴾فِي رِسَالَتِكَ﴿ قال ربى اعلم بما تعملون (۱۸۸)﴾فَيُجَازِيكُم بِهِ﴿ فكذبوه فاخذهم عذاب يوم الظلة ط﴾هِيَ سَحَابَةٌ اَظَلَّتهُم بَعدَ حرٍّ شَدِيدٍ اَصَابَهُمُ فَاَمطَرَتْ عَلَيهِم نَارًا فَاحتَرَقُوا﴿ انه كان عذاب يوم عظيم (۱۸۹)ان فى ذلك لاية وما كان اكثرهم مومنين (۱۹۰)وان ربك لهوالعزيز الرحيم (۱۹۱)﴾.

## ﴿ترجمہ﴾

بن والوں نے جھٹلایا(ایک قرأت میں ایکة ......۱...... میں ہمزہ کوحذف کرکے اس کی حرکت لام کلمہ کی طرف منتقل کی گئی ہےاور ھاء کےفتحہ کے ساتھ ہےاوراس سے مراد مَدْیَن کےقریب گھنے درختوں والی ایک جگہ ہے)رسولوں کو،جب ان سے شعیب نے فرمایا (یہاں اخوھم نہیں کہا گیااس لئے کہ حضرت شعیب علیہ السلام اس قوم میں سے نہ تھے)کیا ڈرتے نہیں،بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانتدار رسول ہوں،تو اللہ سے ڈرواور میرا حکم مانو،اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے،ناپ پورا کرو(یعنی اسے مکمل کیا کرو)اور گھٹانے والوں(یعنی کم کرنے والوں)میں نہ ہو،اور سیدھی ترازو سے تولو......۲...... (القسطاس المستقیم بمعنی المیزان السوی ہے یعنی صحیح تول)اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے نہ دو(یعنی جو ان کا حق ہے اس میں کچھ کمی نہ کرو)اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو(قتل وغیرہ کے ذریعے،عَثِیَ بمعنی اَفْسَد عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ ہے،مفسدین حال مؤکدہ ہےاور تعثوا اس کا معنوی فاعل ہے)اور اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوق(الجبلة ......۳...... بمعنی الخلیقة ہے)کو۔بولے تم پر جادو ہوا ہے،تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی(انْ مخففه من الثقیلة ہےاور اس کا اسم محذوف ہے یعنی یہ انّهٗ تھا)اور بیشک ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں،تو ہم پر کوئی ٹکڑا گرادو(کِسفًا بمعنی قطعة سین کے سکون اور فتح دونوں طرح ہے)آسمان کا،اگر تم سچے ہو(اپنی رسالت میں)فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کرتوت ہیں(لہذا وہی تمہیں ان کا بدلہ دے گا)تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا(یعنی بادل کے ایک ٹکڑے نے ان پر شدید گرمی کے بعد سایہ فگن ہو کر



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آگ کی بارش کی تو سب کے سب جل کر خاکستر ہو گئے......ہے......) بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا، بیشک اس میں ضرور نشانی ہے، اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے، اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿كذب اصحب لئيكة المرسلين ○ اذ قال لهم شعيب الا تتقون ○﴾.

كذب اصحب لئيكة المرسلين: فعل با فاعل ومفعول، اذ: مضاف، قال لهم شعيب: جملہ فعلیہ ہو کر قول، همزه: حرف استفہام، لاتتقون: جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر جملہ قولیہ مضاف الیہ، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿انى لكم رسول امين ○ فاتقوا الله واطيعون ○ وما اسئلكم عليه من اجر ان اجرى الا على رب العلمين ○﴾.

اس آیت مبارکہ کی ترکیب ماقبل آیت ۶۷، ۶۸، رکوع نمبر: ۸، میں گزری۔

﴿اوفوا الكيل ولا تكونوا من المخسرين ○ وزنوا بالقسطاس المستقيم ○﴾.

اوفوا الكيل: فعل امر با فاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ، و: عاطفہ، لا تکونوا: فعل ناقص نہی با اسم، من المخسرين: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ فعلیہ، و: عاطفہ، زنوا: فعل امر با فاعل، بالقسطاس المستقيم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ولا تبخسوا الناس اشيائهم ولا تعثوا فى الارض مفسدين ○﴾.

ولا تبخسوا: فعل نہی با فاعل، الناس: مفعول اول، اشياء هم مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ، و: عاطفہ، لا تعثوا: فعل نہی واؤ ضمیر ذوالحال، مفسدين: حال ملکر فاعل، فى الارض: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿واتقوا الذى خلقكم والجبلة الاولين ○﴾.

و: عاطفہ، اتقوا: فعل امر با فاعل، الذى: موصول، خلقكم: جملہ فعلیہ صلہ، ملکر معطوف علیہ، و: عاطفہ، الجبلة الاولين: مرکب توصیفی معطوف، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قالوا انما انت من المسحرين ○ وما انت الا بشر مثلنا﴾.

قالوا: قول، انما: حرف مشبہ وما کافہ، انت: مبتدا، من المسحرين: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ، و: عاطفہ، ما: نافیہ، انت: مبتدا، الا: اداۃ حصر، بشر مثلنا: مرکب توصیفی خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وان نظنك لمن الكذبين ○﴾.

و: عاطفہ، ان: مخففہ با ضمیر شان "ک" محذوف اسم، نظنك: فعل با فاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ، لام: فارقہ، من الكذبين: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فاسقط علينا كسفا من السماء ان كنت من الصدقين ○﴾.

ف: فصیحیہ، اسقط علينا: فعل امر با فاعل وظرف لغو، كسفا: موصوف، من السماء: ظرف مستقر صفت، ملکر مفعول ملکر جملہ فعلیہ شرط محذوف "ان كنت صادقا" کیلئے جزا، ملکر جملہ شرطیہ، ان: شرطیہ، كنت من الصدقين: جملہ فعلیہ جزا محذوف "فاسقط علينا" کیلئے شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿قال ربى اعلم بما تعملون ○ فكذبوه فاخذهم عذاب يوم الظلة﴾.

قال: قول، ربى: مبتدا، اعلم بما تعملون: شبہ جملہ خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ، ف: عاطفہ، كذبوه: جملہ



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

**اغراض:**

**علی اللام:** سے مراد لام تعریف ہے، پہلی ہمزہ کوضرورت کی بنا پر حذف کر دیا لام کے متحرک ہونے کی وجہ سے، ہمزہ وصلی جس کو گرا دیا گیا ساکن کو جملے سے (نطق کے لحاظ سے) جوڑنے کے لئے آتی ہے، مفسر کا یہ کلام محل نظر ہے۔

**ھی غیضة شجر:** غین کی فتح اور ضاد کے معجمہ ہونے کی صورت میں، مراد وہ جگہ جہاں درخت ایک دوسرے کے ساتھ ملے جلے ہوتے ہیں۔**قرب مدین:** مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی بستی ہے، اسے مدین اصل بانی (آباد کرنے والے کا نام) مدین بن ابراہیم پر رکھا گیا ہے، مدین اور مصر کے مابین آٹھ دنوں کا فاصلہ ہے۔

**لانه لم یکن منهم:** بلکہ حضرت شعیب علیہ السلام مدین کے رہنے والے تھے، اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿والی مدین اخاهم شعیبا﴾۔

**وغیرہ:** سے راستہ کاٹنے کی جانب اشارہ ہے۔

**مخففة من الثقیلة:** مناسب یہ ہے کہ ان مہملہ کہا جائے تا کہ عمل کا سوال ہی نہ رہے، اس لئے کہ مخفف ہونے کی صورت میں عمل قلیل ہوجاتا ہے، اَوْلی یہ ہے کہ قرآن کو کثیر کی طرف محمول کیا جائے۔

**اصابھم:** یعنی سات دن مراد ہیں، پھر سات دنوں کے بعد انہوں نے ایک بادل کے نیچے پناہ لی۔ (الصاوی، ج٤، ص٢٤٢ وغیرہ)

رکوع نمبر: ۱۵

﴿وانه﴾ اَیِ القُرآنُ ﴿لتنزیل رب العلمین (۱۹۲) نزل به الروح الامین (۱۹۳)﴾ جِبرَئیلُ ﴿علی قلبک لتکون من المنذرین (۱۹۴) بلسان عربی مبین (۱۹۵)﴾ بَیِّنٍ وَفی قِرائةٍ بَتَشدِیدِ نَزَّلَ ونَصبِ الرُّوحِ والفَاعِلُ اللہُ ﴿وانه﴾ اَی ذِکرِ القُرانِ المُنَزَّلِ عَلٰی مُحمدٍ ﴿لفی زبر﴾ کُتُبِ ﴿الاولین (۱۹۶)﴾ کَالتَّورٰةِ والاِنجِیلِ ﴿اولم یکن لهم﴾ لِکفارِ مکةَ ﴿اٰیة﴾ علی ذَالِکَ ﴿ان یعلمه علمٰؤا بنی اسرائیل (۱۹۷)﴾ کَعَبدِ اللہِ بنِ سَلامٍ واَصحَابِه مِمَّنْ آمَنُوا فَاِنَّهُم یُخبِرُونَ بِذَالِکَ ویَکُنْ بِالتَّحتَانِیةِ ونَصبَ آیةً وَبِالفَوقَانِیةِ ورَفعِ ایة ﴿ولو نزلنه علی بعض الاعجمین (۱۹۸)﴾ جَمعُ اَعجَمَ ﴿فقراه علیهم﴾ اَی کُفَّارِ مکةَ ﴿ما کانوا به مؤمنین (۱۹۹)﴾ اَنَفةً مِن اِتِّبَاعِه ﴿کذلک﴾ اَی مِثلَ اِدخَالِنَا التَّکذِیبَ بِه بِقِرائةِ الاَعجَمِ ﴿سلکنه﴾ اَدخَلنَا التَّکذِیبَ بِه ﴿فی قلوب المجرمین (۲۰۰)﴾ اَی کُفَّارِ مَکةَ بِقِرائةِ النَّبِیِّ ﴿لا یؤمنون به حتی یروا العذاب الالیم (۲۰۱) فیاتیهم بغتة وهم لا یشعرون (۲۰۲) فیقولوا هل نحن منظرون (۲۰۳)﴾ لِنُؤمِنَ فَیُقَالُ لَهُم لَا قَالُوا مَتٰی هٰذا العَذابُ قَال تعالٰی ﴿افبعذابنا یستعجلون (۲۰۴) افرءیت﴾ اَخبِرنِی ﴿ان متعنهم سنین (۲۰۵) ثم جاءهم ما کانوا یوعدون (۲۰۶)﴾ مِنَ العَذابِ ﴿ما﴾ اِستِفهامِیةٌ بِمَعنٰی اَیُّ شَیءٍ ﴿اغنی عنهم ما کانوا یمتعون (۲۰۷)﴾ فِی دَفعِ العَذابِ اَو تَخفِیفِه اَی لَم یُغنِ ﴿وما اهلکنا من قریة الا لها منذرون (۲۰۸)﴾ رُسُلٌ تُنذِرُ اَهلَهَا ﴿ذکرٰی﴾ عِظَةٌ لَهُم ﴿وما کنا ظلمین (۲۰۹)﴾ فِی اِهلاکِهِم بَعدَ اِنذَارِهِمْ وَنَزَلَ رَدًّا لِقَولِ المُشرِکِینَ ﴿وما تنزلت به﴾ بِالقُرآنِ ﴿الشیطین (۲۱۰) وما ینبغی﴾ یَصلُحُ ﴿لهم﴾ اَنْ یَنزِلُوا بِه ﴿وما یستطیعون (۲۱۱)﴾ ذٰلِکَ ﴿انهم عن السمع﴾ لِکَلامِ المَلائِکَةِ ﴿لمعزولون (۲۱۲)﴾ مَحجُوبُونَ بِالشُّهُبِ ﴿فلا تدع مع اللہ الٰها اٰخر فتکون من



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

المعذبين (۲۱۳)﴾اِن فَعلتَ ذالكَ الذِى دَعُوكَ اِلَيهِ﴿ وانذر عشيرتك الاقربين (۲۱۴)﴾وَهُم بَنُوهَاشِمِ وَبَنُوا المُطَلِّبِ وَقَدُ اَنُذَرَهُم جِهَارا رَواه البُخَارِىُ ومُسلمٌ ﴿واخفض جناحك ﴾اَلِنُ جَانِبَكَ﴿لمن اتبعك من المومنين (۲۱۵)﴾اَلمُوَحِّدِينَ﴿ فان عصوك ﴾اَى عَشِيرَتُكَ﴿ فقل ﴾لَهُم﴿انى برىء مما تعملون (۲۱۶)﴾مِن عِبَادَةِ غَيرِ اللهِ﴿ وتوكل ﴾بِالواوِ والفَاءِ﴿ على العزيز الرحيم (۲۱۷)﴾اَللهِ اَى فَوِّضُ اِلَيهِ جَمِيعَ اُمورِكَ﴿ الذى يرك حين تقوم (۲۱۸)﴾اِلى الصَّلوٰةِ﴿ وتقلبك ﴾فِى اركَانِ الصَّلوٰةِ قَائمًا وَقَاعدًا وَراكِعًا وَسَاجِدًا ﴿فى السجدين (۲۱۹)﴾اَىِ المُصَلِّينَ﴿ انه هو السميع العليم (۲۲۰) هل انبئكم ﴾اَى كُفَّارَ مكةَ﴿ على من تنزل الشيطين (۲۲۱)﴾بِحَذفِ اِحدَى التَّائَينِ مِنَ الاَصلِ﴿تنزل على كل افاك ﴾ كَذَّابِ﴿اثيم (۲۲۲)﴾فَاجِرٍ مِثلَ مُسَيلمَةِ وَغيرِه مِنَ الكُهنَةِ ﴿ يلقون ﴾اَىِ الشَّياطِينُ﴿ السمع ﴾اَى مَا سَمِعُوهُ مِنَ المَلائِكَةِ الى الكُهنةِ﴿ واكثرهم كذبون (۲۲۳)﴾يَضُمُّونَ الى المَسمُوعِ كِذُبا كَثِيرا وكَانَ هٰذا قَبلَ اَنُ حُجِبَتِ الشَّياطِينُ عَنِ السَّماءِ﴿والشعراء يتبعهم الغاون (۲۲۴)﴾فِى شِعرِهِمُ فَيقُولونَ بِهٖ يَروُونَ عَنهُمُ فَهم مَذمُومُونَ ﴿ الم تر﴾تَعلمَ﴿انهم فى كل واد ﴾مِن اَوُدِيةِ الكَلامِ وَفُنُونِهٖ﴿ يهيمون (۲۲۵)﴾يَمضُونَ فَيُجَاوِزُونَ الحَدَّ مَدحا وهِجَاءً﴿ وانهم يقولون ﴾فَعلنَا﴿ما لا يفعلون (۲۲۶)﴾اَى يَكذِبونَ﴿الا الذين امنوا وعملوا الصلحت﴾مِنَ الشُعَراءِ﴿ وذكروا الله كثيرا ﴾اَى لَم يَشغَلهُم الشِّعرُ عَنِ الذِّكرِ﴿ وانتصروا ﴾بِهَجُوِهم مِنَ الكُفَّارِ﴿من بعد ما ظلموا﴾بِهجوِ الكُفَّارِ لَهمُ فِى جُملةِ المُؤمِنِينَ فَلَيسُوا مَذمُومِينَ قَال تعالٰى لَا يُحبُّ اللهُ الجَهرَ بِالسُّوءِ مِنَ القَولِ الا مَن ظُلِمَ فَمَنِ اعتَدى عَلَيكم فَاعتَدُوا عَلَيهِ بِمِثلِ مَا اعتَدى عَلَيكُم﴿وسيعلم الذين ظلموا ﴾مِنَ الشُعَراءِ وَغيرِهِم﴿اى منقلب﴾مَرجِعٍ ﴿ينقلبون (۲۲۷)﴾يَرجِعُونَ بَعدَ المَوتِ.

## ﴿ترجمہ﴾

اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے، اسے روح الامین......۱......(یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) لے کر اترا، تمہارے دل پر......۲......کہ تم ڈر سناؤ، روشن عربی زبان میں......۳......(یعنی واضح زبان میں، ایک قرأت میں نزل تشدید کے ساتھ اور روح منصوب ہے جبکہ اس فعل کا فاعل ذاتِ باری تعالیٰ ہے) اور بیشک اس کا چرچا (یعنی جو قرآنِ کریم سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اس کا تذکرہ) اگلی کتابوں میں ہے (مثلاً توریت اور انجیل میں، زُبُر بمعنی کُتُب ہے) اور کیا یہ ان کے لیے (یعنی کفارِ مکہ کے لئے) نشانی نہ تھی (اس بات پر) کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم (جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی جو بنی اسرائیل میں سے ایمان لے آئے اس لئے کہ وہ اس نبی کے متعلق خبریں دیا کرتے تھے، ایک قرأت میں یکن یا کے ساتھ اور اٰیۃ منصوب ہے جبکہ ایک دوسری قرأت میں یکن کی بجائے تکن ہے اور اٰیۃ مرفوع ہے) اور اگر ہم اسے کسی غیر عربی شخص پر اتارتے (الاعجمین جمع ہے اعجم کی) کہ وہ انہیں (یعنی کفارِ مکہ کو) پڑھ کر سناتا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے (یعنی تکبر کرتے ہوئے اس کی پیروی نہ کرتے) یونہی (بشرطیکہ یہاں عجمی شخص کی قرأت مراد ہو تو ہم نے جس طرح اس کی وجہ سے تکذیب کو داخل کر دیا اسی طرح) ہم نے جھٹلانا پیرا دیا ہے (یعنی ہم نے اس نبی کی وجہ سے بھی تکذیب داخل کر دی ہے) مجرموں کے دلوں میں (یعنی کفارِ مکہ



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے، بشرطیکہ آیتیں ہی پڑھ کر سنائے) وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب، تو وہ اچانک ان پر آجائے گا اور انہیں خبر نہ ہوگی۔ تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی (تاکہ ہم ایمان لے آئیں تو ان سے کہا جائے گا ہرگز نہیں کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے تھے کہ کب آئے گا یہ عذاب؟ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں......؟ بھلا دیکھو تو (افرایت بمعنی اخبرنی ہے یعنی بتاؤ تو سہی) اگر کچھ برس ہم انہیں برتنے دیں، پھر آئے ان پر جس کا وہ وعدہ دیے جاتے ہیں (یعنی عذاب) تو کیا کام آئے گا (ماا غنی میں ما استفہامیہ بمعنی ای شیء ہے) ان کے وہ جو برتتے تھے (عذاب دور کرنے یا اس میں تخفیف کرنے کی خاطر، یعنی انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا) اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہ کی جسے ڈرسنانے والے نہ ہوں (ایسے رسول جو ان بستی والوں کو خطرات سے آگاہ کرتے ہوں) نصیحت کے لیے (ذکری بمعنی عظة ہے) اور ہم ظلم نہیں کرتے......۵ (ان کو ڈرانے کے بعد ان کو ہلاک کر کے، یہ آیتِ مبارکہ مشرکین کے قول کے رد میں نازل ہوئی) اور اس قرآن کو لے کر شیطان نہ اترے، اور وہ اس قابل نہیں (یعنی لائق نہیں کہ قرآن کریم لے کر نازل ہوتے) اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں، وہ تو سننے کی جگہ سے (یعنی فرشتوں کی باتیں سننے سے بھی) دور کر دیے گئے ہیں (یعنی شہابِ ثاقب کے ذریعے روک دیئے گئے ہیں) تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر عذاب ہوگا (اگر بفرضِ محال آپ نے ایسا کیا کہ جس کی طرف وہ آپ کو دعوت دیتے ہیں) اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (یعنی بنو ہاشم اور بنو مطلب کو اور واقعی آپ ﷺ نے انہیں اعلانیہ ڈرایا، اس کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے) اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ (یعنی لطف و کرم فرمائیں) اپنے پیرو مسلمانوں کے لیے......۶ (یعنی توحید کے علمبرداروں کے لئے) تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں (یعنی آپ ﷺ کا خاندان) تو فرمادو (ان سے) میں تمہارے کاموں سے (یعنی غیر اللہ کی عبادت سے) بے علاقہ ہوں اور اس پر بھروسہ کرو......۷ (وتوکل کو وتوکّل اور فتوکّل دونوں طرح پڑھا گیا ہے) جو عزت والا مہر والا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ پر، اور اپنے تمام کام اسی کے سپرد کردو کہ) جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو (نماز پڑھنے کی خاطر) اور تمہارے دورے کو (یعنی نماز کے ارکان میں قیام کرتے ہوئے، قعدہ کرتے ہوئے، رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے) نمازیوں میں (ساجدین بمعنی مصلین ہے) بیشک وہی سنتا جانتا ہے۔ کیا میں تمہیں بتادوں (اے کفارِ مکہ) کہ کس پر اترتے ہیں شیطان (تنزّل ایک تا کے حذف کے ساتھ ہے) اترتے ہیں بڑے بہتان والے (یعنی جھوٹے) گناہگار پر (یعنی ہر فاجر شخص پر، جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور اس جیسے دوسرے کاہنوں پر) شیطان ان پر ڈالتے ہیں اپنی سنی ہوئی (بات کہ جسے وہ فرشتے سے سنتے ہیں اور کاہنوں کو بتا ڈالتے ہیں) اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں (یعنی سنی ہوئی بات میں حد درجہ جھوٹ ملا دیتے ہیں، ایسا کام شیاطین آسمان سے روکے جانے سے پہلے کیا کرتے تھے) اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں......۸ (ان کے اشعار میں، پس وہ اشعار پڑھتے ہیں اور ان سے روایت کرتے ہیں، لہٰذا وہ قابلِ مذمت ہیں) کیا تم نے نہ دیکھا (یعنی کیا آپ کو معلوم نہیں) کہ وہ ہر نالے میں (یعنی فنونِ لطیفہ اور کلام کی ہر وادی میں) سرگرداں پھرتے ہیں (یعنی ٹامک ٹوئیاں مارتے ہیں اور مدح سرائی و مذمت کی تمام حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں) اور وہ کہتے ہیں جو (ہم نے فلاں کام کیا حالانکہ) کرتے نہیں (بلکہ جھوٹ بولتے ہیں) مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے (ان شعراء میں سے) اور بکثرت اللہ کی یاد کی (یعنی اشعار نے انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کیا) اور بدلہ لیا (کفار سے ان کی ہجو کر کے) بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا (کفار کے تمام مؤمنین کی ہجو کرنے کی وجہ سے، لہٰذا یہ برے نہیں، چنانچہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ﴾ وقال تعالیٰ ﴿فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ﴾) اور اب جاننا چاہتے ہیں ظالم (یعنی شعراء وغیرہ) کہ کس کروٹ



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(منقلب بمعنی مرجع ہے) پر پلٹا کھائیں گے (یعنی وہ مرنے کے بعد کس طرف لوٹیں گے)۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿وانه لتنزيل رب العلمين ۝ نزل به الروح الامين ۝ على قلبك لتكون من المنذرين ۝ بلسان عربي مبين ۝﴾
و: مستانفہ، انه: حرف مشبہ واسم، لام: تاکیدیہ، تنزيل رب العلمين: مرکب اضافی موصوف، نزل: فعل، به: ظرف مستقر حال مقدم، الروح الامين: ذوالحال، ملکر فاعل، على قلبك: ظرف لغو، لام: جار، تكون: فعل ناقص باسم، من: جار، المنذرين: اسم ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔ بلسان عربي مبين: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر مجرور، ملکر ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ فعلیہ بتقدیر ان مجرور، ملکر ظرف لغو فاعل بافاعل،

﴿وانه لفي زبر الاولين ۝ اولم يكن لهم اية ان يعلمه علموا بني اسراء يل ۝﴾.
و: عاطفہ، انه: حرف مشبہ واسم، لام: تاکیدیہ، في زبر الاولين: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ، همزه: حرف استفہام، و: عاطفہ، لم: نافیہ جازمہ، يكن: فعل ناقص، لهم: ظرف مستقر حال مقدم، اية: ذوالحال، ملکر خبرمقدم، ان: مصدریہ، يعلمه: فعل ومفعول، علموا بني اسراء يل: فاعل، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر اسم مؤخر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ولو نزلنه على بعض الاعجمين ۝ فقراه عليهم ما كانوا به مومنين ۝﴾.
و: عاطفہ، لو: شرطیہ، نزلنه على بعض الاعجمين: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، ف: عاطفہ، قراه عليهم: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر شرط، ما: نافیہ، كانوا: فعل ناقص بااسم، به مومنين: شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿كذلك سلكنه في قلوب المجرمين ۝ لا يومنون به حتى يروا العذاب الاليم ۝﴾
كذلك: ظرف مستقر "سلكا" مصدر محذوف کیلئے صفت، ملکر مفعول مطلق مقدم، سلكنه: فعل بافاعل ومفعول، في قلوب المجرمين: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ، لا يومنون به: فعل نفی بافاعل وظرف لغو، حتى: جار، يروا العذاب الاليم: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ بتقدیر ان مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿فياتيهم بغتة وهم لا يشعرون ۝ فيقولوا هل نحن منظرون ۝﴾.
ف: عاطفہ، ياتي: فعل "هو" ضمیر ذوالحال، بغتة: حال، ملکر فاعل، هم: ضمیر ذوالحال، و: حالیہ، هم لا يشعرون: جملہ اسمیہ حال، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل "يروا" پر معطوف ہے، ف: عاطفہ، يقولوا: قول، هل: حرف استفہام، نحن: مبتدا، منظرون: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ ماقبل "يروا" پر معطوف ہے۔

﴿افبعذابنا يستعجلون ۝ افرء يت ان متعنهم سنين ۝ ثم جاء هم ما كانوا يوعدون ۝﴾.
همزه: حرف استفہام، ف: عاطفہ، بعذابنا: ظرف لغو مقدم، يستعجلون: فعل وفاعل، ملکر جملہ فعلیہ فعل محذوف "ايغفلون عن ذلك مع تحققه وتقرره" پر معطوف ہے، همزه: حرف استفہام، ف: عاطفہ، رء يت: فعل بافاعل بمعنی اخبرنی، ان: شرطیہ، متعنهم سنين: فعل بافاعل ومفعول وظرف، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، ثم: عاطفہ، جاء هم: فعل ومفعول، ما كانوا يوعدون: فاعل، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جزا محذوف "افبعذابنا يستعجلون" کیلئے شرط، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ما اغنى عنهم ما كانوا يمتعون ۝ وما اهلكنا من قرية الا لها منذرون ۝﴾.
ما: استفہامیہ مفعول مقدم، اغنى عنهم: فعل وظرف لغو، ما كانوا يمتعون: موصول صلہ، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ،



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

# سورۃ النمل مکیۃ وھی ثلاث او اربع او خمس وتسعون آیۃ

سورۃ النمل مکی ہے اور اس میں ترانوے، چورانوے یا پچانوے آیات ہیں

## تعارف سورۃ النمل

اس سورت میں ۱۳۱۷ کلمات اور ۴۷۹۹ حروف ہیں، اس سورت کا تعلق مکی زندگی سے ہے جب کفار کی عداوت اپنے عروج پر تھی، غلط الزامات، طعن وتشنیع، بہتان طرازی وغیرہ کے معاملات کا سامنا مسلمانوں کو آئے دن کرنا پڑتا تھا۔ اس سورت کے آغاز میں قرآن مجید کی تعریف کی گئی ہے، اور بتایا گیا ہے کہ یہ کسی انسان کی کتاب نہیں جو تمام تر اغلاط سے پاک ہونے کا دعوی کرتی ہے بلکہ خالق کائنات کی کتاب ہے جو کہ شک وشبہات سے پاک ہے۔ اس سورت میں اس حقیقت کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ اسلام نے روزِ قیامت پر ایمان لانے کو کیوں ضروری قرار دیا ہے؟ یہ عقیدہ اسلامی زندگی کو سنوارنے میں ایک فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔ متعدد مثالیں دے کر اس حقیقت کو واضح کردیا گیا چنانچہ فرعون کے ذکر سے وضاحت کی گئی، جس فرعون نے اپنے اقتدار کو برقرار رکھنے کے لئے سرتوڑ کوشش کی وہ دنیا سے کس حال میں گیا اور اس کے ساتھ کیا عبرتناک انجام ہوا اس کی مثال قرآن میں جگہ جگہ ملتی ہیں۔ تاہم ساتھ ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر بھی کیا گیا جن کی سلطنت ملک گیر اور باعث درس وسبق آموز تھی کہ جہاں حاکم ایسے ہوں تو رعایا کا حال بھی ستھرا ہوتا ہے۔ ملکہ سبا کے تخت کا ذکر بھی کردیا اور بیان کردیا کہ ایک آن میں ولایت کی طاقت سے کرامات کے ظہور کے ذریعے معاملات کیسے حل کئے جاسکتے ہیں؟ سابقہ اقوام میں سے قومِ ثمود اور قومِ لوط کے حالات کو بیان کردیا گیا، جس قوم میں آخرت پر ایمان نہیں ہوگا وہاں انفرادی اور اجتماعی کردار غلاظتوں سے آلودہ ہی رہیں گے جس کی نظیر اسلامی مملکت پاکستان میں دیکھنے میں آرہی ہے کہ اگرچہ مسلمان نام کے ہیں لیکن اقتدار کے نشے میں کیا کچھ نہیں ہورہا سب پر عیاں ہے۔ خیر مکہ کے باشندے چونکہ تاجر تھے، سود کی لعنت میں گرفتار معاشرے کو تباہی کا سامنا تھا ساتھ ہی ہاتھوں کے بنے مجسموں کی پوجا عام تھی، تاہم سید عالم ﷺ کی طبیعت کی درستگی کے لئے تسلی خاطر کا اہتمام بھی خوب فرمایا ہے کہ اگر اندھا سورج کی روشنی کو نہیں دیکھ سکتا تو یہ اس کی بدقسمتی ہے ورنہ سورج تو روشنی دے رہا ہے۔ سرداران مکہ کی تمام تر غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کردیا گیا اور عام ہدایت کا پیغام ان جملوں میں دیا گیا: ﴿فمن اھتدی فانما یھتدی لنفسہ (النمل:۹۲)﴾۔

رکوع نمبر: ۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا

﴿طس ﴾ اللّٰہُ اَعلَمُ بِمُرادِہ بِذٰلِکَ ﴿ تلک ﴾ ھٰذِہِ الْاٰیاتِ ﴿ایت القرآن ﴾ اَی آیاتٌ مِنہُ ﴿ و کتاب مبین (۱) ﴾ مُظْھِرُ الحَقِّ مِنَ البَاطِلِ عَطْفٌ بِزِیَادَۃِ صِفَۃٍ ھُوَ ﴿ ھدی ﴾ اَی ھَادٍ مِنَ الضَّلَالَۃِ ﴿ وبشری للمومنین (۲) ﴾ اَلْمُصَدِّقِینَ بِہٖ بِالجَنَّۃِ ﴿ الذین یقیمون الصلوۃ ﴾ یَاتُونَ بِھَا عَلی وَجْھِھَا ﴿ ویؤتون ﴾ یُعْطُونَ ﴿ الزکوۃ وھم بالاخرۃ ھم یوقنون (۳) ﴾ یَعلَمُونَھَا بِالاِسْتِدلالِ وَاُعِیدَھُم لِمَا فُصِّلَ بَینَہٗ وَبینَ



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الخَبرِ﴿ان الذين لا يومنون بالاخرة زينالهم اعمالهم﴾القَبِيحَةَ بِتَرْكِيبِ الشَّهْوَةِ حتى رَاوها حَسنةً﴿فهم يعمهون (٤)﴾يَتَحَيَّرُونَ فِيها لِقُبحِهَا عِندَنا ﴿اولئک الذين لهم سوء العذاب﴾اَشَدُّهُ فى الدنيَا القَتلُ والاسْرِ﴿ وهم فى الاخرة هم الاخسرون (٥)﴾لِمَصِيرِهِم اِلى النَّارِ المُؤبَّدَةِ عَلَيهِمْ ﴿ وانک﴾خِطابٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿لتلقى القرآن﴾اَى يُلقِي عَلَيکَ بِشِدةٍ﴿من لدن﴾مِن عِندِ﴿حكيم عليم (٦)﴾فِي ذالکَ اُذكُر﴿اذ قال موسى لاهله﴾زَوجَتِهٖ عِندَ مَسِيرِهٖ مِن مَدْيَنَ اِلٰى مصرَ﴿انى انست﴾اَبصَرتُ مِن بَعِيدٍ﴿ نارا ساتيكم منها بخبر﴾عَنْ حَالِ الطَّرِيقِ وَكَانَ قَد ضَلَّهَا﴿او اتيكم بشهاب قبس﴾بِالاِضَافَةِ لِلبَيانِ وَتركِهَا اَى شُعْلَةَ نارٍ فى رَاسِ فَتِيلَةٍ اوْعَودٍ﴿لعلكم تصطلون (٧)﴾والطَّاءُ بَدَلٌ مِن تاءِ الافْتِعالِ مِن صَلى بِالنَّارِ بِكَسرِ اللَّامِ وَفَتحِها تَستَدفِئُونَ مِنَ البَردِ﴿ فلما جاء ها نودى ان﴾بِاَنْ﴿ بورک﴾اَى بَارَکَ اللهُ ﴿من فى النار﴾اى مُوسٰى ﴿ ومن حولها ط﴾اَىِ المَلائكَةُ والعَكسُ وبَارَکَ يَتَعدّى بِنَفسِهٖ وَبِالحَرفِ وَيُقدّرُ بَعدُ فى مكانٍ﴿ وسبحن الله رب العلمين (٨)﴾ مِنْ جُملةِ مَا نُودِىَ وَمَعنَاهُ تَنزِيهُ اللهِ مِنَ السُّوءِ﴿ يموسى انه﴾اَىِ الشَّانُ﴿ انا الله العزيز الحكيم (٩) والق عصاک﴾فَالقَاهَا﴿ فلما راها تهتز﴾تَتَحَرّکُ﴿ كانها جان﴾حَيَّةٌ خَفِيفَةٌ﴿ ولى مدبرا ولم يعقب ط﴾يَرجِعُ قَالَ تَعَالى﴿ يموسى لا تخف قف﴾مِنهَا﴿ انى لا يخاف لدى﴾عِندِى﴿ المرسلون صلے ق (١٠)﴾مِنْ حَيَّةٍ وَغَيرِهَا﴿الا﴾لكنْ﴿ من ظلم﴾نَفْسَهُ﴿ ثم بدل حسنا﴾اَتَاهُ﴿ بعد سوء﴾اَى تَابَ﴿ فانى غفور رحيم (١١)﴾اَقبَلُ التَّوبَةَ واغفِرُلَهُ﴿ وادخل يدک فى جيبک﴾طَوقِ القَمِيصِ﴿ تخرج﴾خِلافَ لَونِهَا مِنَ الادمةِ﴿ بيضاء من غير سوء﴾بَرَصٍ لها شُعاعٌ يُغشِي البَصَرَ اٰيةً﴿ فى تسع ايت﴾مُرسِلا بِهَا﴿ الى فرعون وقومه ط انهم كانوا قوما فسقين (١٢) فلما جاء تهم ايتنا مبصرة﴾اَىْ مُضِيئَةً وَّاضِحَةً﴿ قالوا هذا سحر مبين (١٣)﴾بَيِّنٌ ظَاهِرٌ﴿ وجحدوا بها﴾اَى لَمْ يُقِرُّوا﴿و﴾ قَد﴿ استيقنتها انفسهم﴾اَى تَيَقَّنُوا اَنَّهَا مِنْ عِندِ اللهِ﴿ظلما وعلوا ط﴾تَكَبُّرا عَنِ الايمانِ بِمَا جَاءَ بِهٖ موسٰى رَاجِعٌ اِلى الجُحدِ﴿ فانظر﴾يَامُحمدُ﴿ كيف كان عاقبة المفسدين (١٤)﴾الَّتِى عِلمْتَهَا مِن اِهْلاكِهِم.

## ﴿ترجمہ﴾

طٰس (اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) یہ (تلک بمعنی ھذہ الایات ہے) آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی (یعنی حق کو باطل سے جدا کرنے والی، القرآن کا عطف کتاب مبین پر صفت کی زیادتی کی وجہ سے ہے) ہدایت (یعنی گمراہی وضلالت سے ہدایت دینے والی ہیں) اور خوشخبری ایمان والوں کو (یعنی اس کی تصدیق کرنے والوں کے لئے جنت کی......۱......) وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں (یعنی تمام لوازمات کی رعایت کرتے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں) اور دیتے ہیں (یؤتون بمعنی یعطون ہے) زکوۃ......۲......اور



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں (یعنی دلائل کے ساتھ اس کا علم رکھتے ہیں، یہاں ھم یوقنون سے پہلے ھم کا دوبارہ تذکرہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اور اس کی خبر کے درمیان فاصلہ آ گیا تھا) وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے کرتوت ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے ہیں (یعنی وہ اپنے برے اعمال کو شہوت کی آمیزش کی وجہ سے اچھا گمان کرتے ہیں) تو وہ بھٹک رہے ہیں (یعنی ہمارے نزدیک ان گناہوں کے قبیح ہونے کی وجہ سے وہ ان میں حیران و ششدر ہو کر سرگرداں ہیں) یہ وہ ہیں جن کے لیے عذاب ہے برا (یعنی دنیا میں قتل اور قید و بند کی صعوبتوں سے بھی سخت) اور یہی آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان میں (اس لئے کہ ان کا ٹھکانا جہنم میں ابدی ہوگا) اور بیشک تم (یہاں خطاب سرورِ دو عالم ﷺ سے ہے) قرآن سکھائے جاتے ہو (یعنی آپ ﷺ پر قرآن کریم بڑی سختی کے ساتھ القاء کیا جاتا ہے) اور حکمت والے علم والے کی طرف سے (من لدن بمعنی من عنده ہے، اور اسی قرآن کریم میں ہے لہذا یاد کریں) جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی ......۳...... سے (یعنی مدین سے مصر کی جانب جاتے ہوئے اپنی زوجہ محترمہ سے) کہا مجھے نظر پڑی ہے (دور سے دکھائی دے رہی ہے) ایک آگ، عنقریب میں تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں (راستے کے متعلق، اس لئے کہ وہ راستہ بھول چکے تھے) یا اس میں سے کوئی چمکتی چنگاری لاؤں گا (یعنی آگ کا ایک ایسا شعلہ جو لکڑی وغیرہ کے سرے پر ہوتا ہے، بشھاب قبس میں اضافت بیانیہ کے ساتھ بھی ہے اور اس کے ترک کے ساتھ بھی ہے) کہ تم تاپو (تصطلون میں طاء بدلی ہوئی ہے تاءِ افتعال سے، یہ اصل میں صلی بالنار سے کسرہ اور فتح دونوں کے ساتھ مشتق ہے، یعنی اس لئے کہ تم سردی سے بچنے کی خاطر آگ تاپ سکو) پھر جب آگ کے پاس آیا ......۸...... ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ (یعنی اللہ تعالیٰ نے برکت دی اسے) جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے (یعنی موسیٰ) اور جو اس کے آس پاس میں (یعنی فرشتے ہیں، یا پھر اس کے برعکس مراد ہے، بارک متعدی بنفسہ اور متعدی بالحرف بھی ہوتا ہے، اور فی کے بعد مکان محذوف ہے، یعنی تقدیرِ کلام یوں ہوگی کہ من فی مکان النار) اور پاکی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا، (یہ جملہ من جملہ اس کلام میں سے ہے کہ جس سے ندا دی گئی، اور اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقص اور عیب سے پاک ہے) اے موسیٰ بات یہ ہے کہ (انه میں ہ ضمیر شان ہے) میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا، اور اپنا عصا ڈال دے (پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈال دیا) پھر موسیٰ نے اسے دیکھا لہراتا ہوا (حرکت کرتا ہوا) گویا سانپ ......۵...... ہے (جانٌّ بمعنی حیةٌ خفیفةٌ ہے) پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا (یعنی لوٹ کر، تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا) اے موسیٰ! ڈر نہیں (اس سے) بیشک میرے حضور (لدیّ بمعنی عندی ہے) رسولوں کو خوف نہیں ہوتا (سانپ وغیرہ سے) ہاں (الا بمعنی لکن ہے) جو کوئی زیادتی کرے (اپنے آپ پر ......۶......) پھر بدلے بھلائی سے (یعنی نیکی کرے) برائی کے بعد (یعنی توبہ کر لے) تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں (میں توبہ قبول کرتا ہوں اور اس کی بخشش فرماتا ہوں) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال (یعنی گریبان میں) نکلے گا (اپنی اصل رنگت یعنی گندمی کے خلاف) سفید چمکتا بے عیب (ایسا سفید کہ جس کی چمک آنکھوں کو چندھیا دے گی) نو نشانیوں میں (سے ایک کہ جن کے ساتھ آپ کو بھیجا گیا ہے) فرعون اور اس کی قوم کی طرف، بیشک وہ بے حکم لوگ ہیں ......۷......، پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی ان کے پاس آئیں (یعنی انتہائی واضح تو) بولے یہ تو صریح جادو ہے (مبین بمعنی بیّن ظاھر ہے) اور ان کے



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

منکر ہوئے (اور انہوں نے اقرار نہ کیا) اور ان کے دلوں میں ان کا یقین تھا (یعنی انہیں اس بات کا یقین تھا کہ یہ نشانیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں) ظلم اور تکبر سے (یعنی انہوں نے تکبر کیا اس پر ایمان لانے سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام لے کر تشریف لائے، نیز ما جاء بہ موسی کا تعلق ان کے زبانی انکار سے ہے) تو دیکھو (اے سرورِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم!) کیسا انجام ہوا فسادیوں کا (جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہلاک کرنے کے واقعہ سے آگاہ ہیں)۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿طس تلک ایت القران و کتاب مبین٥﴾.

طس. مبتدا محذوف "ھذہ" کیلئے خبر، ملکر جملہ اسمیہ، تلک: مبتدا، ایت: مضاف، القران: معطوف علیہ، و: عاطفہ، کتاب مبین: معطوف ملکر مضاف الیہ، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ھدی وبشری للمومنین ٥ الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ وھم بالاخرۃ یوقنون٥﴾.

ھدی: معطوف علیہ، و: عاطفہ، بشری: مصدر با فاعل، لام: جار، المومنین: موصوف، الذین: موصول، یقیمون الصلوۃ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، یوتون: فعل واؤ ضمیر ذو الحال، و: حالیہ، ھم: مبتدا، ھم: ثانیہ تاکید الاول، بالاخرۃ یوقنون: فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہو کر حال، ملکر فاعل، الزکوۃ: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر صفت، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ معطوف، ملکر "ھی" مبتدا محذوف کیلئے خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ان الذین لایومنون بالاخرۃ زینا لھم اعمالھم فھم یعمھون٥﴾.

ان: حرف مشبہ، الذین: موصول، لایومنون بالاخرۃ: جملہ فعلیہ صلہ، ملکر اسم، زینا لھم اعمالھم: فعل با فاعل وظرف لغو ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، ف: عاطفہ، ھم: مبتدا، یعمھون: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ معطوف، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اولئک الذین لھم سوء العذاب وھم فی الاخرۃ ھم الاخسرون٥﴾.

اولئک: مبتدا، الذین: موصول، لھم: ظرف مستقر خبر مقدم، سوء العذاب: مبتدا مؤخر، ملکر جملہ اسمیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، ھم: مبتدا، فی الاخرۃ: ظرف مقدم، ھم: ثانی لتاکید الاول، الاخسرون: اسم تفضیل با فاعل، ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، ملکر جملہ اسمیہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وانک لتلقی القران من لدن حکیم علیم٥﴾.

و: مستانفہ، انک: حرف مشبہ واسم، لام: تاکیدیہ، لتلقی القران: فعل مجہول با نائب الفاعل، من: جار، لدن: مضاف، حکیم: موصوف، علیم: صفت، ملکر مضاف الیہ، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اذ قال موسی لاھلہ انی انست نارا﴾.

اذ: مضاف، قال موسی لاھلہ: جملہ فعلیہ قول، انی: حرف مشبہ واسم، انست نارا: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ مضاف الیہ، ملکر ظرف، فعل محذوف "اذکر" کیلئے، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ساتیکم منھا بخبر او اتیکم بشھاب قبس لعلکم تصطلون٥﴾.

ساتیکم: فعل با فاعل ومفعول، منھا: ظرف مستقر حال مقدم، خبر: ذو الحال، ملکر مجرور، ب: جار، ملکر ظرف لغو، ملکر معطوف علیہ



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ای شعلة: آگ کا جلتا شعلہ، اور اضافت بیان جنس کی طرف ہے، کیوں کہ شہاب کا لفظ آگ اور اس کے علاوہ مثلا کواکب کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

ای بان: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ اَنْ بمعنی اَنْ مصدریہ ہے، مصدر میں تاویل ہوئی ہے اور اس سے قبل حرف جر "باء" محذوف ہے، یعنی ﴿من فی النار﴾ برکت کے لئے ندا کی گئی، تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تقدیس اور ان کے قلب پاک کی طہارت ہوجائے اور قلب موسیٰ علیہ السلام کسی اور جانب مائل نہ ہوجائے اور ان کے قلب پاک کو نبوت ورسالت کے ساتھ خاص کرلیا گیا ہے، یعنی اللہ عزوجل نے انہیں ہدایت عطا فرمائی، یعنی اے موسیٰ علیہ السلام ہم تمہیں راہ خیر کے لئے، پاک کرنے کے لئے اور رسالت کے لئے منتخب کرتے ہیں، جیسا کہ ماقبل سورۃ طٰہٰ ﴿وانا اخترناک﴾ میں گزر چکا ہے۔

ویقدر بعد فی مکان: تفسیر اول کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اللہ عزوجل تجھے برکت دے جو کچھ آگ کی جگہ میں ہے، اور اس تقدیر کی بناء پر اس بات کی احتیاج رہتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حقیقت میں آگ کی جگہ میں نہ تھے بلکہ وہ اس کے قریب ہی جگہ میں موجود تھے۔

من جملة ما نودی: یعنی اس مقام پر آئے، اور یہاں اُس مقام کی پاکی بیان کرنا ہے، تاکہ اس وہم کو دور کیا جاسکے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس مقام پر حرف وصوت کے اعتبار سے کلام سماعت فرمایا یا اللہ عزوجل اس مقام پر موجود تھا یا کسی جہت پر موجود تھا۔

حیة خفیفة: یعنی تیز حرکت مراد ہے، اور یہ ہلکی حرکت اس کے بڑے خوفناک ہونے والی صفت کے منافی نہیں۔

طوق القمیص: اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آستین میں ہاتھ ڈالنے کا حکم نہ تھا، کیونکہ جس ساخت کا لباس زیب تن تھا اس میں آستین چھوٹی تھیں (یا تھیں ہی نہیں)، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ آستینیں تھیں ہی نہیں۔ ای مضیئة: سے مراد معنوی ضیاء ہے، یعنی ہاتھ سے روشنی پھوٹتی دکھائی دیتی تھی۔ من اهلاکهم: یعنی غرق ہونا جہاں والوں کے لئے عبرت ہے۔ (الصاوی، ج٤، ص٢٤٩ وغیرہ)

## رکوع نمبر: ۱۷

﴿ ولقد اتینا داؤد وسلیمن ﴾اِبْنَهٗ﴿ علما ج ﴾بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْطِقَ الطَّيْرِ وَغَيْرِ ذَالِكَ﴿ وقالا ﴾شُكْرًا لِلّٰهِ﴿الحمد لله الذی فضلنا ﴾بِالنُّبُوَّةِ وَتَسْخِيرِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِينِ﴿ علی کثیر من عباده المومنین (۱۵) وورث سلیمن داؤد ﴾النُّبُوَّةَ وَالْعِلْمَ﴿ وقال یایها الناس علمنا منطق الطیر ﴾اَیْ فَهْمَ اَصْوَاتِهٖ﴿ واوتینا من کل شیء ﴾يُؤْتَاهُ الْاَنْبِيَاءُ وَالْمُلُوكُ﴿ ان هذا ﴾الْمُؤْتٰى﴿لهو الفضل المبین (۱۶) ﴾اَلْبَيِّنُ الظَّاهِرُ﴿ وحشر ﴾جُمِعَ﴿لسلیمن جنوده من الجن والانس والطیر ﴾فِي مَسِيرٍ لَهٗ﴿ فهم یوزعون (۱۷) ﴾يُجْمَعُونَ ثُمَّ يُسَاقُونَ﴿حتی اذا اتوا علی واد النمل ﴾هُوَ بِالطَّائِفِ اَوْ بِالشَّامِ نَمْلَةٌ صِغَارٌ اَوْ كِبَارٌ﴿ قالت نملة ﴾مَلِكَةُ النَّمْلِ وَقَدْ رَاَتْ جُنْدَ سُلَيْمَانَ﴿ یایها النمل ادخلوا مسکنکم لا یحطمنکم ج ﴾يُكَسِّرَنَّكُمْ﴿ سلیمن وجنوده وهم لا یشعرون (۱۸) ﴾نَزَّلَ النَّمْلَ مَنْزِلَةَ الْعُقَلَاءِ فِي الْخِطَابِ بِخِطَابِهِمْ﴿ فتبسم ﴾سُلَيْمَانُ اِبْتِدَاءً﴿ضاحکا ﴾اِنْتِهَاءً﴿من قولها ﴾وَقَدْ سَمِعَهٗ مِنْ ثَلٰثَةِ



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اَمیَالٍ حَمَلَتهُ الرِّیحُ اِلیهِ فَحَبَسَ جُندَهٗ حِینَ اَشرَفَ وَعَلٰی اَیدِیهِم حتّٰی دَخَلُوا بُیُوتَهم وکَانَ جُندُهٗ رُکبَانًا وَمُشَاةً فِی المَسِیرِ﴾ وقال رب اوزعنی﴿اَلهِمنِی﴾ ان اشکر نعمتک التی انعمت﴿بِهَا﴾ علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضٰه وادخلنی برحمتک فی عبادک الصلحین (۱۹)﴿الانبیاءِ والاولیاءِ﴾ وتفقد الطیر﴿لِیَرٰی الهُدهُدَ الَّذِی یَرٰی الماءَ تَحتَ الارضِ وَیَدُلُّ عَلَیهِ بِنَقرِهٖ فِیهَا فَتَستَخرِجُه الشَّیَاطِینُ لِاحتِیَاجِ سُلَیمَانَ اِلَیهِ لِلصَّلٰوۃِ فَلَم یَرَهٗ﴾ فقال ما لی لا اری الهدهد﴿اَی اَعرَضَ لِی مَا مَنَعَنِی مِن رُؤیَتِهٖ﴾ ام کان من الغائبین (۲۰)﴿فَلَم اَرَهٗ لِغَیبَتِهٖ فَلَمَّا تَحَقَّقَهَا قَالَ﴾ لاعذبنه عذابا﴿اَی تَعذِیبًا﴾ شدیدا﴿بِنَتفِ رِیشِهٖ وَذَنَبِهٖ وَرَمیِهٖ فِی الشَّمسِ فَلَا یَمتَنِعُ مِنَ الهَوَامِ﴾ او لاذبحنه﴿بِقَطعِ حُلقُومِهٖ﴾ اولیاتینی﴿بِنُونٍ مُشَدَّدَۃٍ مَکسُورَۃٍ او مَفتُوحَۃٍ یَلِیهَا نُونٌ مَکسُورَۃٌ﴾بسلطن مبین (۲۱)﴿بُرهَانٍ بَیِّنٍ ظَاهِرٍ علی عُذرِهٖ﴾ فمکث﴿بِضَمِّ الکافِ وَفَتحِهَا﴾ غیر بعید﴿اَی یَسِیرًا مِنَ الزَّمانِ وَحَضَرَ لِسُلَیمَانَ مُتَوَاضِعًا بِرَفعِ رَاسِهٖ وَاِرخَاءِ ذَنَبِهٖ وَجَنَاحَیهِ فَعَفَا عَنهُ وَسَاَلَهٗ عَمَّا لَقِیَ فِی غَیبَتِهٖ﴾ فقال احطت بما لم تحط بہ﴿اَی اِطَّلَعتُ بِمَا لَم تَطَّلِع عَلَیهِ﴾ وجئتک من سبا﴿بِالصَّرفِ وَتَرکِهٖ قَبِیلَۃٌ بِالیَمَنِ سُمِّیَت بِاسمِ جَدٍّ لَهُم بِاِعتِبَارِهٖ صُرِفَ﴾بنبا یقین (۲۲) انی وجدت امراۃ تملکهم﴿اَی هِیَ مَلِکَۃٌ لَهُم اِسمُهَا بِلقِیسُ﴾ واوتیت من کل شیء﴿تَحتَاجُ اِلَیهِ المُلُوکُ مِنَ الاٰلَۃِ وَالعُدَّۃِ﴾ ولها عرش﴿سَرِیرٌ﴾ عظیم (۲۳)﴿طُولُهٗ ثَمَانُونَ ذِرَاعًا وَعَرضُهٗ اَربَعُونَ ذِرَاعًا وَارتِفَاعُهٗ ثَلٰثُونَ ذِرَاعًا مَضرُوبٌ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّۃِ مُکَلَّلٌ بِالدُّرِّ وَالیَاقُوتِ الاَحمَرِ وَالزَّبَرجَدِ الاَخضَرِ وَالزُّمُرُّدِ وَقَوَائِمُهٗ مِنَ الیَاقُوتِ الاَحمَرِ وَالزَّبَرجَدِ الاَخضَرِ وَالزُّمُرُّدِ عَلَیهِ سَبعَۃُ بُیُوتٍ عَلٰی کُلِّ بَیتٍ بَابٌ مُغلَقٌ﴾ وجدتها وقومها یسجدون للشمس من دون اللہ وزین لهم الشیطن اعمالهم فصدهم عن السبیل﴿طَرِیقِ الحَقِّ﴾ فهم لا یهتدون (۲۴) الا یسجدوا للہ﴿اَی اَن یَسجُدُوا لَهٗ فَزِیدَت لَا وَاُدغِمَ فِیهَا نُونُ اَن کَمَا فِی قَولِهٖ تعالٰی لِئَلَّا یَعلَمَ اَهلُ الکِتٰبِ وَالجُملَۃُ فِی مَوضِعِ مَفعُولِ یَهتَدُونَ بِاِسقَاطِ اِلٰی﴾الذی یخرج الخبء﴿مَصدَرٌ بِمَعنَی المَخبُوءِ مِنَ المَطَرِ وَالنَّبَاتِ﴾ فی السموت والارض ویعلم ما تخفون﴿فِی قُلُوبِهِم﴾وما تعلنون (۲۵)﴿بِاَلسِنَتِهِم﴾ اللہ لا الٰه الا هو رب العرش العظیم السجدۃ (۲۶)﴿اِستِینَافٌ جُملَۃُ ثَنَاءٍ مُشتَمِلٍ عَلٰی عَرشِ الرَّحمٰنِ فِی مُقَابَلَۃِ عَرشِ بِلقِیسَ وَبَینَهُمَا بَونٌ عَظِیمٌ﴾ قال﴿سلیمانُ لِلهُدهُدِ﴾ سننظر اصدقت﴿فِیمَا اَخبَرتَنَا فِیهِ﴾ام کنت من الکذبین (۲۷)﴿ اَی مِن هٰذَا النَّوعِ فَهُوَ ابلغ من ام کذبت فیه ثم دَلَّهُم علی المَاءِ فَاستُخرِجَ وَارتَوَوا وَتَوَضَّاُوا وَصَلُّوا ثُمَّ کَتَبَ سُلَیمَانُ کِتَابًا صُورَتُهٗ مِن عَبدِاللہ سُلَیمَانَ بنِ دَاوٗدَ اِلٰی بِلقِیسَ مَلِکَۃِ سَبَا بسم اللہ الرحمن الرحیم السلامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الهُدٰی اَمَّا بَعدُ فَلَا تَعلُوا عَلَیَّ وَائتُونِی مُسلِمِینَ ثُمَّ طَبَعَهٗ بِالمِسکِ وَخَتَمَهٗ بِخَاتَمِهٖ ثُمَّ قَالَ لِلهُدهُدِ﴾ اذهب بکتبی هذا فالقه الیهم﴿اَی بِلقِیسَ وَقَومِهَا﴾ثم تول﴿اِنصَرِف﴾ عنهم﴿وَقِف قَرِیبًا مِنهُم﴾ فانظر ماذا



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یرجعون (۲۸)﴾یَرُدُّوْنَ مِنَ الجَواب فَاَخَذَہُ وَاَتَاھا وحولھا جُندُھا فَاَلقَاہُ فِیْ حِجْرِھا فَلَمَّا رَاتْہُ اِرْتَعَدَتْ وَعَضَعَتْ خوفاً ثُمَّ ﴿ قالت ﴾لِاَشْرَافِ قَومِھا ﴿ یایھا الملؤا ﴾بِتَحْقِیقِ الھَمْزَتَینِ وَتَسْھِیلِ الثَّانِیَۃِ بِقَلبِھا واو مَکْسُورَۃً﴿انی القی الی کتب کریم(۲۹)﴾مَخْتُوْمٌ﴿ انہ من سلیمن وانہ ﴾اَیْ مَضْمُوْنُہٗ﴿ بسم اللہ الرحمن الرحیم (۳۰)الا تعلوا علی واتونی مسلمین (۳۱)﴾.

## ﴿ترجمہ﴾

اور بیشک ہم نے داؤد اور (ان کے بیٹے) سلیمان......۱......کو عطا فرمایا بڑا علم (یعنی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے اور پرندوں کی بولی سمجھنے کا علم وغیرہ وغیرہ) اور دونوں نے کہا (اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے) سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں فضیلت بخشی (نبوت عطا فرما کر اور جن وانس اور شیاطین کو مسخر فرما کر) اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر، اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا (یعنی نبوت اور علم میں......۲......) اور کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی (یعنی ان کی آوازوں کو سمجھنا سکھایا گیا) اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا (کہ جو بادشاہوں اور نبیوں کو عطا کیا جاتا ہے) بیشک یہی (عطا شدہ چیزیں) ظاہر فضل ہے (المبین بمعنی البین الظاھر ہے) اور جمع کیے گئے (حُشِرَ بمعنی جُمِعَ ہے) سلیمان کے لیے اس کے لشکر جنوں اور آدمیوں اور پرندوں سے (ایک سفر میں) تو وہ روکے جاتے تھے (یعنی انہیں جمع کیا جاتا تھا اس کے بعد پھر انہیں کوچ کا حکم دیا جاتا تھا) یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے......۳...... (چیونٹیوں کی یہ وادی طائف میں تھی یا پھر ملک شام میں اور وہ چیونٹیاں یا تو چھوٹی نسل کی تھیں یا پھر بڑی نسل کی) پر آئے، ایک چیونٹی بولی (جو کہ چیونٹیوں کی ملکہ تھی اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر دیکھ لیا تھا) اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں (یَحطِمَنَّکم بمعنی یَکسِرَنَّکم ہے، یعنی ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ کردیں) سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں (یعنی انہیں تمہاری ہلاکت کی خبر تک نہ ہو......۴......، یہاں خطاب میں چیونٹیوں کو عقلاء کے قائم مقام رکھنا ان کے خطاب کی وجہ سے ہے) تو مسکرا کر (یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام پہلے مسکرائے) ہنسا (اور پھر بعد میں ہنس پڑے......۵......) اس کی بات سے (اس حال میں کہ آپ نے اس کی بات تین میل کی مسافت سے سن لی تھی کہ جس کو ہوا آپ تک لائی، جب آپ اس وادی کے پاس پہنچے تو اپنے لشکر کو آپ نے روک لیا یہاں کہ وہ سب چیونٹیاں اپنے بلوں میں داخل ہوگئیں اور آپ کا لشکر اس سفر میں پیدل اور دونوں صورتوں میں تھا) اور عرض کی اے میرے رب! مجھے توفیق دے (یعنی سکھا) کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں (یعنی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ) اور پرندوں کا جائزہ لیا (تاکہ ہدہد کو دیکھ سکیں جس کی ذمہ داری تھی کہ زمین تلے پانی پا کر اس جگہ کی اپنی چونچ سے نشاندہی کرے تاکہ شیاطین وہاں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز وغیرہ کی ضرورت کے لئے پانی نکال سکیں، لیکن آپ علیہ السلام نے اسے نہ پایا) تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا (وہ کون سی رکاوٹ ہے کہ جو مجھے اسے دیکھنے سے



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مانع ہے؟......۲۰......) یا وہ واقعی حاضر نہیں (کہ اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے میں اسے نہیں پا رہا، جب اس کی عدم موجودگی ثابت ہو گئی تو ارشاد فرمایا) ضرور میں اسے سخت عذاب کروں گا (اس کے پر اور دم اکھیڑ کر اسے دھوپ میں پھینک دوں گا تا کہ چوپاؤں سے نہ بچ پائے) یا ذبح کر دوں گا (اس کا حلقوم یعنی گردن کاٹ کر) یا میرے پاس لائے (لیاتینی نون مشددہ مکسورہ یا مفتوحہ کے ساتھ ہے کہ اس کے ساتھ ایک اور نون مکسورہ ملا ہوا ہے) کوئی روشن سند (یعنی ایسی واضح دلیل کہ جو اس کے عذر پر غالب آجائے) تو ہد ہد ٹھہرا (مکث کاف کے ضمہ اور فتح دونوں طرح ہے) کچھ زیادہ دیر نہیں (یعنی تھوڑی ہی دیر میں وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا کہ عجز و انکساری سے اس کا سر اٹھا ہوا اور دم اور پر جھکے ہوئے تھے، چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے معاف فرما دیا اور اس سے غیر حاضری کی پیش آمدہ وجہ دریافت فرمائی) اور آ کر عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جو حضور نے نہ دیکھی (یعنی میں جس بات سے آگاہ ہوں اس سے آپ علیہ السلام آگاہ نہیں) اور میں لایا ہوں شہر سبا......۲۲...... سے حضور کے پاس (سبا کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھا گیا ہے، یہ یمن کا ایک قبیلہ تھا جس کا نام اس کے قبیلے کے جد کے نام پر رکھا گیا ہے، اگر اسے اس اعتبار سے دیکھیں تو یہ منصرف ہوگا) ایک یقینی خبر (نبا بمعنی خبر ہے) میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان پر بادشاہی کر رہی ہے (یعنی وہ ان کی ملکہ ہے اور اس کا نام بلقیس ہے) اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے (کہ جس ساز و سامان کی بادشاہوں کو ضرورت ہوتی ہے) اور اس کا بڑا تخت ہے (عرش بمعنی سریر ہے، یعنی ایسا تخت ہے کہ جس کی لمبائی اسی گز، چوڑائی چالیس گز اور اونچائی تیس گز ہے، سونے اور چاندی سے بنا ہوا ہے، قیمتی موتیوں اور سرخ یاقوت، سبز زبرجد اور زمرد سے جڑا ہوا ہے اور اس کے پائے سرخ یاقوت، سبز زبرجد اور زمرد سے بنے ہوئے ہیں، اس پر سات کمرے ہیں کہ ہر کمرے کا دروازہ بند ہے......۲۳......) میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر ان کو سیدھی راہ (یعنی راہِ حق) سے روک دیا تو وہ راہ نہیں پاتے، کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو (یسجد سے پہلے اور ان کے بعد لا زائدہ ہے اور اَنْ کا نون اس میں مدغم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دوسری جگہ فرمانِ عالیشان ہے ﴿لِئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ﴾ جبکہ یہ جملہ حرفِ جر الٰی کے حذف کے ساتھ یهتدون کے مفعول کی جگہ ہے) جو نکالتا ہے چھپی چیزیں (الخبا مصدر بمعنی مفعول المخبوء ہے یعنی بارش اور نباتات میں سے چھپی ہوئی چیزیں) آسمانوں اور زمین کی اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو (اپنے دلوں میں) اور ظاہر کرتے ہو (اپنی زبانوں کے ذریعے) اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے (یہ جملہ مستانفہ ہے اور جو بلقیس کے تخت کے مقابلے میں رحمٰن کے عرش کی تعریف پر مبنی ہے، حالانکہ ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے) سلیمان نے فرمایا (ہد ہد سے) اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا (اپنی اس بات میں جس کی تو نے خبر دی ہے) یا تو جھوٹوں میں ہے (ام کنت من الکاذبین زیادہ بلیغ ہے ام کذبت فیہ سے)، پھر اس نے پانی کی نشاندہی کی تو پانی نکالا گیا اور لوگ سیراب ہوئے، انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی، اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک خط اس طرح لکھا ﴿من عبد اللہ سلیمان بن داؤد الی بلقیس ملکۃ سبا بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام علی من اتبع الھدی اما بعد فلا تعلوا علیّ و ائتونی مسلمین﴾ یعنی یہ خط اللہ تعالیٰ کے بندے سلیمان بن داؤد کی جانب سے ملکہ سبا بلقیس کے نام ہے، اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا سلامتی ہو اس پر جس نے راہِ ہدایت کی پیروی کی، اما بعد! اے قوم سبا!



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو بلکہ مطیع و فرمانبردار ہو کر میری خدمت میں حاضر ہو جاؤ، پھر اس کے بعد کستوری سے اس خط کو سربند کر کے اس پر اپنی مہر لگا دی اور ہدہد سے ارشاد فرمایا) میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر (یعنی بلقیس اور اس کی قوم پر) ڈال پھر الگ ہٹ کر (یعنی ایک طرف ہو کر) ان سے (ٹھہر جانا کہیں قریب ہی اور) دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ (یعنی اس خط کا جواب کیا دیتے ہیں؟ پس ہدہد نے وہ خط لے لیا اور ملکہ سبا بلقیس کے پاس آیا جبکہ اس کے آس پاس اس کے لشکری بھی موجود تھے، اس نے وہ خط اس کے کمرے میں پھینک دیا، جب اس نے دیکھا تو ڈر گئی اور خوف زدہ ہو گئی، پھر) وہ عورت بولی (اپنی قوم کے سرداروں سے) اے سردارو! (دونوں ہمزے تحقیق کے ساتھ اور دوسرے کی تسہیل یعنی واؤ مکسورہ کے ساتھ بدلنے سے ہے) بیشک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا (جو مہر بند ہے) بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ (یعنی اس کا مضمون اس طرح ہے) اللہ کے نام سے ہے نہایت مہربان رحم والا......۔ یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿ولقد اتينا داود وسليمن علما﴾.

و: مستانفہ، لام: قسمیہ، قد: تحقیقیہ، اتینا: فعل بافاعل، داود وسلیمن علما: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر قسم محذوف "نقسم" کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ مستانفہ۔

﴿وقالا الحمد لله الذى فضلنا على كثير من عباده المومنين٥﴾.

و: عاطفہ، قالا: قول، الحمد: مبتدا، لام: جار، اللہ: موصوف، الذی: موصول، فضلنا: فعل بافاعل، علی: جار، کثیر: موصوف، من عبادہ المومنین: ظرف مستقر صفت، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ، ہو کر مقولہ جملہ قولیہ جملہ محذوف "فعملا بما اعطيا بالقلب بالعزم" پر معطوف ہے۔

﴿وورث سليمن داود وقال يايها الناس علمنا منطق الطير واوتينا من كل شىء﴾.

و: مستانفہ، ورث سلیمن: فعل وفاعل. داود: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ، و: عاطفہ، قال: قول، یایہا الناس: نداء، علمنا: فعل بانائب الفاعل، منطق الطیر: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، اوتینا: فعل بانائب الفاعل، من کل شیء: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر مقصود بالنداء، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿ان هذا لهو الفضل المبين ٥ وحشر لسليمن جنوده من الجن والانس والطير فهم يوزعون٥﴾.

ان ھذا: حرف مشبہ واسم، لام: تاکیدیہ، ھو الفضل المبین: جملہ اسمیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ، و: مستانفہ، حشر: فعل مجہول، لسلیمن: ظرف لغو، جنودہ: ذوالحال، من الجن والانس والطیر: ظرف مستقر حال، ملکر نائب الفاعل، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ، ف: فصیحیہ، ھم: مبتدا، یوزعون: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿حتى اذا اتوا على واد النمل قالت نملة يايها النمل ادخلوا مسكنكم لايحطمنكم سليمن وجنوده وهم لايشعرون٥﴾.

حتی: جار، اذا: ظرف فیہ شرطیہ مفعول فیہ مقدم، اتوا علی واد النمل: جملہ فعلیہ شرط، قالت نملۃ: قول، یایہا النمل: نداء، ادخلوا مسکنکم: جملہ فعلیہ مبدل منہ، لایحطمنکم: فعل نہی مفعول، سلیمن: معطوف علیہ، و: عاطفہ، جنودہ: ذوالحال، و: حالیہ، ھم لایشعرون: جملہ اسمیہ حال، ملکر معطوف، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ بدل، ملکر مقصود بالنداء، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ جواب شرط، ملکر جملہ



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فتستخرجه الشياطين: یعنی سطح زمین پر ہوتے ہوئے پانی سے (اوپر ہوکر اپنی چونچ سے پانی کی سطح سے کچھ نکال لینا) جیسا کہ بکری کی کھال (اس کے گوشت سے اوپر ہوتی ہے اور اتاری جاتی ہے)۔

بنتف ریشه: یہ ھدھد کو سزا دینے کے حوالے سے ایک قول ہے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اسے اس کے غیر جنس کے ساتھ رکھیں گے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ اس پر قطران (تیز تارکول/درخت سے نکلنے والا مادہ) مَل کر اسے سورج کی تپش میں رکھا جائے گا۔ بضم الكاف وفتحها: "مکث" میں دو قراءتیں ہیں، اول باب قرب سے، اور ثانی باب نصر سے۔

اى يسيرا من الزمان: مراد زوال سے لے کر عصر تک کا وقت ہے۔

بالصرف وتركه: یہاں بھی دو قراءتیں ہیں، اسباب منع صرف میں سے ایک قول کسی آدمی کے نام ہونے کا ہے، جب کہ دوسرا قول قبیلے کے نام ہونے کا ہے، اس صورت میں علم وتانیث دونوں پائے جائیں گے۔

اسمها بلقيس: باء کی کسرہ کے ساتھ ہے، بلقیس بنت شراحیل بن قلطحان نسب ہے۔ ان کے والد بہت بڑے بادشاہِ وقت تھے، بادشاہِ وقت کے چالیس بیٹے پوری یمن کی سرزمین میں حکومت کرتے رہے، لیکن ان کے والد کے تخت کو کوئی سنبھالنے والا لائق نہیں تھا، ان کے والد نے جنیہ سے شادی کی جس کا نام ریحانہ بنت سکن تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جنیہ سے شادی کرنے کا یہی سبب تھا کہ (حصول اولاد ہو جو حکومت سنبھال سکے)، بادشاہِ وقت بہت شکار کرتے تھے ایک مرتبہ کسی جن کو ہرن کی شکل میں دیکھ کر شکار کرنے لگے تو خلاف توقع معاملہ ہوا اور جنات کا گروہ سامنے آگیا، پس انہیں دوست بنالیا اور ریحانہ بنت سکن کو نکاح کا پیغام دے دیا اور پھر ان سے نکاح کر لیا۔ مزید ماقبل تحقیق حاشیہ نمبر ۸ کے تحت مل جائے گی۔ طوله ثمانون ذراعا: کہا جاتا ہے کہ جس طرح تخت کا طول (لمبائی) اسّی ۸۰ گز تھی بالکل اسی طرح عرض (چوڑائی) بھی اتنی ہی تھی، اور ارتفاع (اونچائی) بھی اتنی ہی تھی۔

من المطر والنبات: یعنی ایک دوسرے پر مرتب ہونا، پس بارش آسمانوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہے اور نباتات زمین میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ من عبد الله: یہ خاص وصف ہے کہ خط کی ابتداء اللہ عزوجل کے کلام سے فرمائی، اگر چہ اس وقت ملکہ بلقیس کافرہ تھیں، جب ملکہ بلقیس کے بارے میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تخفیف کرنے کا خوف لاحق ہوا تو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو اپنے نام کے ساتھ ملاتے ہوئے ہوئے کہ یہ خط سلیمان علیہ السلام کی طرف سے اللہ عزوجل کے نام سے شروع کرتے ہوئے بھیجا گیا ہے۔

ثم طبعه بالمسک: شمع کی مانند مشک سے معطر فرما دیا اور اپنی مہر بھی لگادی۔ واتاها وحولها جندها: ھدھد دیکھتا ہے کہ سارے درباری آرام کر رہے ہیں، دروازے بند ہیں اور چابیاں ملکہ کے سر کے نیچے رکھی ہوئی ہیں، پس خط اس کی جانب ڈال دیا گیا۔ ایک قول یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ملکہ کے کمرے میں روشندان تھا جس سے طلوع شمس کے وقت روشنی اندر آتی تھی، جب ھدھد اس روشندان سے اندر داخل ہوا تو گویا روشندان سے سورج کی شعائیں داخل نہ ہو سکیں اور ملکہ کو ارتفاع شمس کا علم بھی نہ ہوا اور کافی دیر سے خوب بلند ہو جانے پر دیکھا، ھدھد نے خط ان کی جانب ڈال دیا۔ (الصاوی، ج٤، ص٢٥٢ وغیرہ)

رکوع نمبر: ۱۸

﴿قالت يايها الملؤا افتوني﴾ بِتَحْقِيقِ الْهَمْزَتَيْنِ وَتَسْهِيلِ الثَّانِيَةِ بِقَلْبِهَا وَاوًا اَىْ اَشِيْرُوا عَلَيَّ ﴿في امرى ما كنت قاطعة امرا﴾ قَاضِيَةً ﴿حتى تشهدون (٣٢)﴾ تَحْضُرُونَ ﴿قالوا نحن اولوا قوة واولوا باس شديد



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴾ای اَصْحَابُ شِدَّةٍ فِی الحَرْبِ﴿ والامر الیک فانظری ماذا تامرین (۳۳) ﴾نُطِعکِ﴿قالت ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها﴾بِالتَّخرِیبِ﴿وجعلوا اعزة اهلها اذلة ج وکذلک یفعلون (۳۴) ﴾ای مُرسِلوا الکِتابِ﴿وانی مرسلة الیهم بهدیة فنظرة م بم یرجع المرسلون (۳۵) ﴾مِنْ قُبولِ الهَدیةِ او رَدِّهَا اِن کَانَ مَلکًا قَبِلَها او نَبِیًّا لَم یَقبَلْهَا فَاَرسلتْ خَدَمًا ذُکورًا او اِناثًا اَلفًا بِالسَّوِیَّةِ وَخَمْسِمائةِ لَبِنَةً مِنَ الذَّهبِ وَتاجًا مُکَلَّلا بِالجَواهِرِ ومُسکًا وَعَنبرا وَ غَیرَ ذَالکَ مَع رَسُولٍ بِکتابٍ فَاَسرَعَ الهُدهُدُ الی سلیمانَ یُخبِرُهُ الخَبرَ فَاَمَرَ اَن تَضْرِبَ لَبِناتِ الذَّهبِ والفِضَّةِ واَن تَبسُطَ مِن مَوضِعِهِ الی تَسعَةَ فَراسِخَ مَیدانًا وَاَن یَبْنُوا حَولَهُ حائطًا مُشَرَّفًا مِنَ الذَّهَبِ والفِضَّةِ واَنْ یُوتی بِاَحسَنِ دَوابِ البَرِّ والبَحرِ مَعَ اَولادِ الجِنِّ عَن یَمینِ المَیْدانِ وشِمالِهِ﴿ فلما جاء ﴾الرَّسولُ بِالهَدیَّةِ وَمَعَهُ اَتباعُهُ﴿ سلیمن قال ﴾سُلَیمَانُ﴿اتمدونن بمال فما اتٰن الله ﴾مِنَ النُّبوَّةِ والمُلکِ﴿ خیر مما اتکم ج ﴾مِنَ الدُّنیا﴿ بل انتم بهدیتکم تفرحون (۳۶) ﴾لِفَخرِکُمْ بِزَخارِفِ الدنیا﴿ارجع الیهم ﴾بِما اَتَیتَ بِهٖ مِنَ الهَدیةِ﴿ فلناتینهم بجنود لا قبل ﴾لا طَاقَةَ﴿ لهم بها ولنخرجنهم منها ﴾مِن بَلَدِهِمْ سَبا سُمِّیَتْ بِاِسمِ اَبی قَبِیلَتِهِمْ﴿ اذلة وهم صغرون (۳۷) ﴾اَی اِنْ لَمْ یَاتونی مُسلِمِینَ فَلَمَّا رَجعَ اِلیهَا الرَسولُ بِالهَدیةِ جَعلَتْ سَرِیْرَها داخِلَ سَبعَةِ اَبوابٍ داخِلَ قَصرِها وَقَصرِهَا دَاخِلَ سَبعةِ قُصُورٍ واَغلَقَتِ الاَبوَابَ وَجعلَتْ عَلَیهَا حَرَسا وَتَجهَّزَتْ لِلمَسیرِ اِلی سُلیمَانَ لِتَنظُرَ مَا یامُرُهَا بِهٖ فارتَحلتْ فِی اِثنَی عَشرَ اَلفِ قَیلَ مَعَ کُلِّ قَیلَ اُلوفٌ کَثِیرةٌ اِلی اَن قَرُبَتْ مِنهُ عَلی فَرسَخٍ شَعرِبهَا﴿ قال یایها الملوا ایکم ﴾فِی الهَمزَتینِ مَا تَقدَّمَ﴿ یاتینی بعرشها قبل ان یاتونی مسلمین (۳۸) ﴾اَی مُنقَادِیْنَ طَائِعِینَ فلیَ اَخذُهُ قبلَ ذلکَ لا بَعدَهُ﴿ قال عفریت من الجن ﴾هُوَ القَوِیُّ الشَّدیدُ﴿انا اتیک به قبل ان تقوم من مقامک ج ﴾الذِی تَجلِسُ فِیهِ لِلقَضاءِ وَهُوَ مِنَ الغَداةِ اِلی نصفِ النَّهارِ﴿وانی علیه لقوی ﴾اَی علی حَمْلِهٖ﴿ امین (۳۹) ﴾ایْ علٰی ما فیهِ مِنَ الجَواهِرِ وَغیرِها قَالَ سُلیْمَانُ اُرِیْدُ اَسرَعَ مِن ذَالکَ﴿ قال الذی عنده علم من الکتب ﴾المُنزَلِ وَهُوَ آصِفُ بِن بَرخِیا کَانَ صَدیقًا یَعلمُ اِسمَ اللهِ الاَعْظَمِ الذِیُ اِذا دُعِیَ بِهٖ اجَابَ﴿ انا اتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک ﴾اذَا نَظَرتَ بِهٖ اِلی شَیءٍ مَا قَالَ لَهُ اِلَی السَّماءِ فَنظرَ اِلَیْهَا ثُمَّ رَدَّ بِطَرْفِهٖ فَوَجَدَهُ مَوضُوعًا بَینَ یَدیْهِ فَفِی نَظْرِهٖ اِلَی السَّماءِ دَعا آصِفُ بِالْاِسمِ الاَعظَمِ اَن یَاتِیَ اللهُ بِهٖ فَحَصَلَ بِاَنْ جَری تَحتَ الارْضِ حتی اِرْتَفعَ عِندَ کُرسِیِّ سُلَیمَانَ﴿ فلما راه مستقرا ﴾اَی سَاکِنًا﴿ عنده قال هذا ﴾اَیِ الاِتیانُ لِی بِهٖ﴿ من فضل ربی صلے قف لیبلونیء ﴾لِیَختَبِرَنِی﴿ اشکر ﴾بِتحقِیقِ الهَمزَتینِ وَاِبدالِ الثَّانِیةِ اَلِفًا وَتَسهِیلِهَا وَاِدخَالِ اَلِفٍ بَینَ المُسَهَّلَةِ والاُخری وَتَرکِهٖ﴿ام اکفر ط ﴾النِعمَةَ﴿ ومن شکر فانما یشکر لنفسه ﴾اَی لِاَجلِهَا لِاَنَّ ثَوابَ شُکرِهٖ لَهُ﴿ ومن کفر ﴾النِّعمَةَ﴿فان ربی غنی ﴾عَنْ شُکرِهٖ﴿ کریم



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۴۰)﴾ بِالْاِفْضَالِ عَلٰی مَنْ یَکْفُرُھَا﴿ قال نکروا لھا عرشھا﴾ اَی غَیِّرُوْہُ اِلٰی حَالٍ تُنْکِرُہٗ اِذَارَأَتْہُ﴿ ننظر اتھتدی ﴾ اِلٰی مِعرِفَتِہٖ﴿ ام تکون من الذین لا یھتدون (۴۱)﴾ اِلٰی مَعْرِفَۃِ مَا تَغَیَّرَ عَلَیْھِمْ قَصَدَ بِذَالِکَ اِخْتِبَارَ عَقْلِھَا لَمَّا قِیلَ لَہٗ اَنَّ فِیہِ شَیْئًا فَغَیَّرُوْہُ بِزِیَادَۃٍ او نَقْصٍ اَو غَیرِ ذَالکَ﴿ فلما جاء ت قیل ﴾ لَھَا﴿ اھکذا عرشک ﴾ اَی اَمِثْلُ ھٰذا عَرشُکِ﴿ قالت کانہ ھو﴾ اَی فَعَرَفْتَہُ وَشَبَّھَتْ علَیھِمْ کَما شَبَّھُوا عَلَیْھَا اِذْ لَمْ یَقُلْ ءَ ھٰذا عَرشُکِ وَلَوْ قِیلَ ھٰذا قَالَتْ نَعمْ قَالَ سُلَیمانُ لَمَّا رَاٰی لَھا مَعرِفَۃً وَّ عِلمًا﴿ واوتینا العلم من قبلھا و کنا مسلمین (۴۲) وصدھا﴾ عَنْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ ﴿ ما کانت تعبد من دون اللّٰہ﴾ اَی غَیرَہٗ﴿ انھا کانت من قوم کفرین (۴۳) قیل لھا﴾ ایضًا﴿ ادخلی الصرح ج﴾ ھُوَسَطْحٌ مِنْ زُجاجٍ اَبْیَضٍ شَفَّافٍ تَحتَہٗ مَاءٌ جَارٍ فِیہِ سَمَکٌ اِصْطَنَعَہٗ سُلَیمَانُ لَمَّا قِیلَ لَہٗ اِنَّ سَاقَیْھَا وَرِجْلَیھَا کَقَدَمَی حمَارٍ﴿ فلما راتہ حسبتہ لجۃ ﴾ مِنَ المَاءِ﴿ و کشفت عن ساقیھا﴾ لِتَخُوضَہٗ وَکَانَ سُلَیمَانُ علی سَرِیرِہٖ فِی صَدرِ الصَّرحِ فَرَاَی سَاقَیْھَا وَقَدَمَیْھَا حِسَانًا﴿ قال﴾ لَھا﴿ انہ صرح ممرد﴾ مُمَلَّسٌ ﴿ من قواریر﴾ اَی زُجاجٍ وَدَعَاھَا اِلَی الْاِسلامِ ﴿ قالت رب انی ظلمت نفسی ﴾ بِعِبادَۃِ غَیرِکَ﴿ واسلمت ﴾ کَائِنَۃً﴿ مع سلیمن للّٰہ رب العلمین (۴۴)﴾ وَاَرَادَ تَزَوَّجَھَا فَکَرِھَا شَعْرَھَا سَاقَیْھَا فَعمِلَتْ لَہٗ الشَّیاطِینُ النُّورَۃَ فَاَزَالَتْہُ بِھا فَتَزَوَّجَھَا وَاَحَبَّھا واَقَرَّھا علی مِلْکِھَا وَکَانَ یَزُوْرُھَا کُلَّ شَھرٍ مَرَّۃً وَیُقِیمُ عِندَھَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَاِنْقَضٰی مُلْکُھَا بِانْقِضَاءِ مُلکِ سلَیمَانَ رُوِیَ اَنَّہٗ مَلَکَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ سَنۃً وَمَاتَ وَھُوَ اِبْنُ ثَلاثٍ وَخَمْسِینَ سَنَۃً فَسُبْحَانَ مَنْ لَا اِنْقِضَاءَ لِدَوامِ مُلکِہٖ۔

## ﴿ترجمہ﴾

بولی اے سردارو! مجھے رائے دو......۱...... (یعنی مجھے مشورہ دو، دونوں ہمزہ تحقیق کے ساتھ اور دوسرے کی تسہیل یعنی واؤ کے ساتھ بدلنے سے ہے) میرے اس معاملے میں، میں کسی معاملے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو (تشھدون بمعنی تحضرون ہے) وہ بولے ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی والے ہیں (یعنی جنگ میں بڑی شدت والے ہیں) اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے (ہم تیری اطاعت کریں گے) بولی بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں (اجاڑ کر) اور اس کے عزت والوں کو ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں (یہ خط بھیجنے والے بھی) اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں......۲...... پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لے کر پلٹے (یعنی ہدیہ قبول ہوتا ہے یا اس کو رد کر دیا جاتا ہے، اگر وہ بادشاہ ہوں گے تو اس کو قبول کر لیں گے اور اگر نبی ہوں گے تو اس کو قبول نہ کریں گے، پس اس نے ایک ہزار لڑکے اور لڑکیاں بطور خادم روانہ کئے جو کم عمر تھے اور پانچ سو سونے کی اینٹیں اور ایک ایسا تاج جو جواہر سے مرصع تھا اور مشک وعنبر وغیرہ مع خط کے قاصد روانہ کیا، پس ہدہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچنے میں جلدی کی اور آپ علیہ السلام کو سب کچھ بتا دیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ سونے اور



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

چاندی کی اینٹیں تیار کی جائیں اور انہیں میدان میں نو میل تک بچھا دیا جائے اور اس کے گرد سونے اور چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنا دی جائے اور میدان کے دائیں بائیں بحر و بر کے سب سے خوبصورت جانور جنات کے بچوں کے ساتھ ساتھ کھڑے کر دیئے جائیں) پھر جب وہ آیا (قاصد مع تحائف اور وفد کے) سلیمان کے پاس فرمایا (تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا) کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا (یعنی نبوت اور بادشاہی) وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا......۳ (یعنی دنیاوی مال) بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو (اس لئے کہ تم لوگ ہی دنیاوی آرائش و زیبائش پر فخر کیا کرتے ہو) پلٹ جا ان کی طرف (ان تحائف کے ساتھ جو تجھے دیئے گئے ہیں) تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انہیں طاقت نہ ہوگی (لاقِبَلَ بمعنی لا طاقَۃَ ہے) اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے نکال دیں گے (یعنی ان کے شہر سبا سے کہ جس کا نام ان کے قبیلے کے باپ کے نام پر رکھا گیا ہے) ذلیل کر کے یوں کہ وہ پست ہوں گے (جب قاصد ملکہ بلقیس کے پاس واپس تحائف وغیرہ لے کر پہنچا اور سارا قصہ سنایا تو اس نے اپنے تخت کو اپنے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کر کے تمام دروازے بند کر دیئے اور پھر اس پر پہرے دار مقرر کر دیئے، اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے تیاری شروع کر دی تاکہ دیکھے کہ وہ کیا حکم دیتے ہیں، اس نے بارہ ہزار نوابوں کے جلو میں کوچ کیا اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری تھے، جب وہ آپ علیہ السلام کے اتنے قریب پہنچ گئی کہ فاصلہ صرف ایک فرسنگ رہ گیا) سلیمان نے فرمایا، اے درباریو! تم میں کون ہے (الملاء ایکم کے دونوں ہمزوں کی وہی قرأت ہے جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے) کہ وہ اس کا تخت......۴ میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں (یعنی اطاعت و فرمانبردار بن کر، کہ اس کا مال لینا اسلام سے پہلے میرے لئے جائز ہے نہ کہ اسلام لانے کے بعد) ایک بڑا خبیث جن......۵ بولا (جو کہ بہت طاقتور تھا) کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں (یعنی وہ اجلاس کہ جس میں آپ فیصلہ کرنے کی خاطر تشریف فرما ہوتے ہیں جو کہ صبح سے دوپہر تک جاری رہتا ہے) اور میں بیشک اس پر قوت والا (ہوں اس کے اٹھانے پر) امانتدار ہوں (ان جواہرات وغیرہ پر جو اس میں جڑے ہوئے ہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں تو) اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا (یعنی اس کتاب کا جو ان پر نازل کی گئی تھی، اور وہ آصف بن برخیا تھے جو اسم اعظم جانتے تھے کہ جس کے ذریعے دعائیں قبول ہوتی ہیں) کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے (کہ جب آپ کسی شے کی طرف دیکھیں، حضرت آصف بن برخیا نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کی کہ آپ علیہ السلام آسمان کی جانب دیکھیں، پس آپ علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھا تو جب واپس دیکھا تو اپنے سامنے اس تخت کو رکھا ہوا پایا، حضرت سلیمان علیہ السلام کے آسمان کی طرف دیکھنے کے دوران حضرت آصف نے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے وسیلہ سے اس تخت کو حاضر کر دے تو وہ دعا پوری ہوئی اور وہ تخت زیر زمین چلتا ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے پاس سے نمودار ہو گیا) پھر جب سلیمان نے تخت کو رکھا دیکھا (مستقرا بمعنی ساکنا ہے) اپنے پاس کہا یہ (یعنی اس تخت کا میری خاطر لانا) میرے رب کے فضل سے ہے، تاکہ مجھے آزمائے (میرا امتحان لے) کہ میں شکر کرتا ہوں (ء اشکر میں دونوں ہمزے تحقیق کے ساتھ، دوسرے کو الف سے بدلنے اور اس کی تسہیل کے ساتھ اور مسہلہ اور دوسرے کے درمیان الف کو داخل کرنے یا نہ کرنے کے ساتھ ہے) یا ناشکری (کرتا ہوں اس کی نعمت کی) اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے (یعنی اپنی خاطر ایسا کرتا ہے اس لئے کہ اس کے شکر کا ثواب اسی کو ملے گا) اور جو ناشکری کرے (نعمت کی) تو میرا رب بے پرواہ ہے (اس کے شکر بجا لانے سے) سب خوبیوں والا (فضل فرمانے کے سبب کہ جو وہ نعمتوں کی ناشکری کرنے والے پر فرماتا ہے......۶) سلیمان نے حکم دیا عورت کا تخت اس کے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کر دو (یعنی اس حالت تک



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تبدیل کردو کہ جب اس کو دیکھے تو اسے پہچان نہ سکے) کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے (اس کو پہچاننے کی) یا ان میں ہوتی ہے جو ناواقف رہے (اس کو پہچاننے سے کہ جو اس میں تبدیلی کی گئی ہے، اور اس کا مقصد صرف اس کے عقل مند ہونے کی آزمائش کرنا تھا کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے اس کی عقل کے متعلق کچھ کہا گیا تھا، پس اس تخت کو کچھ کمی بیشی وغیرہ سے تبدیل کردیا گیا) پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے (یعنی اس کے مثل ہے) بولی گویا یہ وہی ہے (پس اس نے اسے پہچان لیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو شبہ میں مبتلا کردیا جس طرح انہوں نے اسے شبہ میں مبتلا کیا، اس لئے کہ آپ علیہ السلام نے اس سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ کیا یہ وہی تخت ہے اور اگر اس سے یہ پوچھا جاتا تو وہ یقیناً ہاں میں جواب دیتی، جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی معرفت اور علم کو دیکھا تو ارشاد فرمایا) اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی اور ہم فرمانبردار ہوئے اور اسے روکا (اللہ تعالیٰ کی عبادت سے) اس چیز نے جسے وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی (من دون اللّٰہ سے مراد غیر اللّٰہ ہے) بیشک وہ کافر لوگوں میں سے تھی۔ اس سے کہا گیا (یہ بھی کہ) صحن میں آ (کہ جس کا فرش صاف شفاف، اس کے نیچے پانی جاری تھا جس میں مچھلیاں تھیں، اسے بنانے کا حکم حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیا تھا، اس لئے کہ آپ علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اس کی پنڈلیاں اور ٹانگیں گدھے کے پیروں جیسی ہیں) پھر جب اس نے اسے دیکھا گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں کھولیں (اس کی اندر جانے کے لئے، حضرت سلیمان علیہ السلام چونکہ صحن کے وسط میں ایک تخت پر براجمان تھے لہٰذا آپ علیہ السلام نے اس کی پنڈلیوں اور قدموں کو خوبصورت ملاحظہ فرمایا) سلیمان نے فرمایا (اس سے) یہ تو ایک چکنا صحن ہے (ممرّد بمعنی مملس ہے) شیشوں جڑا (قواریر سے مراد شیشے ہیں، اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے اسلام کی دعوت دی تو) عورت نے عرض کی اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا (تیرے غیر کی عبادت کر کے) اور اب سلیمانؑ کے ساتھ اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں جو رب سارے جہان کا (اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے شادی ......ے...... کا ارادہ کیا تو اس کی پنڈلیوں کے بالوں کو ناپسند کیا تو جنوں نے ان کی بال دور کرنے والا پاؤڈر نورہ بنایا کہ اس کے ذریعے آپ نے بال دور کر لئے اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان سے شادی کرلی، اس سے آپ علیہ السلام بڑی محبت فرماتے تھے اور اسے اس کی بادشاہی پر برقرار رہنے دیا، آپ علیہ السلام ہر مہینے میں ایک مرتبہ اس کے پاس تشریف لے جاتے اور تین دن تک اس کے ہاں قیام فرماتے، ملکہ بلقیس کی بادشاہی اس وقت تک قائم و دائم رہی جب تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی قائم رہی، مروی ہے کہ آپ علیہ السلام تیرہ سال کی عمر میں بادشاہ بنے اور 53 سال کی عمر میں وصال فرمایا، پس تسبیح و تقدیس کے لائق وہی ذات ہے کہ جس کی بادشاہی کبھی ختم نہ ہوگی)۔

## ﴿ترکیب﴾

﴿قالت یایھا الملؤا افتونی فی امری ما کنت قاطعۃ امرا حتی تشھدون٥﴾۔

قالت: قول، یایھا الملأ: نداء، افتونی: فعل امر با فاعل ومفعول، فی امری: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ، ما: نافیہ، کنت: فعل ناقص با اسم، قاطعۃ: اسم فاعل با فاعل، امرا: مفعول، حتی تشھدون: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قالوا نحن اولوا قوۃ واولوا باس شدید والامر الیک فانظری ماذا تامرین٥﴾۔

قالوا: قول، نحن: مبتدا، اولوا القوۃ: معطوف علیہ، و: عاطفہ، اولوا باس شدید: معطوف، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، الامر: مبتدا، الیک: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ معطوف، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ، ف: فصیحیہ، انظری: فعل امر با فاعل، ماذا: اسم استفہام مفعول مقدم، تامرین: فعل با فاعل، ملکر جملہ فعلیہ مفعول، ملکر جملہ فعلیہ شرط محذوف "انھم راغبون فان اردت ذلک" کی جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور پانی ایسا معلوم ہو جیسا کہ شیشہ ہے اور جس کو معلوم نہ ہو وہ اسے صاف پانی ہی گمان کرے۔

**فتزوجها:** یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان سے نکاح فرمایا اور ان کے ہاں صاحبزادے کی ولادت ہوئی جس کا نام داؤد رکھا گیا، اور ان کا انتقال والد گرامی کی حیات ہی میں ہو گیا، ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ زندہ رہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب ملکہ بلقیس نے اسلام قبول کر لیا تو ان سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ قوم میں سے ایک شخص کو منتخب کر کے اسلام قبول کر لیجئے۔ (مزید تحقیق کے لئے ما قبل حاشیہ نمبر ۷ کا مطالعہ کیجئے)۔

(الصاوی، ج٤، ص٢٦٠ وغیرہ)

## رکوع نمبر: ۱۹

﴿ ولقد ارسلنا الی ثمود اخاهم ﴾مِنَ القَبِيلَةِ﴿ صلحاان ﴾ای بِاَنْ﴿ اعبدوا الله ﴾وَحِّدُوهُ﴿ فاذاهم فریقن یختصمون (۴۵)﴾فِی الدِّینِ فَرِیقٌ مُؤمِنُونَ مِنْ حِینَ اِرسَالِهِ اِلَیهِمْ وَفَرِیقٌ کَافِرُونَ﴿قال﴾لِلمُکَذِّبِینَ ﴿ یقوم لم تستعجلون بالسیئة قبل الحسنة ﴾ای بِالعَذَابِ قَبْلَ الرَّحْمَةِ حَیثُ قُلتُم اِن کَانَ مَا اَتَیتَنَا بِهٖ حَقًّا فَاتِنَا بِالعَذَابِ﴿لولا ﴾هَلاَّ﴿ تستغفرون الله ﴾مِنَ الشِّرکِ﴿لعلکم ترحمون (۴۶)﴾فَلَا تُعَذَّبُونَ﴿ قالوا اطیرنا ﴾اَصْلُهُ تَطَیَّرنَا اُدغِمَتِ التَّاءِ فِی الطَّاءِ وَاُجْتُلِبَتْ هَمزَةُ وَصْلٍ اَیْ تَشَاءَمْنَا﴿ بک وبمن معک ط﴾اَیِ المُؤمِنِینَ حیثُ قُحِطُوا المَطَرَ وَجَاعُوا﴿ قال طٰئرکم ﴾شُومُکُم﴿ عند الله﴾اَتَاکُم بِهٖ﴿ بل انتم قوم تفتنون (۴۷)﴾تُختَبَرُونَ بِالخَیرِ والشَّرِّ﴿وکان فی المدینة ﴾مَدِینَةِ ثَمُودَ﴿ تسعة رهط ﴾رِجَالٍ﴿ یفسدون فی الارض ﴾بِالمَعَاصِی مِنهَا قَرضُهُم الدَّنَانِیرَ والدَّرَاهِمَ﴿ ولا یصلحون (۴۸)﴾بِالطَّاعَةِ﴿ قالوا ﴾اَی قَالَ بَعضُهُمْ لِبَعْضٍ﴿ تقاسموا ﴾اَی اَحْلِفُوا﴿ بالله لنبیتنه ﴾بِالنُّونِ والتَّاءِ وَضَمِّ اللَّامِ الثَّانِیَةِ﴿ واهله ﴾اَی مَنْ اٰمَنَ بِهٖ اَی نَقْتُلُهم لَیلًا﴿ ثم لنقولن ﴾بِالنُّونِ والتَّاءِ وَضَمِّ اللامِ الثَّانِیَةِ﴿ لولیه ﴾اَی وَلِیِّ دَمِهٖ﴿ ما شهدنا ﴾حَضَرْنَا﴿ مهلک اهله ﴾بِضَمِّ المِیمِ وَفَتْحِهَا اَی اِهْلَاکِهِمْ او هِلَاکِهِم فَلَا نَدرِی مَن قَتَلَهُ﴿ وانا لصدقون (۴۹) ومکروا ﴾فِی ذَالِکَ﴿ مکرا ومکرنا مکرا﴾اَی جَازَینَاهُم بِتَعْجِیلِ عُقُوبَتِهِم﴿ وهم لا یشعرون (۵۰) فانظر کیف کان عاقبة مکرهم انا دمرنهم ﴾اَهْلَکْنٰهُم﴿ وقومهم اجمعین (۵۱)﴾بِصَیحَةِ جِبرَائِیلَ اَو بِرَمْیِ الْمَلَائِکَةِ بِحِجَارَةٍ یَرَوْنَهَا وَلَا یَرَوْنَهُم﴿ فتلک بیوتهم خاویة م﴾خَالِیَةً وَنَصَبُهُ عَلَی الحَالِ والْعَامِلُ فِیهَا مَعنَی الْاِشَارَةِ﴿ بما ظلموا﴾بِظُلْمِهِم اَی کُفرِهِم ﴿ ان فی ذلک لایة ﴾لَعِبْرَةً﴿لقوم یعلمون (۵۲)﴾قُدرَتَنَا فَیَتَّعِظُونَ﴿ وانجینا الذین امنوا ﴾بِصَالِحٍ وَهُم اَربَعَةُ آلافٍ﴿ وکانوا یتقون (۵۳)﴾الشِّرکَ﴿ ولوطا﴾مَنْصُوبٌ بِاُذْکُر مُقَدَّرًا قَبلَهُ وَیُبدَلُ مِنهُ﴿ اذ قال لقومه اتاتون الفاحشة ﴾ای اللُّوَاطَةَ﴿ وانتم تبصرون (۵۴)﴾یُبْصِرُ بَعْضُکم بَعضًا اِنهِمَاکًا فِي المَعْصِیَةِ﴿ ائنکم ﴾بِتَحقِیقِ الهَمزَتَینِ وَتَسْهِیلِ الثَّانِیَةِ وَاِدخَالِ الِفٍ بَینَهُمَا علی الوَجْهَینِ﴿لتاتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم تجهلون (۵۵)﴾عَاقِبَةَ فِعْلِکُم﴿ فما کان جواب قومه الا ان قالوا اخرجوا ال لوط﴾اَی اَهْلَهُ﴿ من قریتکم ج انهم اناس یتطهرون (۵۶)﴾مِن اَدْبَارِ الرِّجَالِ﴿فانجینه



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

واهله الا امراته قدرنها ﴿جَعَلْنٰهابِتَقْدِيرِنَا﴾ من الغبرين (٥٧) ﴿الْبَاقِينَ فِي الْعَذَابِ﴾ وامطرنا عليهم مطرا ﴿هُوَ حِجَارَةُ السِّجِّيلِ اَهْلَكَتْهُم﴾ فساء ﴿بِئْسَ﴾ مطر المنذرين (٥٨) ﴿بِالْعَذَابِ مَطَرِهِمْ﴾.

## ﴿ترجمہ﴾

اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی (یعنی ہم قوم) صالح کو بھیجا کہ اللہ کو پوجو (اس کو وحدہ لا شریک جانو) تو جبھی وہ دو گروہ ہو گئے جھگڑا کرتے (ہوئے دین میں، ایک گروہ تو ان پر اسی وقت ایمان لے آیا کہ جب انہیں ان کی جانب بھیجا گیا تھا لیکن دوسرا گروہ انکار کرنے والا ہو گیا) صالح نے فرمایا (ان جھٹلانے والوں سے) اے میری قوم! کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو بھلائی سے پہلے (رحمت سے پہلے عذاب کیوں چاہتے ہو؟ یہ کہہ کر کہ اگر تم ہمارے پاس حق لے کر آئے ہو تو عذاب بھی لے آؤ) اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے (شرک کرنے سے) شاید تم پر رحم ہو (اور تمہیں عذاب نہ دیا جائے) بولے ہم نے بُرا شگون لیا (اطّیّرنا کی اصل تَطَیَّرنا ہے، اس میں تا کا طاء میں ادغام کیا گیا ہے اور وصل کے لئے ہمزہ کو لایا گیا ہے تاکہ تلفظ میں آسانی ہو یعنی جو نحوست ہمیں پہنچی ہے) تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے (یعنی مؤمنین سے، کہ جس وقت وہ بارش کے روک لئے جانے کی وجہ سے قحط سالی اور بھوک میں مبتلا ہوئے) فرمایا تمہاری بدشگونی......۱...... اللہ کے پاس ہے (کہ اسی نے تمہیں اس میں مبتلا کیا ہے) بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو (یعنی خیر و شر سے تمہاری آزمائش کی گئی ہے) اور شہر میں (قوم ثمود کے شہر میں) نو شخص......۲...... تھے کہ زمین میں فساد کرتے (گناہ کر کے، ان کے فساد کی ایک مثال ان کا درا ہم و دنانیر کو کاٹنا ہے) اور سنوارنا چاہتے (اطاعت و فرمانبرداری کر کے) بولے آپس میں (یعنی وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے) اللہ کی قسمیں کھا کر (تقاسموا بمعنی احلفوا ہے) ہم ضرور رات کو چھاپا ماریں گے صالح پر (لَنُبَیِّتَنَّهٗ نون کے ساتھ اور تا کے ساتھ کہ دوسری تا مضموم ہے) اور اس کے گھر والوں پر (یعنی جو اس پر ایمان لائے ہیں، ہم ان کو رات کے وقت قتل کر دیں گے) پھر کہیں گے (لَنَقُولَنَّ نون اور تا کے ساتھ اور دوسرے لام کے ضمہ کے ساتھ ہے) اس کے وارث سے (یعنی جسے ان کا خون بہا لینے کا حق حاصل ہوگا) ہم حاضر نہ تھے (شہدنا بمعنی حضرنا ہے) اس گھر والوں کے قتل کے وقت (مھلک میم کے ضمہ اور فتح دونوں کے ساتھ ہے یعنی ان کے قتل کرنے اور ان کی موت کے وقت، لہذا ہم نہیں جانتے کہ انہیں کس نے قتل کیا ہے) اور بیشک ہم سچے ہیں اور انہوں نے اپنا سا مکر کیا (اس معاملے میں) اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی (کہ انہیں ان کی مکر کی جزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی) اور وہ غافل رہے۔ تو دیکھو کیسا انجام ہوا ان کے مکر کا ہم نے ہلاک کر دیا انہیں (یعنی ہم نے انہیں تباہ و برباد کر دیا) اور ان کی ساری قوم کو (حضرت جبریل علیہ السلام کی چنگھاڑ کے ساتھ یا فرشتوں کے پتھر مارنے کے ساتھ، اس طرح کہ فرشتے تو ان کو دیکھ رہے تھے لیکن وہ فرشتوں کو نہ دیکھ سکتے تھے) تو یہ ہیں ان کے گھر ڈھے پڑے (یعنی ویران پڑے ہوئے ہیں، خاویۃ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اس میں عامل اسم اشارہ کا معنی ہے) بدلہ ان کے ظلم کا (یعنی ان کے کفر کا) بیشک اس میں نشانی ہے (یعنی عبرت ہے) جاننے والوں کے لیے (ہماری قدرت کو، پس وہ اس سے نصیحت حاصل کریں) اور ہم نے ان کو بچا لیا جو ایمان لائے (حضرت صالح علیہ السلام پر جن کی تعداد چار ہزار تھی) اور ڈرتے تھے (شرک سے) اور لوط کو (لوطا ماقبل محذوف اُذکر کی وجہ سے منصوب ہے، اور مابعد اذ قال لقومه اس سے بدل ہے) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا بے حیائی پر آتے ہو (یعنی لواطت کرتے ہو) اور تم سوجھ رہے ہو (یعنی ایک دوسرے کو اس فعلِ بد میں مبتلا ہونے کی حالت میں دیکھتے رہتے ہو) کیا تم (ءانکم میں دونوں ہمزے تحقیق کے ساتھ اور دوسرے کی تسہیل کے ساتھ اور دونوں صورتوں میں دونوں کے درمیان الف



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

داخل کرنے کے ساتھ بھی ہے) مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ جاہل ہو (اپنے فعلِ بد کے انجام سے) تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو نکال دو (یہاں آل بمعنی اھل ہے) اپنی بستی سے، یہ لوگ تو ستھرا پن چاہتے ہیں (یعنی مردوں سے بدکاری سے پاکیزگی چاہتے ہیں) تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا (قدّرنا بمعنی جعلناها بتقدیرنا ہے یعنی ہم نے اسے اپنی تقدیر سے بنا دیا) کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے (یعنی عذاب میں مبتلا باقی افراد میں) اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا (یعنی پتھروں کی بارش برسائی جس نے ان سب کو ہلاک کر دیا) تو کیا ہی برا (ساء بمعنی بئس ہے) برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا (یعنی عذاب پتھروں کا)

## ﴿ترکیب﴾

**﴿ولقد ارسلنا الی ثمود اخاهم صلحا ان اعبدوا الله فاذاهم فریقن یختصمون٥﴾.**

و: مستانفہ، لام: قسمیہ، قد: تحقیقیہ، ارسلنا: فعل بافاعل، الی ثمود: ظرف لغو، اخاهم: مبدل منہ، صلحا: بدل، ملکر مفعول، ان اعبدوا الله: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ قسم محذوف "نقسم" کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ، ف: عاطفہ، اذا: فجائیہ، هم: مبتدا، فریقان: موصوف، یختصمون: جملہ فعلیہ صفت، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

**﴿قال یقوم لم تستعجلون بالسیئة قبل الحسنة٥﴾.**

قال: قول، یقوم: نداء، لم: ظرف لغو مقدم، تستعجلون: فعل بافاعل، ب: جار، السیئة: ذوالحال، قبل الحسنة: ظرف متعلق بمحذوف حال، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

**﴿لولا تستغفرون الله لعلکم ترحمون٥ قالوا اطیرنا بک وبمن معک﴾.**

لولا: حرف تحضیض، تستغفرون: فعل واؤ ضمیر ذوالحال، لعلکم ترحمون: جملہ اسمیہ حال، ملکر فاعل، الله: مفعول ملکر جملہ فعلیہ، قالوا: قول، اطیرنا: فعل بافاعل، بک: جار مجرور معطوف علیہ، و: عاطفہ، بمن معک: جار مجرور، معطوف ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

**﴿قال طئرکم عندالله بل انتم قوم تفتنون٥﴾.**

قال: قول، طئرکم: مبتدا، عندالله: ظرف متعلق بمحذوف خبر، ملکر جملہ اسمیہ معطوف علیہ، بل: عاطفہ، انتم: مبتدا، قوم تفتنون: خبر، ملکر جملہ اسمیہ معطوف، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

**﴿وکان فی المدینة تسعة رهط یفسدون فی الارض ولا یصلحون٥﴾.**

و: مستانفہ، کان: فعل ناقص، فی المدینة: ظرف مستقر خبر مقدم، تسعة رهط: موصوف، یفسدون فی الارض: جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، لایصلحون: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صفت، ملکر اسم مؤخر، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

**﴿قالوا تقاسموا بالله لنبیتنه واهله ثم لنقولن لولیه ما شهدنا مهلک اهله وانا لصدقون٥﴾.**

قالوا: قول، تقاسموا بالله: جملہ فعلیہ قسم، لام: قسمیہ، نبیتنه: فعل بافاعل ضمیر معطوف علیہ، و: عاطفہ، اهله: معطوف، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، ثم: عاطفہ، لام: قسمیہ، نقولن لولیه: قول، ما شهدنا: فعل نفی بافاعل، مهلک اهله: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و: عاطفہ، انا لصدقون: جملہ اسمیہ معطوف، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ معطوف، ملکر جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ ہو کر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

**﴿ومکروا مکرا ومکرنا مکرا وهم لایشعرون٥﴾.**



for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari